ذکرِ خیر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ علیہ

سوانح حیات استاذ الحفاظ ولی کامل حضرت حافظ محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتی رح

ذکر اذکار احسن التحریر حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم قدس سرہٗ

مجرب تعویذات و عملیات۔ اوراد و وظائف کا نادر و نایاب خزانہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ، شجرہ ہائے نسب لنگاہ خاندان و خواجہ عبیداللہ رح

ابنِ کلیم احسن نظامی

ناشر۔ گلِ رعنا ادبی سوسائٹی ملتان و جماعتِ چشتیہ کلیمیہ ملتان

ذکرِ خیر سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

سوانح حیات استاذ الحفاظ ولی کامل حضرت حافظ محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتی رح

ذکر اذکار احسن التحریر حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم قدس سرہٗ

مجرب تعویذات و عملیات۔ اوراد و وظائف کا نادر و نایاب خزانہ

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ، شجرہ ہائے نسب لنگاہ خاندان و خواجہ عبیداللہ رح

مؤلف

ابن کلیم احسن نظامی

مرتب محمد جمال محسن لنگاہ

ناشر: جماعت چشتیہ کلیمیہ ملتان

گلِ رعنا ادب سوسائٹی ◎ حسن پروانہ روڈ ◎ ملتان

بسم الله الرحمن الرحيم

الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون
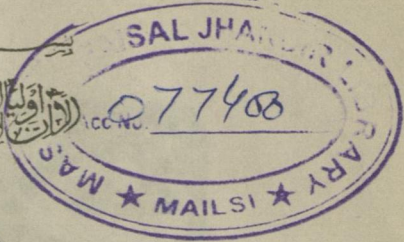
پس خدا کے واسطے سجدہ کرو اور اُسی کی عبادت کرو۔ (القرآن پ ۲۷ سورۂ نجم)

ابن کلیم ۱۹۸۶/۱۰
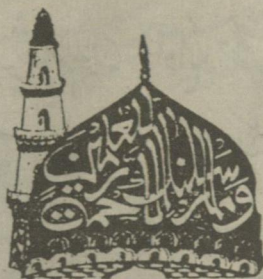
ضابطہ

نام کتاب ...... مرقع روحانیت (سوانحی خاکے)

مصنف ...... ابن کلیم احسن نظامی (نبیرۂ حضرت صاحب سوانح)

ترتیب ...... صاحبزادہ محمد جمال محسن خان لنگاہ

کتابت و ٹائیٹل . . ابن کلیم خطاط (شاہ خالد گولڈ میڈلسٹ)

طباعت :- باہتمام کلیمہ آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان (محکم پریس طبع شد)

ناشران :-

جماعت چشتیہ کلیمیہ و گل رعنا ادبی سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان

تقسیم کار :-

کاظمی کتب خانہ بازار سیرانی اندرون بوہڑ گیٹ ملتان شریف

قیمت :- چالیس ۴۰ روپے

منگوانے کا پتہ } گل رعنا ادبی سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان

فون نمبر 34158

ملتان پاکستان

انتساب مرشدِ عالم خواجہ نظام الدینؒ - دادا پاک حضرت حافظ محمد عبداللہؒ اور والدِ گرامی کے نام
حقیر ابنِ کلیم یکم فروری ۱۹۸۸ء
میرے پیر نظام الدین جنکے لاکھوں ہیں خدام
واصلِ حق ہونیکے لئے دے گئے ہم کو ہجر دوام
دے اللہ انہیں جنت میں اعلیٰ علیین مقام
کہدو احسن سالِ وفات کاملِ اکمل پیر نظام
۱۳۸۵ھ
سلطان المشائخ حضرت خواجہ غلام نظام الدین تونسویؒ
آنکہ در ملتان بود استادِ حفاظِ کثیر
از قضا ناگاہ از دنیا سوئے عقبیٰ برفت
سالِ ترحیلش بہر افسوس افگندہ اتق
گفت حاجی حافظ عبداللہ زین دنیا برفت
۱۹۶۶ء
استاذ الحفاظ حضرت الحاج محمد عبداللہ خان چشتی
افسوس آج دے گئے داغِ مفارقت
تحریر کے رئیس محمد حسن کلیم
تاریخِ مرگ کہدو لب دور سے عزیز
خطاط و خوشنویس محمد حسن کلیم
۱۹۷۱ء
حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم احسن التحریر
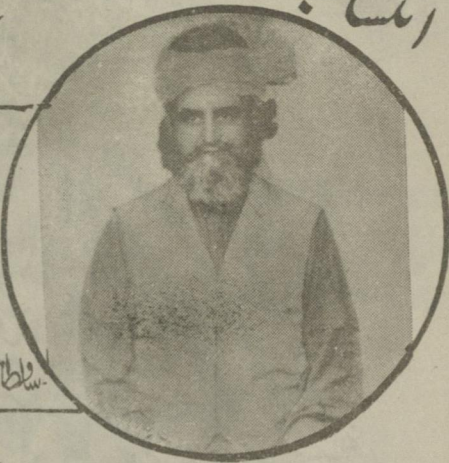
فہرست

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نُوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دِیدہ وَر پیدا

انسان عادات وخصائل اور اعمال وافعال کی بناء پر کئی اقسام رکھتا ہے جن میں سے دو قسم کے اِنسانوں کا ذِکر ضروری ہے ۔ ایک وہ انسان ہوتے ہیں جو زندہ رہ کر بھی مُردہ ہیں، دوسرے الفاظ میں اِس قسم کے لوگ چلتی پھرتی لاشیں ہیں جبکہ دُوسری قسم کے اِنسان مَر کر بھی زندہ ہوتے ہیں ۔ ایسے ہی اِنسانوں کے بارے میں حضرت علاّمہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :-

غافل اِسے سمجھے ہیں اِختتامِ زندگی
ہے یہ شامِ زندگی، صُبحِ دوامِ زندگی

ایسے لوگوں کی شامِ زندگی حیاتِ جاوید کی صُبح ہوتی ہے ۔ یہ دُنیاوی زندگی تو اِک خواب ہے، اِک خیال ہے ۔ حقیقی زندگی تو وہ ہے جو لازوال ہے۔ ایسی زندگی پانے والے صِرف وہی ہوتے ہیں جو اپنے اَندر خُدائی صِفات پیدا کرتے ہیں اور مَردِ کامِل بننے کی خاطر کوشاں رہتے ہیں، مقصدِ حیات ان کے نزدیک اپنے محبُوبِ حقیقی کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے ۔ ایسی ہستیاں جب اپنی یہ مَنازِل طے کر چُکتی ہیں تو اُن کے بارے میں خُداوندِ قدوس کا ارشادِ گرامی یُوں ہے کہ " وہ میرے محبُوب ہو جاتے ہیں، پھر وہ اس سے بھی زیادہ میرا قُرب حاصل کر لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ میرے اِتنے قریب ہو جاتے ہیں کہ وہ جو کچھ کرتے ہیں وہ نہیں

کرتے بلکہ میں کرتا ہوں ، اُن کے چلنے کو پاؤں میں بن جاتا ہوں ، ان کے دیکھنے کو آنکھیں میں بَن جاتا ہوں ، اُن کے کام کرنے کو ہاتھ اور بازو بھی میں بَن جاتا ہوں"

یہ ہے ایسے لوگوں کی شان اور عظمت ، استاذ الحفاظ حضرت حاجی حافظ محمد عبد اللہ خان لنگاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسے باکمال لوگوں کی صف میں شامل ہیں ۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اُن کی زندگی کے بارے میں، اُن کے اَوصافِ جمیلہ کے بارے میں، ان کے باوقار خاندان کے بارے میں اور عملی زندگی میں گزرنے والے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی جائے ۔

حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو "گنج ہائے زندگانی" پندونصائح کی صُورت میں لوگوں کے لئے چھوڑے ہیں وہ دینی، مذہبی ، ملّی اور معاشرتی سرمایہ ہیں، اور یہ سرمایہ "حق بہ حقدار رسید" کے مصداق آنے والی نسلوں کے لئے مُنتقل کرنے کا یہ مبارک فریضہ راقم کے ہاتھوں ادا ہو رہا ہے

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تانہ بخشد خُدائے بخشندہ

امّتِ محمدیہؐ کے ہر مسلمان کا یہ عقیدۂ احسن ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک عملِ مبارک ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے مگر افسوس کہ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو عمل سے محروم ہیں، لیکن جن لوگوں نے جناب احمدِ مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے والہانہ عقیدت رکھی سرکار کی زندگی کو "لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُولِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ" کے مصداق اپنے لئے بہترین نمونہ جانا اور اس پر عمل کر کے قرآن پاک کی اس آیۂ مبارکہ کی رُوح کو پہنچے، تو پھر اُن کی زندگی بھی آنے والی نسلوں کے لئے باعثِ نمونہ بن جاتی ہے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے اللہ والے لوگوں کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے اور پھر اس اَمر پہ

غور کیا جائے کہ آخر ان پاکباز ہستیوں نے بھی تو اسی معاشرت میں اسلامی روایات کی پاسداری کرتے ہوئے طہارت و پاکیزگی کی زندگی بسر کی ہے — پھر آخر ہم کیوں کر ایسا کرنے سے قاصر ہیں — در اصل یہ سارا مستقل مزاجی کا کمال ہے — اس لئے چاہیئے کہ ہم اپنے اسلاف کی نصیحتوں کو اپنے لئے حرزِ جاں سمجھتے ہوئے ان پر خلوصِ دل سے عمل کریں تو پھر دیکھیں کہ ہم پر کوئی مشکل، پریشانی یا لالچ و غلط کاری کبھی غالب نہیں آ سکتی — پھر کسی بے راہ روی کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ ہمارے نام کو بٹہ لگائے اور کسی طاقت سے یہ گستاخی سرزد نہیں ہو سکتی کہ وہ ہمارے کردار پر انگلی اٹھائے۔

زندگی کا اختصار

زندگی پانی کے بلبلے سے بھی زیادہ کمزور و ناپائیدار ہے، دنیا کے ہر صاحبِ فکر نے زندگی کے بارے میں درسِ عبرت دیا ہے۔

زندگی انساں کی اک دَم کے سوا کچھ بھی نہیں
دَم ہوا کی موج ہے رم کے سوا کچھ بھی نہیں ؎ (بانگِ درا)

حضرت علامہ اقبال رح نے یہ شعر قرآن کی آیتِ کریمہ "کُلُّ نَفسٍ ذَائقۃُ المَوت" (ہر ذی روح نے موت کا مزہ چکھنا ہے) کی تشریح میں رقم کیا ہے۔

جب ہمیں یقینِ کامل ہے کہ دُنیوی زندگی اتنی مختصر ہے اور اُخروی زندگی ہمیشگی والی ہے۔ اور دُنیوی زندگی دراصل اس لئے عطا کی گئی ہے کہ اس میں اُخروی زندگانی کے لئے کچھ زادِ راہ کما لیا جائے — تو دُنیوی زندگی کا اختصار "پیشِ نظر" رکھتے ہوئے اعمالِ صالحہ کو اپنا وطیرہ بنائیں۔ فرمانِ خدا، سُنّتِ رسولؐ — اور اولیاء اللہ کی طرف سے بتلائے گئے پند و نصائح پر عمل کر کے اپنی آخرت سنواریں۔

محرکِ سوانح

راقم کے برادرِ اکبر نوجوان دانشور ادیب و شاعر محمد مختار حسن (ایم اے) نے دادا جان قبلہ حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رح کے وصال شریف کے بعد میرے ساتھ "محرکِ سوانح" کے طور پر ترتیب میں تعاون کیا تھا ۔۔ اور قبلہ دادا جان رح کے دوسرے سالانہ عرس مبارک کے موقع پہ ۱۸ / اگست ۱۹۶۸ء کو راقم نے ۲۰ صفحات پر مشتمل کتابچہ کی صورت میں شائع کیا تھا۔ جسے حضرت قبلہ دادا جان رح کے شاگردان معتقدین اور خاص طور پہ لنگاہ برادری کے احباب نے بے حد سراہا ۔۔ بعض احباب نے دو باتوں کی طرف اشارہ کیا ایک تو یہ کہ لنگاہ قوم کی تاریخ پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی ۔۔ دوسرا یہ کہ حضرت حافظ محمد عبداللہ رح نے اپنی عملی زندگی میں جن معمولات کو اپنایا ۔۔ اور جو کامیاب گُر دوسروں کو بتلائے وہ تفصیل کے ساتھ شامل نہ تھے ۔۔

اب زیرِ نظر کتاب انہیں دو اضافوں کے ساتھ شائع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ راقم اپنی اس سعیٔ جمیل کو اپنے استادِ گرامی، قبلہ دادا جان حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی سے معنون کرتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ، راقم کی اس کاوش کو قبولیت کا شرف بخشے اور راقم کے لئے فلاحِ دارین کا موجب بنائے ۔ (آمین)

مخلص ۔۔ نبیرہ حضرت حافظ محمد عبداللہ خان رح

حافظ محمد اقبال خان احسن نظامی المعروف ابنِ کلیم

خطاط ہفت قلم، موجد خطِ رعنا، صدارتی انعام یافتہ (شاہ خالد گولڈ میڈلسٹ)

چیف آرگنائزر۔ دبستان فروغ خطاطی رجسٹرڈ ۔ صدر جماعت چشتیہ کلیمیہ حسن پروانہ روڈ ملتان

سرپرست، گلِ رعنا ادب سوسائٹی حسن پروانہ روڈ ملتان

اُستاذُ الحُفّاظ

حضرت مولانا حافظ محمّد عبدُ اللہ خان لنگاہ چشتی ملتانی قدس سرہٗ

"عرب کا حُسنِ طبیعت عجم کا سوزِ دروں"!

تحریر :۔ حضرت علامہ مفتی محمد راشد نظامی

جن اللہ کے بندوں نے اپنی پوری زندگی اللہ کی سچی کتاب قرآن مجید کی تبلیغ واشاعت میں صرف فرمائی اور دینِ متین کی خدمت میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا ان میں قبلہ گاہی حضرت اُستاذ الحفاظ کا نام نامی صفِ اوّل میں شمار ہوتا ہے ۔ آپ بیک وقت خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار اور باخدا یار کے صحیح نمونہ تھے ، سینکڑوں علماء و مشائخ کے باوقار استاد ہونے کا آپ کو شرف حاصل تھا مگر نام و نمود کے نام سے بھی آپ آشنا نہ تھے ۔ قرآن مجید میں جو مومن کامل کی تعریف بیان کی گئی ہے :۔

" قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ " آپ میں وہ تمام اوصاف پائے جاتے تھے ۔ ایک مرتبہ کروڑوں مسلمانوں کے مرشد کامل صدر المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی محمودی سُلیمانی قدس سرہا نے مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم (علیہ الرحمۃ) سے فرمایا!

بھائی جان! پروگرام اعلیٰ اور دعوتیں بڑی ، ہم آپ کے پاس تو صرف اس لئے آتے ہیں کہ ہمارے آنے سے آپ خوش ہو جاتے ہیں اور ہمیں ایک ایسے ــــ "مردِ مومن" کی زیارت ہو جاتی ہے جس میں قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کا ایمانی جذبہ پایا جاتا ہے ۔ ؏ قبولِ حق ہیں فقط مردِ حُر کی تکبیریں!

حضرت مولانا محمد جعفر تونسوی بیان کرتے ہیں :۔ امام اہلسنت حضرت علامہ السید احمد سعید شاہ صاحب الکاظمی قدس سرہٗ جب تفسیر بیضاوی شریف پڑھا رہے ہوتے

تو ہماری سوچ و فکر حیران رہ جاتی کہ بظاہر یہ علوم نہ بیضاوی میں ہیں نہ شروح میں
پھر یہ فکر کی بلندیاں آپ کیسے طے فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ بندہ نے تخلیہ میں حضرت
سے عرض کیا کہ غُربا نواز! یہ علمی نکات کہاں سے لے آتے ہیں۔؟

فرمایا! "مولانا کہاں علمی نکتے اور کہاں کاظمی پُر تقصیر! مصروفیاتِ کثیرہ تو
اس کے مَتن کے مطالعہ سے بھی محروم کئے ہُوئے ہیں۔ ہاں ایک بات ہے۔ جو
میری سمجھ میں آتی ہے، صبح نماز کے بعد میں ایک اللہ کے بندے کی زیارت کر کے
آتا ہوں اس کی دعا کی برکت سے میرے اُوپر علومِ غیبیہ کے دروازے کُھل
جاتے ہیں!"

بَندہ نے اصرار کیا اس "رجلِ رشید" کی زیارت کرائی جائے!

"فرمایا ضرور، مگر کسی وقت!" —— ایک بار بندہ محدّثِ جام پوری سے
سبق پڑھ رہا تھا کہ آنے والے نے کہا! حضرت غزالی زماں یاد فرما رہے ہیں۔

سبق سے فی الفور فارغ ہو کر ناچیز حضرت کے حضور حاضر ہُوا تو ایک سادہ لوح
درویش منش سادہ لباس کے آگے آپ مؤدّب بیٹھے ہیں۔

میں نے عرض کیا حضور! حکم فرمایا:۔ "تجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اس اللہ کے بَندے
کی تجھے زیارت کراؤں گا جس کی برکت سے میرے اُوپر علومِ الٰہیہ کی بارش ہوتی
ہے۔" —— بَندہ بھی با ادب صَالح مَرد کی زیارت سے مشرف ہُوا۔

معلومات کرنے پر معلوم ہُوا کہ آپ ہی اُستاذُ الحفاظ حضرت حافظ محمد عبد اللہ
خان لنگاہ چشتی ہیں۔ ؎ "رسائی عرش تک ہے جن کے پاکیزہ خیالوں کی"
اور پھر واضح ہُوا کہ حضورِ غزالیٔ زماں کو قبلہ حافظ صاحب کی ہمسائیگی کا شرف حاصل ہے

حضرت متولّیٔ اعظم اجمیر شریف کے دِلبند حضرت صاحبزادہ بختیار احمد چشتی
معینی نے ایک ملاقات میں فرمایا! حضرت صاحبزادہ اورنگ آبادی کے ہمراہ خانقاہ

معلّیٰ عُبیدیہ پہ حاضری کا شرف حاصل ہوا تو انشراحِ صدر سے واضح ہوا کہ روضہ شریف کے اندر علم و حکمت کے کوہِ گراں رونق فرما ہیں۔ اور باہر عاشقِ صادق سو رہا ہے قبر کی قریبی مٹی بول رہی تھی کہ یہ صرف اُستاذُ الحفّاظ کی آخری آرام گاہ نہیں بلکہ:۔

عبدِ مولا عاشقِ احمد نبی
استراحت میں ہیں مردِ جنتی

جمعیت علماء پاکستان کے ممتاز رہنما ممتاز روحانی پیشوا حضرت الحاج خواجہ حافظ محمد عبد المناف صاحب سُلیمانی نے فرمایا! خانوادۂ چشتیہ کلیمیہ کو آستانۂ عالیہ سلیمانیہ تونسہ شریف سے جو والہانہ عقیدت و محبت ہے وہ اس باوقار خاندان کی ذاتی نجابت، پاکیزگی و خلوصِ قلبی کی غمّاز ہے

مزید برآں سردارِ خوشنویساں حضرت ابنِ کلیم عزیز القدر حافظ محمد اقبال خان احسن نظامی جو کہ حضرت حافظ محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے نبیرہ ہیں اور وارثِ دستارِ مُبارک ہیں نے ذاتی لگن و بے پناہ محنت سے عالمی سطح پر جو چار چاند لگائے ہیں وہ ہماری ملّی تاریخ کا ایک تابناک باب ہیں۔

دلی دعا ہے خدائے بزرگ و برتر اس خانوادہ شریفہ کو اپنے جدِّ اعلیٰ کی روحانی برکات سے رہتی دنیا تک مالا مال فرمائے۔ (آمین)

اجمیر شریف میں آپ کی حاضری

استاد الحفاظ حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی کو سرکارِ اجمیر حضرت خواجۂ خواجگان سُلطان الہند غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی حسن سنجری سے روحانی تعلق اور بے پناہ محبت و عقیدت تھی آپ نے اپنے بڑے صاحبزادے مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم کے ہمراہ ایک سے زائد مرتبہ حاضری دی۔ ایک موقع پر آپ اجمیر شریف گئے تو کسی صاحبِ علم دوست نے یہ تاریخی قطعہ قلمبند کیا جو مجھے اپنے برادرِ طریقت حضرت علامہ شیخ غلام محمد نظامی سے دستیاب ہُوا۔ ان کے شکریہ کے ساتھ نذرِ قارئین کر رہا ہوں

ہدیۂ تہنیت بموقعہ زیارت دارُالخیر

اجمیر شریف

حضرت حافظ محمد عبداللہ

خوش نصیباں دے پیشوا ڈِسدِن

خواجہ ہند الولی غریب نواز

اپنڑیں پیاریں کوں راہ سَدّھندن

ہو ونیں لکھ مُبارکاں اُستاد

"ڈِیدا اجمیر دی مُبارکباد!"

۱۳۶۷ ھ

ملتان کے مضافات میں ایک چھوٹا سا قصبہ جو تقریباً پندرہ میل کے فاصلہ پہ جھوک ڈبنس کے نام سے مشہور ہے یہاں کے بسنے والے لنگاہ خاندان کے عالم فاضل گھرانے کے چشم و چراغ حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی ہیں۔ گویا آپ کی جائے پیدائش جھوک ڈبنس ہے۔

آپ کے والدِ گرامی مولانا حسام الدین خان لنگاہ عالم باعمل اور کامل و اکمل بزرگ تھے ہر لمحہ اللہ اور اس کے پیارے رسول کی قیل و قال آپ کا محبوب مشغلہ تھا مخلوقِ خدا کی خدمت کو ہمیشہ اپنا وطیرہ بنایا۔ معاشرے کی بعض روایاتِ بد کو نہایت پیار محبت اور حسنِ اخلاق سے اس طرح بدل ڈالا کہ لوگ سچائی اور اعمالِ صالحہ کی طرف مائل ہو گئے۔ مولانا حسام الدین خان لنگاہ کا وصال ۸۰ سال کی عمر میں مخدوم پور پہوڑاں (تحصیل کبیر والہ) میں ہوا۔ اور مخدوم پور ہی کے قدیم قبرستان میں مزار شریف ہے جو مرجع خاص و عام ہے۔

حضرت حافظ محمد عبداللہ خان کے ایک چچا مولانا سراج الدین خان لنگاہ اور دوسرے چچا مولانا عبدالرحمٰن خان لنگاہ تھے جو اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پہ ہمیشہ گامزن رہے، خدا خوفی اور غریب پروری کو شیوہ زندگی بنائے رکھا۔

مولانا سراج الدینؒ کے بڑے صاحبزادے مولانا حکیم نور بخش خان لنگاہ بھی بڑے صاحب نظر بزرگ گزرے ہیں حکمت ودانائی کے ذریعے لوگوں سے بھلائی کرتے رہے۔ ان کا وصال ۱۶ جمادی الاوّل ۱۳۵۴ھ میں ہُوا۔ اور جھوک وَینس کی قدیمی جامع مسجد جھوک وَینس میں آپ کا مزار ہے۔ اسی طرح مولانا سراج الدین لنگاہ کا وصال ۱۳۳۷ھ کو ۷۵ سال کی عمر میں ہُوا ان کا مزار بھی اسی قدیمی جامع مسجد میں ہے۔

ساتویں پُشت تک آپکے بزرگان

حضرت حافظ محمد عبداللہؒ کے دادا بزرگوار کا اسم گرامی حضرت مولانا الٰہی بخش تھا جو بہت بڑے عالم فاضل متقی پرہیزگار بزرگ تھے۔ آپ کے علم سے ایک زمانہ فیضیاب ہوا۔ اُن کی ولادت مخدوم پور پہوڑاں میں ۱۲۴۰ھ میں ہوئی — اور وصال ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ کو ۹۶ سال کی عمر میں ہُوا۔ مولانا الٰہی بخشؒ کے ایک بھائی مولانا ابوالخیر تھے جو حضرت خواجہ عبدالرحمٰن المعروف عربی صاحب کے مُرید خاص اور خلیفہ مقرّب تھے (حضرت خواجہ صاحب ملتان کے معروف پیر اور قاضی و مفتی حضرت خواجہ مولوی محمد عُبیداللہ المعروف خلاصے والے پیر صاحبؒ

مولانا ابوالخیر صاحبؒ اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ سعادت حج کے لئے گئے مدینہ شریف میں ۱۳۳۰ھ میں وصال فرمایا ان کا مزار سرزمین عرب پر جنت البقیع میں ہے۔ مولانا انتہائی پاکبانہ انسان تھے ذکر خدا و رسول ان کا وظیرہ تھا اور فنا فی الشیخ کی منزل کو پہنچے ہوئے تھے، ان کے پیر و مرشد بھی ان سے بے پناہ محبت کرتے تھے پیر صاحب جب مولانا کو بُلاتے تو یوں گویا ہوتے :-

" میاں ابُوالخیر — میرے ہتھ تے پیر "

یوں پیر اور مرید آپس کی محبت و احترام سے دنیا کے سامنے اس رُباعی
کی عملی تفسیر پیش کرتے تھے۔

من تن شدم تو جاں شُدی ‏ ‏ ‏ تو من شدم من تو شُدی
مَن دیگرم تو دیگری! ‏ ‏ ‏ تاکس نہ گوید بعد ازیں

مولانا ابوالخیرؒ کے ایک صاحبزادے مولوی خیر محمد صاحب کے نام سے مشہور بزرگ
گزرے ہیں ان کا وصال ۱۹۲۴ء میں ہوا آپ بھی اپنے پیر و مرشد کے سچے
عاشق تھے آپ کا مزار خانقاہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ واقع محلہ
قدیر آباد ملتان میں ہے۔ آپ کے مزار کے پاس ہی حضرت حافظ صاحبؒ کا مزار ہے۔

مولانا ابوالخیر کے دوسرے صاحبزادے مولانا خیرالدین صابر ملتانی گزرے
ہیں جو کہ برّصغیر کے نامور شاعر ادیب، محقق اور تاریخ گو تھے۔ صابر ملتانی
کا کلام فارسی، اُردو اور سرائیکی زبانوں میں مقبولِ عام ہے اور ان کا
دیوان "یادگارِ صابر" کے نام سے معروف ہے۔ مولانا خیرالدین صابر ملتانی
نے داغ دہلوی سے فنّی اکتساب کیا تھا۔ ان کا وصال ۱۳۷۰ھ کو ہوا۔
مولانا خیرالدین صابر ملتانی کا مزار قلعہ کہنہ ملتان پر قدیم خانقاہ معلّی حضرت
غوث بہاؤالحق زکریّا رحمۃ اللہ علیہ کے مغربی صحن میں واقع ہے۔ یہ
مزار پہلے بڑے خوبصورت کاشی کاری کے انداز میں بنا ہوا تھا۔ جو کہ
بعد میں شکستہ ہو کر خانقاہ مذکور کی تزئینِ نو کے وقت مسمار ہو گیا۔ اسے
اب دوبارہ حضرت خواجہ صاحبزادہ محمد منیر احمد قریشی (حسین آگاہی والوں)
نے سیمنٹ کے پلستر کے ساتھ تیار کرایا ہے جو کہ مولانا خیرالدین صابر کے
کے داماد ہیں۔

حضرت حافظ محمد عبداللہ خان رحؒ کے پردادا حضرت مولانا قائم الدین خان

تھے پھر اُن کے والد کا اسمِ گرامی مولوی محمد جمال خان لنگاہ پھر اُن کے والد کا نامِ نامی مولانا عبدالغفور خان لنگاہ، پھر اُن کے والد کا نام حضرت مولانا عبدالہادی خان لنگاہ، پھر ان کے والدِ گرامی کا نام حضرت مولانا سردار محمد آمر زیدہ خان لنگاہ تھا جو کہ بعض روایات کے مطابق سلاطینِ دہلی کے دور میں قاضئ عدالت تھے اور ایک علاقے کے سردار تھے بعدہٗ سب کچھ راہِ للہ چھوڑ کر ہجرت اختیار کر کے دہلی سے بمقام سندیلیاں والی آکر سکونت پذیر ہوئے۔

گویا حضرت مولانا سردار محمد آمر زیدہ خان لنگاہؒ سے ساتویں پُشت میں حضرت حافظ محمد عبداللہ خان لنگاہؒ ہیں۔

حضرت حافظ صاحب قبلہ کے چار برادران تھے مولوی غلام رسول[1] لنگاہ (لاولد) مولوی بشیر[2] دین لنگاہ، مولوی عبدالعزیز[3] خان لنگاہ، مولوی[4] نور دین خان لنگاہ، مولوی عبدالعزیز صاحب کے تین بیٹے مولوی محمد اسماعیل خان، مولوی محمد اسحاق اور حافظ عطاءاللہ صاحبان ہیں۔ جبکہ مولوی نور دین صاحب کے پانچ بیٹے حافظ احمد دین، حافظ محمد دین، حافظ محمد شریف، محمد بشیر اور محمد نذیر خان صاحبان ہیں۔

آپ کی تعلیم و تربیت!

حضرت حافظ محمد عبداللہ خان رح نے دس برس کی عمر میں قرآن پاک ختم کر لیا اور اپنے بزرگوں سے روایتی دینی تعلیم بھی حاصل کر لی۔ بعدازاں اپنے والدین کی اجازت سے ملتان تشریف لے آئے۔ ملتان میں اُس وقت بمقام خانقاہ حضرت پیر علی مردان یہ معروف عالمِ دین حضرت مولانا قاری حافظ عبدالحکیم صاحب تونسوی درس و تدریس میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ اسی درس

میں شامل ہو گئے حفظ القرآن فارسی، عربی کی تعلیم حاصل کی فارغ التحصیل ہونے کے بعد انہوں نے اپنی عملی زندگی میں خود کو معلّم سے زیادہ متعلّم ہی جانا ــــ اور علومِ دینیہ کے حصول کو اپنا مشن بنالیا۔ خود بھی مستفید ہوئے اور دوسروں کو بھی مستفیض کیا ــــ

آخر کار محلہ قدیر آباد ملتان میں نواب احمد یار خان خاکوانی نے اپنے قائم کردہ مدرسہ عربیہ نعمانیہ میں آپکو شعبۂ تعلیم قرآن میں درسِ حفظِ قرآن کے لئے بطورِ صدر مدرّس استدعا کی جسے آپ نے توشۂ آخرت تصور کرتے ہوئے قبول کیا خدمتِ قرآن کو اپنا وطیرہ بنایا ــــ ہزاروں لوگوں کو خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ کے مصداق حافظ قرآن بنایا ــــ رموزِ قرآن سے بھی آگاہ کیا ــــ اپنی عمر عزیز کے آخری ایام تک ضُعفِ جسمانی کے باوجود بھی قدیمی مسجد خاناں والی میں جو مدرسہ نعمانیہ کے پاس ہے میں ساری عمر رمضان المبارک میں تراویح کے دوران قرآن پاک سناتے رہے۔ آپ کی خوش الحانی اور ــــــ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ؕ کے مطابق تلاوت کو سماعت کرنے کے لئے دُور دُور سے لوگ آتے تھے ۔

آپ ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر تلاوتِ قرآن پاک کرتے مخارج والے حُروف کی ادائیگی میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ حالانکہ عام طور پہ رمضان شریف کی تراویح میں حفاظِ کرام بہت تیز تیز پڑھتے ہیں تاکہ نمازیوں کی تن آسانی ہو تراویح جلد ختم ہوں ۔ مگر جو لوگ قرآن پاک سے سچّی محبت رکھتے تھے اور تلاوت سُننے کا صحیح ذوق رکھتے تھے وہ حضرت حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے مذکورہ مسجدِ نواباں المعروف خاناں والی مسجد میں آکر تراویح پڑھتے تھے۔ کئی ناپختہ حُفّاظ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرت کی تلاوت سُنتے تھے تو ہمیں بھُولی ہوئی منزل یاد ہو جاتی تھی

ملتان شہر کے محلہ قدیر آباد میں مسجد نواباں والی کی پچھلی گلی میں قدیمی مدرسہ نعمانیہ نظامیہ کے دروازے کا عکس۔ یہ مدرسہ انجمن نعمانیہ نظامیہ کے زیرِ اہتمام ۱۹۰۵ء بمطابق ۱۳۲۵ ہجری میں قائم ہوا۔ تاحال یہ دینی دارالعلوم علمی فیضان کا سرچشمہ ہے۔ (فوٹو بشکریہ:۔ حاجی دوست محمد مغل ممتاز آباد ملتان)

آپ کے اوصافِ جمیلہ

آپ کبھی کسی قسم کے لالچ یا طمع سے کام نہیں لیتے تھے۔ آپ کی فطری عادات میں خودداری کا جوہر موجود تھا۔ توکّل بھروسہ اور قناعت کی دولت سے مالا مال تھے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ دُنیا میں کسی کو ساری دنیا کے گنج ہائے گراں مایہ کیوں نہ مل جائیں۔ لیکن اگر وہ قناعت کی دولت سے محروم ہے تو اُسے کبھی اطمینانِ قلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک شخص جتنا غریب ہو مگر قناعت کی دولت اُسے حاصل ہو تو وہ حقیقی خوشی اور اطمینان حاصل کر سکتا ہے۔ مجھے بارہا اُن کی نصائح یاد آتی ہیں۔ جو اکثر مجھے سُنایا کرتے تھے کہ "طمع" سہ۳ حرف دارد دہر سہ تہی، یعنی طمع کا لفظ تین حرف رکھتا ہے اور تینوں خالی ہیں یعنی کسی حرف پر نقطہ نہیں۔ اسی طرح جو جتنا طمع کرتا ہے اُتنا حاصل کرنے کی بجائے خالی ہوتا ہے۔ اور مثنوی مولانا رُوم علیہ الرحمۃ کا یہ شعر بھی سُنایا کرتے تھے۔ ؎

کاسۂ چشم حریصاں پُر نہ شُد
تا صدف قانع نہ شد پُر دُر نہ شد

یعنی اگر سیپ بارش کے صرف ایک قطرے کو شکم میں لے کر قناعت کر لے تو وہ موتی بن جاتا ہے۔

آپ کے کئی ہمدرس ساتھیوں کی زبانی معلوم ہُوا کہ آپ کی ذات شریف کو بچپن اور لڑکپن سے ہی شریف النفس پایا۔ کبھی کسی کی یاوہ گوئی اور فضول کاموں میں آپ نے حصّہ نہیں لیا۔ مدرسہ نعمانیہ میں آپکے

شاگردان کی بے انتہا تعداد ہوتی تھی، جہاں آپکے درس میں غربا راور متوسط گھرانوں کے نونہال علم حاصل کرتے تھے وہاں بڑے بڑے نوابوں کے فرزندان اور رئیسانِ ملتان کی اولادیں آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتی تھیں۔ اور جب یہ طلبا رفارغ التحصیل ہو کر نکلتے تھے تو گویا بھٹی میں سے خالص سونا بن کر اور کندن بن کر نکلتے تھے۔

آپ کا عقد

حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی لنگاہ کی محنت، سادہ لوحی دین کی محبت اور فروغ دین کی "سچی" چاہت کے ساتھ ساتھ نیکی و پارسائی کا چرچا ہوا تو حضرت خواجہ محمد عُبیدُاللہؒ کے نواسے حضرت مولانا عبدالصمدؒ صاحب نے اپنی دُخترِ نیک اختر کا عقد آپ سے کر دیا۔ اور اس طرح خاصے والے پیران سے آپ کے روابط اور بھی زیادہ بڑھ گئے۔ ایک اور سلسلے سے بھی اِس خواجگان کے خاندان سے آپ کے روابط تھے جو زیادہ بڑھ گئے۔ وہ اس طرح کہ آپ کے دادا بزرگوار حضرت مولانا الٰہی بخش صاحب لنگاہؒ اور پھر ان کے بھائی حضرت مولانا ابوالخیر صاحبؒ دونوں حضرت خواجہ محمد عبیداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے خاص تھے۔ یہاں تک کہ خواجہ صاحب کا تکیۂ کلام تھا "ابوالخیر میرے ہاتھ اور پیر" حضرت خواجہ محمد عُبیداللہؒ کے بعد حضرت خواجہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب سجّادہ نشین ہوئے تو حضرت حافظ صاحبؒ نے آپ کے دستِ حق پرست پہ بیعت کی۔

آپکے مرشد کا ایک واقعہ

پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے کہ حضرت کے خلیفہ خاص ابوالخیرؒ صاحب سے

آپ کو بہت اُنس تھا جس کے صرف ایک واقعہ پہ اکتفا کرتا ہوں ۔

حضرت خواجہ مولانا عبدالرحمٰن صاحبؒ برائے حج کعبۃ اللہ بذریعہ بحری جہاز تشریف لے جا رہے تھے کہ جدہ کے قریب چند میل کے فاصلے پہ سمندر میں طوفان آیا کہ جہاز ہچکولے کھانے لگا ۔ جہاز پہ سوار لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا ۔ طوفانی لہریں بپھر گئیں خوف و ہراس نے گھیر لیا کہ اتنے میں جہاز کے کپتان نے اعلان کیا کہ طوفان تھمنے اور جہاز کے صحیح سلامت منزلِ مقصود تک پہنچنے کے کوئی آثار نظر نہیں آتے ۔ بس اپنی اپنی جان بچانے کی کوششیں کریں اور خداوندِ رحیم و کریم سے دعائے عافیت مانگیں ۔

لوگوں نے کہا کہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب باکرامت نیک فطرت اور خداترس بزرگ ہیں ان سے دعا کی درخواست کی جائے ۔ آپ سے دعا کے لیئے کہا گیا تو پہلے آپ نے مُراقبہ کیا اس کے بعد بارگاہِ صمدیت میں دعائے خیر کی ۔ شاید آپ نے مخلوقِ خدا کی عافیت طلب کرنے کی خاطر خود کو قربان کرنے کی ٹھان لی اور طالب و مطلوب میں کیا راز و نیاز ہُوا کہ دعا نے شرفِ قبولیت پایا ۔ طوفان تھم گیا ۔ ایک انہونی ہو گئی جسے دیکھ کر جہاز کا کپتان حیران ہوا اور آپ کی کرامت کا ایسا قائل ہُوا کہ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو کر مُرید ہو گیا ۔ آخر کار تمام مُسافر اپنی منزلِ مُراد کو پہنچے سعادتِ حج سے سرفراز ہوئے ۔ حج کی ادائیگی کے بعد آپ کے خلیفۂ محبوب ابوالخیر صاحب وصال فرما گئے ۔ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن کو اپنے رفیقِ خاص محبِّ دیرینہ اور خلیفۂ خاص کی رحلت کا دلی رنج ہُوا ۔ انکو وہیں دفن کیا اور یُوں فراقِ دوست میں جب حج سے واپس اسی بحری جہاز پہ آ رہے تھے تو جدہ سے چند میل دُور اُسی جگہ پہ جہاں جاتے وقت طوفانِ سمندری نے جہاز کو اپنے گھیرے میں لیا تھا اور آپ نے دعائے عافیت مانگ کر تمام مسافروں کی

زندگیوں کی خیر طلب کی تھی کہ وہ بخیر وخوبی سعادتِ حج سے اپنا دامن مُراد بھر لیں، عین اسی جگہ حضرت خواجہ عبدالرحمٰن عربی کی رُوح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ـــــ جہاز کا کپتان جو کہ آپ کا مُرید ہو گیا تھا وہ نہ چاہتا تھا کہ جہاز کا اصُول یہاں دہرایا جائے اور آپ کی نعش مُبارک سمندر میں ڈال کر مچھلیوں کے حوالے کیا جائے۔ پس، جہاز واپس لے جایا گیا اور جدّہ شریف میں لے جا کر آپکو شان وعظمت کے ساتھ دفنا دیا گیا، اور آج تک وہاں قبرستان عبدالرحمٰن صاحبؒ والا مشہور ہے۔

حضرت حافظ محمد عبداللہ خانؒ نے جب اپنے پیرومرشد کے وصال کی خبر سُنی تو بے ساختہ فرمایا کہ میرے پیر نے ہزاروں زندگیاں بچانے کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اُن کے نقشِ قدم پہ چلائے اور اللہ کی مخلوق کے لیئے ہمدردی اور قربانی کا یہی جذبہ ہمیں بھی عطا فرمائے۔ (آمین) اس واقعہ کے بعد زندگی بھر آپ نے خدمتِ قرآن کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کو پہلے سے زیادہ اپنا شعار بنا لیا۔ چند واقعات اس بارے میں آگے درج کئے گئے ہیں۔

حضرت حافظ محمد جمال اللہ چشتیؒ اور شاہ رکن عالمؒ کی خانقاہوں پر آپ کا درسِ قرآن!

طویل عرصہ تک مدرسہ نعمانیہ قدیر آباد ملتان میں درسِ قرآن پاک دینے کے بعد آپ کو حضرت حافظ محمد جمال اللہ چشتی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے روحانی کشش کی تو آپنے ان کی درگاہِ عالیہ واقع بیرون دولت گیٹ ملتان پر بھی درسِ قرآن دینا شروع کر دیا۔ یہ پاکستان کے قیام سے چند سال قبل کا زمانہ تھا جب کہ آپ روزانہ قدیر آباد سے پیدل چل کر حضرت حافظ محمد جمال اللہ چشتی رح کے مزار شریف پر تشریف لے جاتے اور وہاں پر درسِ قرآن پاک دے کر واپس بھی پیدل تشریف لاتے۔ یہاں سے راقم۔ ادر

میرے برادرِ مکرم محمد مختار حسن (مرحوم) اور حضرت صاحبزادہ عبدالرحیم صاحب قادری کے فرزند صاحبزادہ محمد ابراہیم صاحب کو بھی اپنے ہمراہ مذکورہ خانقاہ پر لے جاتے اور وہیں پر ہم بھی درس میں شامل ہوتے اس وقت ہماری عمر بہت چھوٹی تھی۔ آپ ہمیں اپنے مبارک کاندھوں پر بٹھا کر لے جاتے تھے اور ملتان کی قدیم روایت کو تازہ کرتے۔

آپ کا استغناء

آپ کی سادہ لوحی، بے طمعی اور خود داری کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے شاگردان کی تعداد گنتی سے باہر تھی دوسرے یہ کہ ان میں سے سینکڑوں صاحب ثروت یعنی دولت مند تھے اور سینکڑوں کاریں تھیں مگر آپ ہمیشہ پیدل سفر کرتے جب پڑھنے پڑھانے جاتے اور آتے۔ مگر کبھی کسی کو اس کے کہنے کے باوجود بھی یہ تکلیف نہ دیتے کہ کوئی انہیں درس میں چھوڑ آئے اور لینے آئے۔

غرض اس طرح آپ کی ساری زندگی "خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہُ النَّاس" کے تحت بغیر کسی دُنیوی مفاد کے خلوصِ خدمتِ دین کو پیشِ نظر رکھکر قرآن وحدیث پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے میں گزری، آپ کی دِلی خواہش کے احترام میں راقم نے قرآن پاک حفظ کیا جس میں آپ کی محنت شفقت مجھے حاصل رہی جو یہ گوہرِ مُراد میرے نصیب میں آیا۔ آپ چونکہ اکثر پیدل سفر کرتے تو اُنگلی پکڑ کر مجھے اپنے ساتھ ساتھ لئے چلتے اور قرآن پاک کی منزل انہیں سُناتا رہتا۔ سفر حضر میں راقم کو آپ اپنے سائے کی طرح ہمراہ رکھتے۔ حتیٰ کہ جب نمازِ عشاء کے بعد آپ کھانا تناول فرماتے تب بھی اور پھر جب آپ بستر پر استراحت فرماتے تب بھی مجھ سے قرآن پاک کی تلاوت سُنتے رہتے اور راقم ان کی خدمت کرتا رہتا اُن کی ٹانگیں اور پاؤں دباتا رہتا اکثر ایسا ہوتا کہ آپ کو اُونگھ آجاتی اسی لمحہ میں اگر میں تلاوت میں کوئی غلطی کرجاتا تو نیند کے عالم میں ہی

آپ صحیح لفظ بتلا کر میری اصلاح فرما دیتے۔ جب راقم نے قرآن پاک مکمل طور پر حفظ کر لیا تو آپ نے اُس وقت کے عظیم قاری حضرت رحیم بخش صاحب کے پاس راقم کو قرأت و تجوید کی تربیت کے لئے بٹھا دیا۔ آپ کا حلقہٴ احباب بڑا وسیع تھا آپ میں موجودہ دَور والے حالات کی کوئی بات نہ تھی مدرسہ قاسم العلوم کے مفتی محمد عبداللہ صاحب آپ کے دوست تھے تو مدرسہ خیر المدارس کے شعبۂ قرأۃ کے سربراہ حضرت قاری رحیم بخش آپ کے مدّاح تھے۔ اسی طرح مدرسہ انوار العلوم ملتان کے مہتمم حضرت قبلہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی آپ کے رفیق خاص اور قریبی ہمسائے تھے۔ مجال ہے کہ کسی سے کبھی کوئی اختلاف ہوا ہو تمام دوست آپ پر جان نچھاور کرتے اور آپ کے زُہد و تقویٰ نیکی و خود داری کی تقلید کو اپنے لئے باعثِ فخر تصوّر کرتے۔

جب آپ زیادہ ضعیف ہو گئے تو لمبا سفر پیدل طے کرنا ذرا مشکل لگتا پھر بھی آپ حضرت شاہ رکن عالم نوُری حضوری رح کے دربار پر درسِ قرآن پاک دینے کیلئے جاتے اور ایک عرصہ تک وہاں درس دیا تشنگان علوم کو بہرہ ور کیا۔

آپکے ضعف کے پیش نظر حضرت حافظ محمد عبداللہ رح کے بڑے صاحبزادے مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم نے استدعا کی کہ اب آپ گھر پر رہا کیجئے اور یہیں عبادت کیا کیجئے۔ ہم آپ کی خدمت کے لئے موجود ہیں اس لئے آپ زیادہ مشقت نہ کیجئے۔ مگر جو لگن قرآنِ کریم کا فیض پھیلانے کی بچپن ہی سے آپ کے دل میں لگی تھی اُس کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آپ کو فارغ نہ بیٹھنے دیتا۔ پھر بھی آپ نے لوہاری گیٹ کے قریب ہی مسجد حافظ طاہر محمد والی میں درسِ قرآن پاک شروع کر دیا۔ آپ نے جب بھی کسی کو پڑھایا راہِ للہ پڑھایا۔ پوری زندگی کبھی کسی سے کوئی مالی اعانت پڑھنے پڑھانے کے ضمن میں لینا گوارا نہ کی۔ ہاں البتہ مخلص دوستوں اور پرانے شاگردوں کی طرف سے پیش کردہ تحائف قبول کر لیتے اور تحائف کا تبادلہ بھی کرتے۔

عبادت گزاری

حضرت حافظ محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتی شب بیدار اور شب زندہ دار بزرگ تھے۔ نوافل کی اور عباداتِ الٰہیہ کی تو آپ نے انتہا کردی۔ گھر میں رات کو گھر والوں میں سے جب بھی کسی کی آنکھ کھل جاتی تو یہی دیکھنے میں آتا کہ یا تو آپ نلکے پر خود لوٹا بھر رہے ہیں کبھی وضو کی حالت میں اور اکثر جائے نماز پر قیام کی حالت میں اور کبھی رکوع و سجود میں ہیں۔ غرض بہت کم سوتے تھے۔ آپ کی نمازِ تہجد کبھی نہیں چھوٹی۔ آپ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے تلاوتِ کلام اور وِرد و وظائف میں مشغول رہتے۔

اوراد و وظائف!

جس قدر پانچوں نمازوں کے بعد آپنے قرآنی سورتیں راقم کو پڑھنے کیلئے ارشاد فرمائیں وہ یہ ہیں صبح کی نماز کے بعد سورۃ یٰسین۔ ظہر کی نماز کے بعد سورۃ نُوح۔ عصر کی نماز کے بعد سورۃ النباء (عَمَّ یَتَسَائَلُونَ) پڑھیں۔ شام کی نماز کے بعد سورۃ واقعہ اور عشاء کی نماز کے بعد سورۃ مُلک پڑھی جائیں۔ اور پھر جمعۃ المبارک کے دن سورۃ "کہف" پڑھنے کی آپ تلقین فرماتے تھے۔ ان وظائف سے متعلق آپ سرائیکی زبان کے اشعار بھی گنگنا کر سُناتے تھے جن میں فوائد و خواص بھی موجود ہیں۔ اشعار یہ ہیں:-

فجر نوں پڑھ سُورۃ "یٰسین" تے پیشیں نوں پڑھ سورۃ "نُوح"
عزت شہرت ملے گی تینوں اتنے خوش ہووے گی رُوح

ے

دیگر نوں پڑھ سورۃ "النبا" تے شام نوں پڑھ سورۃ "واقعہ"
رب ڈیوے تونگری ہردم رب دا فضل ہووے عطا

ے

عشاء نوں پڑھ سورۃ "ملک" تے جمعہ نوں پڑھ کہف سورۃ
صحت، طاقت ملے گی تینوں بخشش دی بنے گی صورت

زندگی بھر آپ کا معمول رہا کہ مندرجہ بالا سورتوں کے علاوہ نمازِ عشاء کے بعد "ہفت آیاتِ قرآنی" بھی تلاوت فرماتے اِن آیات کو پڑھنے کی مخصوص ترکیب کے ساتھ راقم کو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی وہ یہاں تحریر کرتا ہوں اور میں بھی عام اجازت دیتا ہوں جو شخص بھی پابندی کے ساتھ پڑھے گا اُس کے رزق میں رب تعالیٰ بے پناہ برکت عطا فرمائے گا غیب سے مال و دولت کی فراوانی ہو گی۔

ہفت آیات اور طریقہ تلاوت

نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر تین بار درود شریف پڑھ کر پہلی آیت
قُل لَّن يُّصِيبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٥ تین بار پڑھ کر مغرب کی طرف پھونک دے

پھر دوسری آیت۔ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط تین بار پڑھ کر مشرق کی طرف پھونک دے۔

پھر تیسری آیت ۔ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ

رِزْقُهَا وَ يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ٥
تین مرتبہ پڑھ کر آسمان کی طرف پھونک دیں۔

پھر چوتھی آیت ۔ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط تین مرتبہ پڑھ کر زمین کی طرف پھونک دے۔

پھر پانچویں آیت ۔ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط تین بار پڑھ کر دائیں طرف یعنی شمال کی طرف پھونک دے۔

پھر چھٹی آیت ۔ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ تین بار پڑھ کر اپنے بائیں یعنی جنوب کی طرف پھونک دے۔

پھر ساتویں آیت ۔ اِلٰهِیْ جُمْلَہ بداں و بد گویاں و بد اندیشاں را مُهر کردم بحقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَ بِحَقِّ اِیں اٰیت وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ قُلْ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ط قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٥ تین بار پڑھ کر آخر میں درود شریف تین مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھوں کو اپنے جسم پر پھیر دے اور انگلی کے اشارے سے چاروں طرف پھونک مار دے۔

اس وظیفہ کے بعد دعا کرے۔ الحمد للہ! راقم اس وظیفہ کا

عامل ہے اور حضرت حافظ محمد عبداللہ صاحبؒ کی طرف سے دی گئی اجازت پر اپنی طرف سے پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تاکہ پڑھنے والے کی زبان میں اثر رہے۔
دیگر وِرد وظائف اور تعویذات مجرّب آگے درج کیے گئے ہیں۔

اِسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

جب اَذان سنتے وقت یا اس کے علاوہ اسمِ پاک محمدؐ سُنتے تو اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخن چوم کر اپنی آنکھوں سے لگاتے اور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زبان سے "قُرَّۃَ عَینِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللہ" کے الفاظ ادا فرمایا کرتے
بعض مُتعصّب قِسم کے لوگ آپ کا یہ عمل مبارک دیکھتے تو وضاحت پوچھتے
حضرت حافظ محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتیؒ جواب میں فرماتے کہ ہمارے لوگوں کا المیہ یہ ہے کہ اپنے اِرد گرد بُرائیاں ہوتے دیکھتے ہیں تو اعتراض کی توفیق نہیں ہوتی البتہ جب کِسی کو کوئی اچھا عمل کرتے دیکھ لیتے ہیں تو اعتراض فوراً زبان پر لے آتے ہیں۔ تاہم اس اَمر کی وضاحت آپ یوں فرماتے کہ تمام انسانیت کے والدِ گرامی حضرت آدم علیہ السلام ہیں اِس حوالہ سے ہمارے آقائے نامدار جناب احمدِ مجتبےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں مشیّتِ ایزدی نے رکھ دیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہِ ایزدی میں دُعا کی یا اللہ حضرت محمد پاک کا نُور مبارک میرے ہاتھوں کے انگوٹھوں کے ناخنوں میں منتقل فرمادے تاکہ میں اس کی زیارت سے مستفید ہُوا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ پھر جب بھی حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے اسمِ محمدؐ لیا جاتا تھا تو آپ اپنے انگوٹھے ناخن کیطرف سے چُوم کر آنکھوں پر لگاتے اور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قُرَّۃَ عَینِیْ بِکَ یارسول اللہ پڑھا کرتے تھے۔
لہٰذا ہم تو اپنے والدِ گرامی کی سُنّت پر عمل کرتے ہیں۔ کِسی کو اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔

بندگانِ مقرّب

محبوبِ حقیقی کے سچے عاشق بندوں کی نشانی یہ بتائی گئی ہے کہ وہ کم کھاتے ہیں، کم بولتے ہیں اور کم سوتے ہیں۔ یہ تینوں صفات آپ میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ آپ کے ہمعصر بزرگ فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ محمد عبداللہ چشتی لنگاہؒ فرشتہ سیرت انسان تھے۔ بلکہ فرشتے سے بڑھ کر۔

واقعی انسان اشرف المخلوقات ہے۔ ایک طرف اس میں حیوانی صفات رکھ دی گئی ہیں۔ دوسری طرف اس میں ملکوتی صفات رکھ دی گئی ہیں۔ اگر حیوانیت غالب آگئی تو شیطان سے بدتر ہوگیا اور اگر ملکوتیت کی طرف اس نے بڑھنے کی کوشش کی تو فرشتوں سے بھی اس کا مقام اونچا ہے مگر اس میں محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ سچ ہے کسی نے خوب لکھا ہے۔ ؎

فرشتے سے بہتر ہے انسان ہونا!
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

اور آپ کی ذات کے متعلق پرہیزگاری، تقویٰ، پاکیزگی اور حلال خوری کا یہ عالم تھا کہ۔ ؎ "دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں"

آپ کا وصال

۲۳ جمادی الاوّل ۱۳۸۶ھ بمطابق ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز جمعۃ المبارک آپ کی روح محبوبِ حقیقی کے وصال سے مشرف ہوئی۔ زبان پر یہ کلمات جاری تھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور پھر ہمیشہ کے لئے چُپ سادھ لی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۝
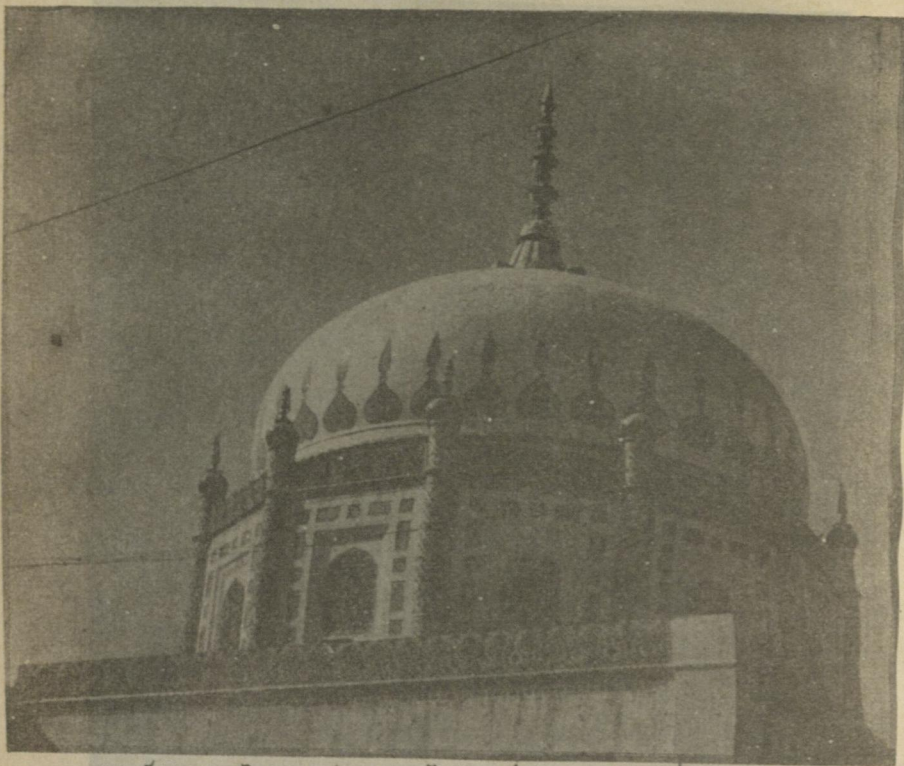
خانقاہ معلّٰے حضرت خواجہ محمد عُبید اللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ - واقع محلّہ قدیر آباد ملتان
یہ خانقاہ ملتانی نقاشی و کاشی کاری سے آراستہ ہے اور بطورِ خاص خانقاہ کا گنبد
روایتی تعمیر کا حسین و جمیل نمونہ ہے -

خواجہ محمد عبید اللہ رح کے والدِ گرامی کا نام حافظ قُدرۃ اللہ اور جدِّ اعلیٰ کا نام مولانا محمد داوٗد تھا ---- خواجہ محمد عبید اللہ کا وصال جمعۃ المبارک ۶ جمادی الاوّل ۱۳۰۵ھ مطابق ۲۰ جنوری سنہ ۱۸۸۰ء کو ہُوا - آپ کی علمی تصنیفات بے شمار ہیں جن میں سے چند کے نام یہ ہیں :- سِرِّ دلبراں - رسالہ رفیقیہ - تحفۂ زناں سیر السّماع - ردِّ وہابیہ - وفیات الاعیان - ردُّ الضّالین - وصایہ شریف، اور حصُولِ حافظیہ - آپکے بڑے صاحبزادے مولانا عبدالرحمن عربی نے عربی میں یہ تاریخ وصال رقم کی :- " فَاِنَّ المتقین فِی جنّت "
۱۳۰۵
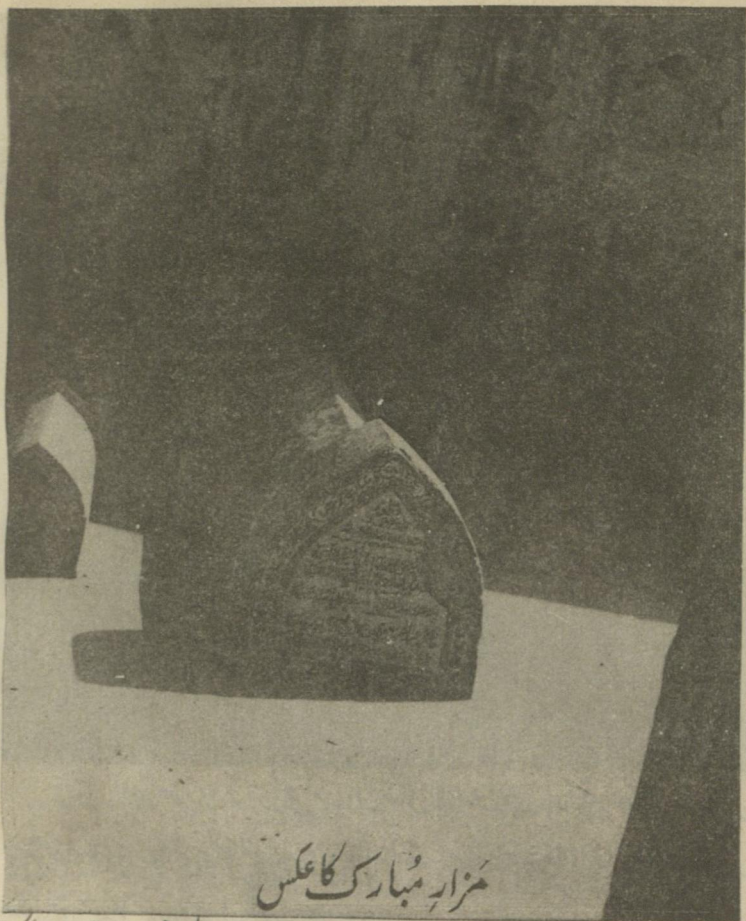
مزارِ مبارک کا عکس

استاذ الحفاظ حضرت قبلہ مولانا حافظ محمد عبداللہ خان چشتی لنگاہ رح

یہ مزار حضرت خواجہ محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہِ معلّٰی کے باہر والے برآمدہ میں ہے جنوب کی طرف، مزار پہ آویزاں لوحِ مرقد کاشی کاری میں چینی کی بنی ہوئی ہے جس کی موقلم سے لکھائی خطاطِ اعظم احسن التحریر مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم علیہ الرحمۃ نے خود کی تھی۔ اُوپر کی جانب ایک شعر تحریر کیا گیا ہے جسے حضرت حافظ صاحب قبلہ رح بڑے ذوق میں پڑھا کرتے تھے، اس شعر میں اُن کی تمنا پوری ہوئی،

دفن کرنا مجھ کو کوئے یار میں قبر بے کس کی بنے گلزار میں!

چہرۂ انور!

اکثر آپ مجھے حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ رباعی سُنایا کرتے تھے:۔

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو
ہمہ خنداں بوند تو گریاں
پس چناں زی کہ وقت مُردنِ تو
ہمہ گریاں بوند تو خنداں

"یعنی تجھے یاد ہو گا جب تو پیدا ہُوا تھا گھر میں سب لوگ خوش تھے اور تُو رو رہا تھا۔ پس اب ایسی طرح زندگی گزار کہ تیرے مَرتے وقت سَب رو رہے ہوں مگر تو مُسکراتا ہُوا جائے۔ تیرے لبوں پہ تبسّم کی لہر دَوڑتی ہو۔"

میں نہیں کہتا، آپ کے جنازہ میں شامل ہونے والے سینکڑوں افراد نے آپ کے چہرۂ انور کی زیارت کی۔ آپ مُسکرا رہے تھے پھُول کی مانند چہرہ کِھلا ہوا تھا اور واقعی حضرت شیخ سَعدیؒ کی یہ رُباعی آپ پر صادق آرہی تھی۔

صلح جو طبیعت

قرآن پاک میں ارشادِ باری ہے اِنَّ اللہَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ "بیشک اللہ تعالیٰ فساد کرنیوالوں کو پَسند نہیں فرماتا" اللہ کے نیک بندے بھی وہ چیز پسند نہیں کرتے جو خدائے بزرگ و برتر کو پسند نہ ہو۔ حضرت حافظ محمد عبد اللہ خان لنگاہ رحمۃ اللہ علیہ لڑائی جھگڑے اور فساد سے کوسوں دُور بھاگتے تھے اور فریقین میں مصالحت کی کوشش اس طرح کرتے اگر کوئی لڑ رہا ہوتا تو آپ فرماتے:۔ میاں جھگڑو مت جس کا نقصان ہُوا ہے وہ

میں ادا کر دیتا ہوں بس آپس میں لڑو نہیں، زمین پر دنگا فساد نہ پھیلاؤ۔

خوفِ خدا

"اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ" ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور اس سے رحم کی اُمید رکھنے میں ہی ایمان کی سلامتی ہے۔ آپ ہمیشہ خدا کا خوف دل میں رکھتے تھے اور دُوسروں کو بھی دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کی تلقین فرماتے تھے۔ اس کا اندازہ یوں کیجئے کہ جب آپ سے کبھی کسی نماز کی ادائیگی میں دیر ہو جاتی تو کئی کئی روز تک اس کے افسوس میں رہتے اور فرماتے "تقدیرِ خُدا دی" مجھ پہ یہ کیا غضب ہوا کہ میری نماز لیٹ ہو گئی، اس امر پر افسوس اور ندامت کے آثار کافی عرصہ موجود رہتے موت کو ہر وقت یاد رکھتے تھے۔ جوانی گزری یا بڑھاپا ہمیشہ یہی وِردِ زباں ہوتا "میاں بہت گزر چکی تھوڑی رہ گئی ہے۔ کبھی کبھی فرماتے۔ ؎

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جُدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے

یہ شعر بھی اکثر آپ کی زبان پر رہتا تھا جو موت کی یاد کا ثبوت ہے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پَل کی خبر نہیں

موت کی نشاندہی

اللہ کے نیک بندوں کو اپنی آخری گھڑیوں کا علم پہلے ہی سے ہو جایا کرتا ہے۔ آپنے بھی اپنی وفات سے قبل عزیز و اقارب کو نشان دہی کر دی مندرجہ ذیل واقعات اِسی بات کی تصدیق کرتے ہیں:۔

(۱) راقم وصال سے چند روز قبل آپ کو وضو کرا رہا تھا۔ مجھ سے آپ فرمانے لگے میاں احسن! "اب تو ہم اک نقش اور خیال بن کر رہ گئے ہیں جس کی حقیقت نہ ہونے کے برابر ہے۔" ان کے اس لطیف جملہ کی قدر مجھے اس دن ہوئی جب اس جملہ کو کہنے کے چار پانچ روز بعد آپ نے ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند کر لیں اور واقعی ہمارے لئے ایک نقش اور خیال ہی اُن کا باقی رہ گیا۔

(۲) ۳ر جمادی الاول ۱۳۸۶ھ کو عرس مبارک حضرت حافظ محمد جمال اللہ صاحبؒ ملتانی کا شروع ہُوا تو آپ اپنے صاحبزادے کو فرمانے لگے کہ حسبِ سابق اس دفعہ بھی مجھے حضرت حافظ صاحبؒ کے عرس پہ ہمراہ لے جانا۔ عرس پہ حاضری دی واپسی پہ محصول چونگی کے پاس نل سے تازہ پانی پیتے ہُوئے فرمانے لگے ۔۔۔
"محمد امین! معلوم ہوتا ہے کہ اس عرس پہ میری آخری حاضری ہے۔"
اور پھر واقعی آپ نے اسی ماہ بیس دن بعد سوئے عقبیٰ کوچ فرمایا۔

(۳) وصال سے چند روز پہلے درس گاہ میں اپنے شاگردوں کو یہ فرماکر آئے کہ "کل منگل کو یوم دفاع ہے پھر بدھ کو اگر زندگی ہوئی تو ملاقات ہوگی دوسری صورت میں مجھے معاف کر دینا۔" پھر ہُوا یوں کہ بدھ ہی کی رات کو اچانک پیٹ میں درد کی تکلیف ہوئی کہ مدہوشی چھاگئی پھر ہوش میں آئے تو تمام عزیز و اقارب کو بلوالیا۔ زندگی کا حاصل پند و نصائح کیں۔ ہر ایک کی دل جوئی کی سب نے سمجھا کہ اب آپ کی طبیعت بالکل ٹھیک ہے جمعرات کا دن گزرا۔ آپ ضُعف کے سبب بستر پہ دراز رہے پھر آپ کو پیٹ میں تکلیف ہوئی معروف حکیم جناب عطاء اللہ صاحب نے علاج میں دلچسپی لی بالآخر جمعۃ المبارک کو روح قفسِ عنصری سے پرواز کر کے محبوبِ حقیقی سے ملاقی ہوئی۔

(۴) مولوی حافظ عبدالبر محمد قاسم صاحب روزانہ شام کو قرآن مجید کی منزل آپ کو حضرت چپ شاہ صاحب والی مسجد میں سنایا کرتے تھے۔ بدھ کی شام کو حسبِ معمول آپ منزل سُن رہے تھے مگر طبع کمزور تھی، خلافِ عادت منزل خود آگے آگے پڑھاتے جاتے تھے۔ اٹھارہویں پارہ سے سورۃ نور ختم کر کے قاسم صاحب رخصت ہونے لگے تو آپ نے فرمایا:۔" یہ اٹھارہواں پارہ تو ختم کر لو پھر منزل سُننے کا موقع کیا خبر ملے یا نہ ملے۔"

(۵) حضرت صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم قادری جو کہ آپکے شاگردوں میں سے ہیں عین آپکے جنازہ کے وقت سفر سے لوٹے تو یوں اپنا ماجرا سنایا۔" میں باہر گیا ہوا تھا جہاں سے جلد آنے کا کوئی پروگرام نہ تھا مگر نہ جانے میرے دل میں واپس ملتان لوٹنے کی ایک انجانی سی کشش ہونے لگی اور جی چاہا کہ آگے کیطرف سفر کرنے کی بجائے پیچھے گھر چلوں۔ بس دیگر ساتھیوں کو چھوڑا اور تنہا راستے کی صعوبتیں برداشت کرتا جلد ملتان پہنچا۔ یہاں آکر آپ کی وفات حسرت آیات کی خبر سُن کر معلوم ہُوا کہ یہ میرے اُستادِ گرامی قبلہ کی کرامت تھی کہ مجھ سے اپنی دیرینہ محبت کے سبب آج مجھے کشش روحانی سے بُلا لیا۔ یوں آخری لمحات میں مجھے استاذ الحفاظ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہو گیا ہے اور مدفن میں بھی شمولیت کا اعزاز نصیب ہُوا ہے۔

استاذِ کامل

آپ نے کبھی کسی کو دُکھ، رنج یا تکلیف نہیں پہنچائی، کیونکہ کسی کے دِل کو دُکھانا سب سے بڑا گناہ ہے اس کے برعکس کسی کے دل کو خوش کرنا بہت بڑا ثواب ہے ؎ دِل بدست آور کہ حج اکبر است

وز ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ملتان بھر کے پُشتینی نوابوں اور رئیسوں کے بچّے جو کہ آپ کے شاگرد و ارادتمند ہیں یہ اعتراف کرتے ہیں کہ اُستاد صاحب سخت سزائیں دیا کرتے تھے یہ اس سزا کو دِل دُکھانا یا ظلم نہیں کہتے بالکل اُسی طرح کہ جس طرح ایک ڈاکٹر یا جرّاح کسی خطرناک پھوڑے پر نشتر جلاتے ہوئے ظلم نہیں کرتا کیونکہ اس کے پسِ پردہ اس کی بھلائی ہوتی ہے۔ اُستاذالحفاظ حضرت قبلہ حاجی حافظ محمد عبداللہؒ کے نزدیک مقصد شاگرد (تلمیذ) کو بلندی پر لے جانا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں۔ اور انگلستان کے مشہور شاعر و دانشور شیکسپیئر بھی لکھتے ہیں کہ "ماں باپ بچے کو آسمان سے زمین پر لانے کے مُسبّب ہوتے ہیں جب کہ ایک کامِل اُستاد اس کی تعلیم و تربیت کرکے آسمانوں کی بلندیوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اس بارے میں آپ نے ایک فارسی کی حکایت راقم کو سُنائی تھی وہ یاد آرہی ہے۔ آپ بھی سُن لیجئے!

ایک حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو استاد صاحب کے حوالے کیا کہ اس کی تعلیم و تربیت کریں۔ ساتھ ہی بچے کی بغل میں چاندی کی تختی دیدی، تختی کے ہیرے پر سونے کے پانی سے یہ حروف تحریر کرائے گئے تھے کہ "اُستاد کا ظلم ماں باپ کی محبت سے کہیں بہتر ہے"۔

اس کے باوجود ایک زمانہ وہ آیا کہ آپ کے اندر نرم دلی اس حد تک پیدا ہوئی کہ جب کوئی پرانا شاگرد مِل جاتا تو فرماتے: "میں نے تمہیں دورانِ تعلیم سزا دے کر دکھ پہنچایا تھا مجھے خدا کے لئے معاف کردینا" حضرت کا وہ جلال کا زمانہ تھا تو یہ جمال کا اور مردِ مومن کی یہ نشانی بھی ہے کہ وہ جلیل بھی ہوتا ہے جمیل بھی"۔ آپ کے جلال و جمال کے کئی واقعات ہیں۔

آپ کا عزیز ترین ساتھی! قرآن کریم

جناب حافظ ڈاکٹر سیّد محمد لقمان ہاشمی فرماتے ہیں کہ حضرت حافظ محمد عبد اللہ میرے استادِ مکرّم چلتے پھرتے قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کرتے رہتے تھے حتیٰ کہ مہینہ میں اس طرح کئی ختمِ قرآن کر لیتے تھے۔ آپ اکثر طویل مسافت بھی پیدل کرتے تھے مثلاً اپنی والدہ محترمہ کی زیارت کے لئے مخدوم پور پہوڑاں تک بھی کئی بار کبیر والہ کے راستے پیدل سفر کر کے اکیلے تشریف لے جاتے تھے۔ آپ سے کسی نے ایک بار مشورتاً کہا کہ آپ اتنا لمبا سفر اکیلے نہ کیا کریں آپ نے اس کے جواب میں فرمایا: "میاں میرا عزیز ترین ساتھی سفر کے دوران میرے ہمراہ ہوتا ہے" مشورہ دینے والے نے استفسار کیا کہ کون سا ساتھی آپ کے ہمراہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔ "قرآنِ کریم"

آپ سفر کے دوران کسی سے رسمی بات نہ کرتے تھے شاید اس کی وجہ یہ بھی ہوتی تھی کہ تلاوتِ قرآن پاک میں خلل آتا تھا۔

آپ نہایت حلیمُ الطبع شفیق استاد تھے دورانِ سبق اگر شاگرد کسی لفظ پہ بار بار تکرار کر کے پوچھتا تھا تو اُسے نہایت تحمّل سے لفظ بتا دیا کرتے تھے مگر جب وہی لفظ منزل سُناتے وقت شاگرد ادا نہ کر سکتا تو پھر انتہائی سرزنش کرتے تھے جو کہ یادگار ہوا کرتی تھی۔

آپ کا کشفُ القبور

جنابِ ڈاکٹر حافظ سیّد محمد لقمان ہاشمی نے فرمایا کہ آپ کو کشف القبور کا ملکہ بھی حاصل تھا وہ اس طرح کہ ایک مرتبہ میں حضرت حافظ محمد جمال اللہ چشتی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

کے مزار پر بیٹھے ہوئے تلاوتِ قرآن پاک کا وِرد کر رہا تھا کہ پڑھنے میں شاید کچھ غلطیاں مجھ سے سرزد ہوئیں، تھوڑی دیر کے بعد میرے اُستادِ گرامی حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی تشریف لائے مزار پہ فاتحہ پڑھی میں اس سے قبل اُٹھ کر درس میں جا بیٹھا۔ اُستاد صاحب مزار پہ فاتحہ پڑھنے کے بعد واپس آئے تو مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ تم نے فلاں فلاں جگہ پہ تلاوت میں غلطیاں کی ہیں ان کی اصلاح کر لو۔ یہ بات میرے لئے حیرت کا باعث تھی کہ میں تو خانقاہ کے اندر مزار کے پاس بیٹھا پڑھ رہا تھا استاد صاحب وہاں موجود نہیں تھے مگر اب یہ صورتحال ہے۔ میں نے اس کی تشریح استاد صاحب سے پوچھی اور اپنے تعجب کا اظہار کیا تو آپ فرمانے لگے یہ راز کی بات ہے کسی سے نہ کہنا۔ مجھے حضرت حافظ محمد جمال اللہؒ نے خود فرمایا ہے کہ آپ کا شاگرد یہ غلطیاں پڑھنے میں کر گیا ہے۔ اس راز کے عیاں ہونے کے بعد میں اکثر متوجہ رہتا جب آپ کسی مزار پہ تشریف لے جاتے تو صاحبِ مزار سے ہمکلام ہوتے میں نے خود آپ کو مزارات والوں سے ہمکلام ہوتے سُنا۔ اِسی قلبی لگاؤ کے سبب ہی آپ نے تمام عمر مختلف بزرگانِ دین کی خانقاہوں پر ہی درسِ قرآن دیا تھا۔

آپ جو بات منہ سے ایک بار کہہ دیتے تھے وہ اکثر پوری ہوتی تھی۔ آپ کی غذا نہایت سادہ تھی دہی کی لسّی کے بہت شوقین تھے۔ دروغ گوئی نہ خود کرتے اور نہ ہی اس کو پسند فرماتے۔ اپنے شاگردوں اور احباب سے فارغ اوقات میں کسی قسم کی سختی پسند نہ کرتے تھے۔ بلکہ گھُل مِل جاتے تھے۔ اور اکثر ایسے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرآنی واقعات بیان فرماتے تھے۔

خاص طور پر سورۃ لقمانؑ کی اس آیت کا ترجمہ و تشریح اکثر فرماتے جس میں حضرت لقمان اپنے بیٹے کو تلقین فرماتے ہیں کہ بیٹا خدا کا شریک کسی کو نہ ٹھہرانا انسان کے لئے شرک ظلم عظیم ہے۔

تواضع وانکساری

حضرت حافظ محمد عبداللہ رح فرماتے کہ عاجزی، انکساری اور تواضع بہت بڑی نعمت ہے۔ آپ فرماتے درخت کی وہ ٹہنی ہمیشہ جھکی ہوئی نظر آئے گی جو پھلوں سے لدی ہوئی ہوگی۔ جو خالی ہو وہ ہمیشہ سیدھی ہوگی۔ پس غرور و تکبر اور اکڑ صرف اس میں ہوتی ہے جس کا دامن علم و فضل سے خالی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ راہ چلتے اکثر شاگرد راستہ چلتے ہوئے اگر کنی کترا کر نکل جاتے تو ان کو خود سلام کر دیا کرتے اس میں اپنی بے قدری نہیں سمجھتے تھے یہ بھی با اخلاق ہونے کی ایک نشانی ہے۔ گویا تواضع اور خُلق کے بارے میں آپ پر یہ رباعی صادق آتی ہے جو اَوروں کو بھی نصیحت کے طور پر سُناتے اور خود بھی اس پر عمل فرماتے:۔ (رُباعی یہ ہے)

باخلق خُلق کرنا تسخیر ہے تو یہ ہے
مانندِ خاک رہنا اکسیر ہے تو یہ ہے
سب کام اپنے کرتے تقدیر کے حوالے
نزدیک عارفوں کے تدبیر ہے تو یہ ہے

سب سے عُمدہ خُلق یہ ہے کہ کسی کو بُرا بھلا نہ کہا جائے۔ یہ درویشوں اور فقیروں کا مسلک ہے۔ اور عارف باللہ حضرات بھی اسی بات کو اپناتے ہیں کیونکہ وہ پہچان جاتے ہیں کہ وحدت سے کثرت پھوٹتی ہے اور کثرت میں وحدت ہے، جب ربّ ذوالجلال فرماتا ہے۔

نَحنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِہ یعنی میں تمہاری شہ رگ سے زیادہ قریب ہوں۔ پھر ارشاد باری ہے:۔ "وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ" میں تمہارے اندر بستا ہوں، اور مومن کا سینہ اللہ کا مقام ہے۔ پھر اور جگہ ارشاد فرمایا!

"فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ" جس طرف منہ پھیرو اُدھر خدا کی ذات ہے۔ پس اندر، باہر، اُوپر نیچے، دائیں بائیں جب اُسی کے جلوے ہیں تو بُرا کِس کو کہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے کہ آپ پہچان چکے تھے اور دوسروں کو بھی۔ تلقین فرمانے کہ کِسی کو بُرا مت کہو سب ہم سے اچھے ہیں،

حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رح خود بھی ولی اللہ تھے اور دوسروں کو بھی اولیاء اللہ، علماء دین اور بزرگوں کی صحبت میں تشریف لے جانے کی تلقین فرماتے تھے۔ اور یہ شعر سُناتے:۔ ے

یک زمانہ صُحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

خدا تعالیٰ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں، وہ اپنے بندوں کو ڈھیل دیتا ہے کہ شاید میرے دروازے کیطرف پلٹ آئیں اور گناہوں سے توبہ کر لیں، لیکن جب پکڑنے پہ آتا ہے تو جس قدر ایک طرف تحمّل اور درگذر ہوتی ہے اُتنا ہی دُوسری طرف قدرت کا انتقام سخت ہوتا ہے۔ اس ضمن میں میرؔ درد کا یہ شعر تو حضرت نے راقم کو بے شمار مرتبہ سُنایا ہو گا۔ ے

نہ جا اُس کے تحمّل پر کہ ہے بے ڈھب گرفت اُس کی
ڈر اُس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اُس کا

آخرت کی فکر آپ کو تڑپاتی رہتی موت کو ہر آن یاد کرتے اور اکثر یہ نصیحت فرماتے کہ زندگی انسان کے لئے اس لئے نعمتِ عظمیٰ ہے کہ وہ اس میں زیادہ سے زیادہ ذخیرہ آخرت بنا لے اور آپس میں مل بیٹھنے کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے کہ نیکی اور بھلائی کے کاموں میں مل بیٹھیں یہ شعر پڑھتے۔

ے غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو — جُدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے

کچھ توکّل کے بارے میں

میرے داداجان حضرت حافظ محمد عبداللہ رح مجھے جب کبھی امتحان یا کسی اور بارے میں فکرمند پاتے تو فرماتے :- اپنا جو بھی کام ہو اس میں کوشش کرنا فرض ہے ۔ کوشش کرکے اُس قادرِ مُطلق سے امید رکھا کرو ۔ اللہ پہ توکّل اور بھروسہ کیا کرو ۔ اس کے بارے میں غم نہ کھایا کرو ۔ کیونکہ :- ے

فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما　　　　کارسازِ ما بسازِ کارِ ما

یعنی ہماری فکر تو ہمارے لئے آزار بن جاتی ہے اس لیئے اس کارسانہ کے حوالے سب کچھ کر دینا چاہیئے کیونکہ وہ ہمارے کام بنانے میں لگا ہُوا ہے ۔

آپ محبِّ اولیاء اور محبُّ العلماء تھے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں کسی کو جس سے زیادہ محبّت ہوگی ۔ آخرت میں اُس کا حشر بھی اُسی کے ساتھ ہوگا اور بعض اوقات تو دنیا میں بھی ان کا قرب رہتا ہے ۔ جیساکہ آپ بلا ناغہ اپنے پیرو مرشد کے جدِّ اعلیٰ حضرت خواجہ محمد عُبید اللہ رح کے مزار پہ کلامِ مجید پڑھ پڑھ کر ان کی روح کو ایصالِ ثواب کرتے رہتے ۔ حضرت شاہ رُکنِ عالم نوری حضوری سہروردی رح کے مزار پہ بھی ہمیشہ حاضری دیتے ، اِسی طرح حضرت حافظ محمد جمال اللہ چشتی ملتانی رح کے مزار پہ بھی روزانہ حاضری دیتے کلام اللہ پڑھ پڑھ کر بخشتے رہتے ۔ اِن تینوں ہستیوں سے آپکو خصوصی رُوحانی لگاؤ تھا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وصال کا مہینہ بھی وہی رکھ دیا جو اِن تینوں اولیاء اللہ کا تھا یعنی جمادی الاوّل کا مبارک مہینہ ، آپ ہمیشہ جب صبح کو حضرت خواجہ محمد عُبید اللہ رح کے مزار پہ فاتحہ پڑھتے تو دعا میں فرماتے کہ اے اللہ مجھے ان کے قدموں میں جگہ دینا خود صاحبِ مزار سے رازونیاز میں فرماتے کہ مجھے اپنے سایہ میں رکھنا ۔ گھر میں

یہی وصیت فرماتے کہ مجھے ان کے قرب میں رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا اگر کوئی مخالفت والی صورت پیدا ہو جائے تو پھر مجھے حضرت حافظ محمد جمال اللہ چشتی رح کے مزار کی چار دیواری میں دفن کرنا۔ پس آپ کی دعا قبول ہوئی اور درگاہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ رح کے سجادگان حضرات، حضرت قبلہ مولانا مفتی الحاج محمد عبد الکریم صاحب، حضرت مولانا حافظ مفتی محمد عبد الشکور صاحب، حضرت مولا الحافظ محمد عبد القیوم صاحب، حضرت صاحبزادہ حافظ محمد عبد الرحیم قادری اور جناب صاحبزادہ محمد ابراہیم صاحبان کی حضرت حافظ صاحب مرحوم سے سچی محبت و عقیدت اور جملہ عنایات نے دوست کو دوست سے ملا دیا۔ حضرت الحاج حافظ مفتی محمد عبد الودود صاحب نے حضرت حافظ صاحب قبلہ رح کے بڑے صاحبزادے مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم سے تسلی تشفی دیتے ہوئے کئی بار فرمایا کہ آپ فکر مند نہ ہوں، حضرت استادِ گرامی کا خمیر یہیں کا ہے انشاء اللہ ان کا مدفن خانقاہ شریف میں ہوگا۔ آخر کار حضرت مولانا عبد الرحمن خان لنگاہ اور مذکورہ بالا تمام بزرگان نے متفقہ طور پر جو جگہ منتخب کی وہاں آپ کا مدفن کیا گیا سب نے حضرت کے اس فرمان کو پیشِ نظر رکھکر وہی جگہ منتخب کی جو انہوں نے وصیت کی تھی۔ یوں وصال کے بعد دفن کے وقت بھی آپ کی دلی تمنا پوری ہوئی۔

دفن کرنا مجھ کو کوئے یار میں
قبر بیکس کی بنے گلزار میں

یہ شعر آپ اکثر پڑھا کرتے تھے اور آپ کی لوحِ مرقد پہ بھی یہ شعر تحریر ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت حافظ صاحب رح قبلہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے نیک اعمال کے صدقے ہمیں بھی نیکی اور فلاح کے رستے پہ چلائے۔

سعادتِ حج بیت اللہ

حضرت حافظ محمد عبداللہؒ نے ۷۵ سال کی عمر میں جب وصال فرمایا تو آپ کی صحت قابلِ رشک تھی۔ پیدل چلنے کی وجہ سے جسمانی صحت بے مثال اور ہمہ وقت قرآنِ کریم کے پڑھنے پڑھانے کے باعث آپکی رُوحانی طاقت بڑی قوی تھی جو بات منہ سے کہہ دیتے ہو کہ ہی رہتی ۔ وصال سے تین سال قبل ایک دن بیٹھے بیٹھے آپ نے اِس دلی خواہش کا اظہار کیا ۔" دِل چاہتا ہے کہ اُڑ کر جاؤں اور سعادتِ حج بیت اللہ و زیارتِ روضۂ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مستفیض ہو جاؤں ۔ کہتے ہیں ؎

دِل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

قدرت نے آپ کا جذبِ صادق قبول فرمالیا دوسری ہی روز آپ کے ایک معتقد دوست نواب صوفی عطا محمد خان صاحب (جن کے صاحبزادوں کے آپ استاد بھی ہیں) نے اپنا مصاحبِ خاص حضرت کے گھر پہ بھیجا کہ استادِ گرامی سے کہو تیاری رکھیں، میں اپنے ہمراہ حج پہ لے جانا چاہتا ہوں ۔

پھر ایسا ہُوا کہ تمام انتظاماتِ ظاہری پلک جھپکتے ہی کارسازِ حقیقی نے کر دیئے اور ہوائی جہاز کے ذریعے اُڑ کر گئے ۔ آپ کے ہمسفر بتلاتے ہیں کہ حضرت کا عشق و محبّت والہانہ تھا ارکانِ حج کی اَدائیگی اس ہمّت و استقلال کے ساتھ کرتے کہ جوان لوگوں کی ہمتّیں جواب دے جاتیں ۔ تمام عبادات بخوبی انجام دینے کے ساتھ ساتھ مدینہ پاک میں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سرشاری اور الفت و عقیدت دیدنی تھی ۔ اس مبارک سفر کے دَوران آپ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ محمد عبدالرحمنؒ کے مزارِ اقدس (عربی صاحب والے قبرستان) پر حاضری دی، اور فاتحہ خوانی کے لئے خاص وقت نکال کر حاضری دیتے ۔
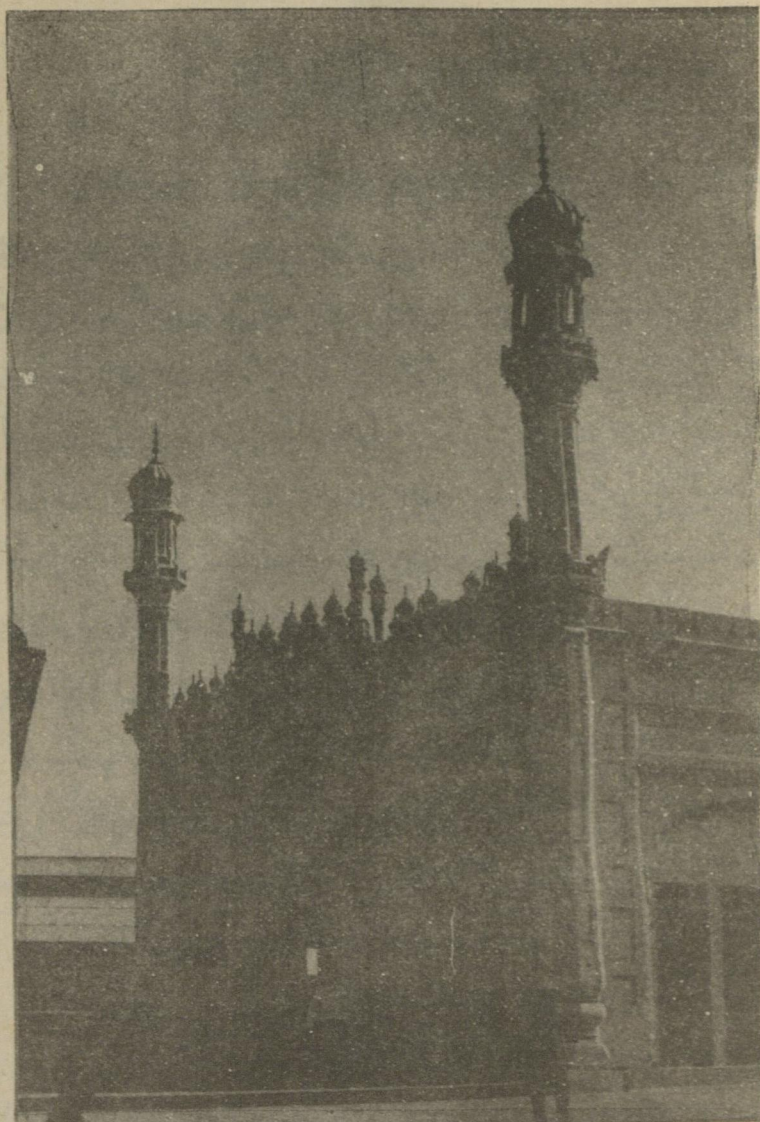
قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان پر واقع معروفِ عالم خانقاہِ معلّٰی حضرت قطب العارفین
شاہ رکن الدین عالم نوری حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے شمالی جانب ملحقہ یہ خوبصورت جامع مسجد ہے
جسمیں کئی برس تک حضرت قبلہ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے درس قرآن پاک دیا۔ اس درس میں
راقم بھی فیض حاصل کرتا رہا ہے۔ (فوٹو بشکریہ مغل فوٹو ٹریننگ سنٹر ممتاز آباد ملتان)

قیامِ پاکستان میں آپ کا کردار

جب مملکتِ خداداد پاکستان کے حصُول کی جدوجہد کا وقت آیا آپ نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا۔ تحریکِ پاکستان کے دَوران آپ اپنے شاگردوں اور عقیدت مندوں میں وطنِ عزیزہ کی محبّت کا جذبہ اُبھارنے کے لئے اکثر یہ حدیث شریف پڑھتے "حُبُّ الوُطنِ مِنَ الْاِیمَان" (وطن کی محبت جُزوِ ایمان ہونی چاہیئے) وعظ و نصیحت میں مسلمانوں کو اپنے آزاد وطن کی اہمیّت و خصُوصیّت بیان فرماتے۔ آپ کا رکھ رکھاؤ ایسا مشفقانہ تھا کہ مسلمان تو مسلمان ہندو اور سکھ بھی آپکے عقیدت مند تھے اپنی مُرادیں پانے کے لئے آپ سے دُعائیں کراتے۔ جب بٹوارے کے دن آنے لگے تو ملتان شہر والے اسٹیشن کے قریب ایک بڑا کارخانہ ہے اس فلو مل کے ہندو مالک نے آپکے پاس آکر بھری محفل میں اپنے کارخانہ کی چابی پیش کی اور کہا حضرت جی! ہم لوگ تو اَب کُوچ کر رہے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ ہماری طرف سے کارخانہ آپ سنبھال لیں

آپ نے فرمایا: "لالہ جی، ہم تو اللہ اللہ کرنے والے فقیر لوگ ہیں جائیدادوں یا کارخانوں سے ہمارا کیا سروکار"۔ آپ نے اس محفل میں موجود اپنے ایک مسلمان عقیدتمند سے کہا کہ لالہ جی سے چابی لیکر مقامی انتظامیہ کو یہ چابی دیدو تاکہ کسی مستحق مہاجر مسلمان کے کام آسکے۔ اِسی طرح کے کئی واقعات ایسے ہیں جن سے آپ نے اپنے عمل سے ثابت کردکھایا کہ سچا مسلمان فقط رضائے اِلٰہی کا طالب ہوتا ہے اس کو فانی دنیا کے فانی مال و اسباب سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔

آپ اکثر فرماتے کہ آج کے دَور میں یہ حِرص اور "ھَلْ مِنْ مَّزِید" کا جو چلن عام ہو رہا ہے اس سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے، لالچ و خودغرضی کی بجائے ہندوستان سے لُٹے پِٹے آنے والے مسلمان بھائیوں کے لئے جذبۂ ایثار عطا کرے۔

علامہ میر اُفق کا لکھا ہوا قطعہ تاریخِ وصال

حضرت علامہ سید حبیب احمد شاہ صاحب کاظمی المعروف علامہ اُفق کاظمی، امروہوی جو کہ غزالیٔ زماں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کے چچا محترم تھے حضرت اُستاد الحفاظ کے ہمسائے اور محترم دوست و رفیقِ کار تھے حضرت حاجی حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رح کے زہد و تقویٰ اور اُن کی محبت و خلوص کے بے حد معترف تھے ملتان میں سادات کاظمی کی سکونت کے انتظامات میں بھی حضرت استاد الحفاظ کا ہاتھ تھا۔

حضرت اُفق کاظمی رح بڑے عظیم شاعر اور خاص طور پر تاریخ گوئی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ حضرت حافظ محمد عبداللہ رح کے وصال پہ علامہ اُفق کاظمی نے کئی قطعاتِ تاریخ رقم فرمائے تھے جن میں سے ایک قطعہ جس کی ترتیب سے سنِ عیسوی برآمد ہوتا ہے یہاں رقم کیا جاتا ہے۔

آنکہ در ملتان بُود اُستاد حُفاظِ کثیر
از قضا ناگاہ از دُنیا سوئے عُقبیٰ برفت

سالِ ترحیلش بہر افسوس افگندہ اُفق
گفت حاجی حافظ عبداللہ زین دُنیا برفت

۱۹۶۶ء

حضرت پیر محمد عبدالقدوس کا خراجِ عقیدت

حضرت پیر محمد عبدالقدوس المعروف ملتانی پیر حضرت خواجہ محمد عبیداللہ رح کی اولاد میں سے تھے حفظِ قرآن میں اُستاذ الحفاظ کے شاگرد تھے، ایک شعر میں ہجری تاریخ اس طرح رقم فرماتے ہیں

ایکہ مظلومی بسالِ اُستادِ خویش
غُفِرَ اللّٰہُ لَہٗ لَارَیْب گو

۱۳۸۶ھ

مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم کا قطعۂ تاریخ

استاذ الحفاظ حضرت حافظ محمد عبداللہؒ کے فرزندِ اکبر صاحب دستارِ مبارک اور جانشین حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم بھی بامقصد شاعری کرتے تھے بے شمار خوبیوں کے حامل فن خطاطی میں برِصغیر پر اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، صاحب اوراد اور کشف و کرامات تھے آپ نے اسلامی فن خطاطی کا فیضان عام کرنے کیلئے اپنی عمرِ عزیز میں کوئی کسر نہ چھوڑی ہزاروں لوگ آپ سے فیضیاب ہوئے اور اس فیضان کو آگے پھیلا رہے ہیں۔ حضرت کلیم رقمؒ نے بھی فارسی میں یہ قطعۂ تاریخ وصال رقم فرمایا جس میں ہجری سن برآمد ہُوا۔

ایکہ عبداللہ مسمّٰی حاجی و حافظ خطاب
ناگہاں پوشیدہ شُد چُوں مہر آمد در سحاب
چونکہ در ملتان بُود اُستادِ حُفاظِ کثیر
کَانَ غفرلہٗ جزائش رحمتِ اُو بے حساب

۱۳۸۶ھ

قاضی شاکر محمدؐ دیوانہ کا نذرانۂ عقیدت

حضرت قاضی شاکر محمد دیوانہ لنگاہ پُرسوز آواز میں اپنی شاعری اور حضرت علی حیدرؒ کا کلام پڑھنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے حضرت حافظ صاحب کے داماد اور شاگرد ہیں اُن کے اشعار

آہ! وہ معدنِ جُود و عطا شیریں مقال
عاشقِ محبوبِ حق اور صاحبِ حال و جمال
متقی و پارسائی میں نہیں جن کی مثال
وصف تیرا کیا لکھے شاکر دیوانہ پُر ملال

حضرت شیخ غلام محمدؐ نظامی کا خراجِ عقیدت

راقم کے برادرِ طریقت، ادیب اہلسنت حضرت علامہ شیخ غلام محمد نظامی مہتمم مدرسہ عربیہ نظامیہ دارالاحسان ملتان جو کہ اجمیری کتب خانہ ملتان کے بھی پروپرائٹر ہیں، حضرت حافظ محمد عبداللہؒ سے گہری عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں مجھے حضرت میاں صاحب والی قدیمی مسجد میں اکثر و بیشتر حضرت قبلہ حافظ صاحبؒ سے ملنے اور ان کے درس سے مستفید ہونے کے مواقع ملتے تھے میں حضرت کے علم و فضل اور زہد و تقویٰ کو سلام کرتا ہوں۔

حضرت شیخ غلام محمد نظامی نے قبلہ حافظ صاحبؒ کو چار اشعار ہیں جو خراج عقیدت پیش کیا ہے آخری مصرعہ میں ہجری سن وصال رقم کیا ہے۔

هُوَالمعین

حافظِ اُمُّ الکتاب ایزدی!!
ماہر اسرارِ حضرت مولوی،
مصدرِ علم و عمل رحم و وفا
آبروئے چشتیہ شانِ لنگاہ
مردِ حق شیرِ نژادِ دینِ متین
قَالَ جَلَّ "فَادْخُلُوْهَا آمِنِیْن"
چوں نظامی جستِ تاریخِ وفات
"عبدِ مولا فی الحقیقہ خلد یافت"

۱۳۸۶ھ

محمد جمیل احسن کا خراجِ عقیدت

راقم کے برادرِ اصغر جناب محمد جمیل احسن اردو زبان کے منفرد شاعر، نوجوان دانشور اور صاحبِ تصانیف ہیں، ایم کام کر کے وہ سویڈن میں چلے گئے وہاں انہوں نے سویڈش زبان پر عبور حاصل کیا اور اپنا پہلا مجموعہ کلام "تشنہ مچھلی پانی میں" کے نام سے سویڈش اور اردو میں شائع کیا پھر دوسرا مجموعۂ کلام راقم نے ملتان سے شائع کیا ہے۔ "روح کا سمندر" کے نام سے اس مجموعہ میں برادرم جمیل احسن کی غزلیں اور نظمیں شامل ہیں۔

جمیل احسن صاحب نے حضرت دادا جان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر تین قطعات رقم کیے تھے پیش کیے جا رہے ہیں۔

چل بسے وہ حافظِ ذیشانِ قرآں خلد میں
جن کی ہستی سے میسّر تھیں جہاں میں برکتیں
صورت و سیرت میں یکتا حافظ و کاملِ عظیم
آج تک ہر لب پہ اُس کردار کی ہیں عظمتیں

ہو گیا اُن کا جمعہ کے روز دُنیا سے وصال
دورِ حاضر میں نہیں جن کے خصائل کی مثال
ہے زمانہ اُن کے فیضانِ نظر سے فیضیاب
آہ! وہ شیریں دہن، شیریں زباں، شیریں مقال

ایک شب بیدار کامل عادیٔ صوم و صلوٰۃ
مشعلِ راہِ طریقت تھی ہمیں جن کی حیات
مردِ مومن کی نشانی صاف ظاہر تھی جمیلؔ
ذکرِ حق جاری تھا لب پر جب ہوئی ان کی وفات

"چلنا ہے زندگی!"

حضرت حافظ محمد عبداللہؒ کے ایک بھانجے جناب محمد حنیف قادری بن میاں احمد یارؒ کا بیان ہے کہ آپ کو دنیا داری کی باتوں یا مال و دولت سے محبت نہ تھی جو کچھ پاس ہوتا وہ مستحقین میں بانٹ دیتے ۔ ایک مرتبہ اپنی والدہ محترمہ کی زیارت کے لئے آپ جب تشریف لے جانے لگے مجھے ہمسفر ہونے کا شرف حاصل ہُوا ۔ آپ نے مخدوم پور پہوڑاں سے کچا کھوہ تک پیدل سفر کیا راستہ میں آپ نے مجھے کئی نصیحتیں کیں ۔ اور سورۃ "مُلک" راستہ بھر میں چلتے ہوئے آپ نے مجھے حفظ کرا دی اور فرمایا اب اسے یاد رکھنا ۔ اور آخر میں جب اختتام سفر کا وقت آنے لگا تو آپ نے ایک بات جو مجھے کی وہ مجھے آج تک یاد ہے ۔ کہ

" زندگی نام ہے چلتے رہنے کا جب رُک جائے تو موت ہے"، اِس مفہوم کو آپ نے سرائیکی زبان کے اس شعر میں یوں ادا کیا ۔

ٹُرمَرداں، تاں پُرمَرداں
جے بہہ مرداں تاں جُھرمَرداں

"یعنی سفر وسیلہ ظفر ہے ، چلتا رہوں گا تو بہت کچھ پالوں گا ۔ اگر رُک گیا تو کمزوری و ناتوانی کی زد میں آجاؤں گا ۔" اس لئے "چلنا ہے زندگی"

حضرت قاضی شاکر محمد دیوانہ کا بیان ہے کہ آپ کی عادت مُبارک یہ تھی کہ عزیز و اقارب میں سے اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جاتی یا چوری ہو جاتی تو آپ اسکو زیادہ دیر پریشان نہ دیکھ سکتے تھے اور فوراً اپنی جیب خاص سے وہ نقصان پورا کر کے اس کی پریشانی کا ازالہ کر دیتے ۔ حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی پیر پٹھان اور حضرت خواجہ نظام الدین کی زیارت کے لیے مجھے آپکے ہمراہ تونسہ شریف حاضری کا موقع ملا تو راستہ میں میری کوئی چیز گم ہو گئی ، آپنے بازار آتے ہی پہلے مجھے وہ چیز لے کر دیدی ۔

منقبت

در مدح قبلہ و کعبہ غریب نواز حضرت حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رح

(جو بہ تقریب سالانہ عرس میں پڑھی گئی)

نتیجہ فکر جناب حاجی محمد نواز صاحب عصیم فاروقی

چراغ روشن ہوئے ہیں سارے کلی کلی جگمگا رہی ہے
عُروسِ قُدسی کی آج شب ہے فضا یوں ہی گنگنا رہی ہے

بہاروں کو جھومتے جو دیکھا نثار غنچے بھی ہو رہے ہیں!
شجر بھی مہکے ہوئے ہیں سارے ہَوا بھی نغمے سُنا رہی ہے
چراغ روشن ہوتے ہیں سارے کلی کلی جگمگا رہی ہے

تری خوشی ہیں جو شادماں ہیں سبھی محبّت کے تیرے پیکر
اے صاحبِ عرس تیرے نغمے سحر بھی خوش ہو کے گا رہی ہے
چراغ روشن ہوئے ہیں سارے کلی کلی جگمگا رہی ہے

تری سلامت یہ عظمتیں ہوں حضور عبداللہ قاری صاحب
فیوض تیرا رواں دواں ہو، صدا دلوں سے یہ آ رہی ہے
چراغ روشن ہوئے ہیں سارے کلی کلی جگمگا رہی ہے

اُمنگیں سب کی بر آ گئی ہیں! مُنائی جب کہ خوشی سے برسی
جنابِ حافظ کا سہرا دیکھو صبا وہ جنت سے لا رہی ہے
چراغ روشن ہوئے ہیں سارے کلی کلی جگمگا رہی ہے

کلیمؔ احسنؔ سبھی خوشی میں نثار حضرت پہ ہو رہے ہیں!
اثیمؔ امیدیں ہوئی ہیں پوری تمنّا یوں ہی مسکرا رہی ہے
چراغ روشن ہوئے ہیں سارے کلی کلی جگمگا رہی ہے

مناجات

مرا دین و دُنیا ہے تیرے حوالے — مرا سارا عُقبیٰ ہے تیرے حوالے

مری سب مُرادیں مرے سب ارادے — مری ہر تمنا ہے تیرے حوالے

مرا چلنا پھرنا مرا کھانا پینا — مرا مرنا جینا ہے تیرے حوالے

یہ سب کچھ ہے میرا عطا کردہ تیرا — وہ سارے کا سارا ہے تیرے حوالے

مرے ہاتھ پاؤں مری ساری طاقت — مرا ہر اشارہ ہے تیرے حوالے

مرا جاگنا اور مرا نیند کرنا — یہ ہر فعل میرا ہے تیرے حوالے

نشیب و فراز و کمی اور بیشی — منافع خسارہ ہے تیرے حوالے

مری ساری مشکل مرے سارے عُقدے — مرا ہر معمّا ہے تیرے حوالے

مری ساری دنیا مرا سارا برزخ — قیامت کا نقشہ ہے تیرے حوالے،

ہر اک سے نبٹ کر ترے در پہ آیا — یہ بدکار بندہ ہے تیرے حوالے

گناہ کے سوا کچھ نہیں پاس رکھتا — گنہگار تیرا ہے تیرے حوالے

سزا دے جزا دے تیری اپنی مرضی — خطا کا یہ پُتلا ہے تیرے حوالے

مرا سلسلہ اور اولاد، احباب — مرا بچّہ بچّہ ہے تیرے حوالے

میری جائیداد اور اسباب اِملاک — یہ سارا پسارا ہے تیرے حوالے

تخیّل روحانی اور بشری تقاضے — یہ سب اُونچا نیچا ہے تیرے حوالے

عذابِ قبر اور حسابِ قیامت — اور تُلنا عمل کا ہے تیرے حوالے

سلام اور کوثر اور سایہ لِوا کا! — لِقا کا تماشہ ہے تیرے حوالے

نزع گور و پُل اور محشر کی گرمی — جِناں تک کا رستہ ہے تیرے حوالے

یہ حافظ سراپا خطا ہے مجسّم
نِکمّا نِکارا ہے تیرے حوالے

حضرت خواجہ حافظ محمد دلدار بخش صاحب رح کی رقم کردہ یہ مناجات حضرت اُستاذالحفّاظ کو پسند تھی

آپ کی ایک زندہ کرامت

راقم نے جب ۱۲ سال کی عمر میں حضور دادا جان قبلہ اُستاذُ الحفّاظ سے بحمداللہ قرآن پاک حفظ کر لیا تو آپ نے راقم کو مدرسہ خیرالمدارس کے شعبۂ قراۃ کے بانی حضرت زبدۃ القرار قبلہ قاری رحیم بخش صاحب کے پاس تجوید و قراۃ کے لئے داخل کرا دیا۔ اور ساتھ ہی جلد سازی اور خوشنویسی سیکھنے کا حکم دیا۔

راقم کے والدِ گرامی حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم نے راقم کی دلچسپی کے پیش نظر خوشنویسی کی تربیت کے ساتھ ساتھ نقش و نگاری کرنا بھی سکھایا اسوقت ذوقِ جمال بیدار تھا طبیعت مائل تھی تو شوق کے ہاتھوں مجبور ہو کر بعض شخصیات کی تصاویر بھی ڈرائنگ کیں۔

ایک روز حضرت قبلہ دادا جان استاد الحفاظ الحاج محمد عبداللہ خان چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو تصویر بنانے دیکھ لیا۔ تو ارشاد فرمایا! "بیٹا! تصویر بنانا گناہ ہے مجھ سے وعدہ کرو کہ آج کے بعد تم تصویر نہیں بناؤ گے صرف خطاطی کرو گے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ میں ایسی برکت عطا کر دے گا کہ پوری دُنیا میں تمہاری تحریروں کو چرچا ملے گا۔"

تب سے راقم نے اپنی تمام تر توجّہ خطاطی کیطرف مبذول کر لی۔ آج الحمدللہ مختصر سی عمر میں راقم نے فنِ خطاطی کے میدان میں ایک منفرد حیثیت دنیا بھر میں تسلیم کرائی ہے، فن خطاطی پر تاحال پانچ کُتب تصنیف کر چکا ہوں فن خطاطی کی تمام معروف روایتی اصناف پر چار سو سے زائد فن پارے تخلیق کر چکا ہوں، اور پھر یہ کہ ایک نیا خط ایجاد کر چکا ہوں جس کا نام خطِ رعنا ہے اور جو دنیا بھر کے فنی حلقوں میں اپنی انفرادیت تسلیم کرا چکا ہے ــ یہ سب حضرت کی زندہ کرامت ہے کہ آپ نے جو منہ سے فرمایا تھا ربِ قادر و کریم نے ویسا کر دیا۔

گنجہائے گرانمایہ
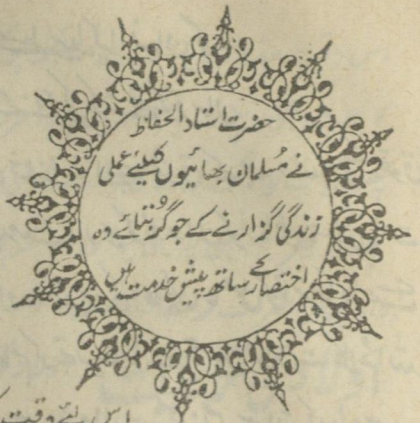
وقت = زندگی کا بے حد قیمتی سرمایہ ہے
اس لئے وقت کی قدر کرنے والا محترم حیثیت اختیار کر لیتا ہے
اس بارے میں صبح سے شام تک کے وقت میں جو جو مصروفیات ہیں ان کا ایک ٹائم ٹیبل بنا لیا جائے تو ہر کام بہ آسانی ہو جائے گا اس طرح وقت ضائع ہونے کا امکان نہیں۔

ذکرِ الٰہی

علی الصباح نماز کے بعد ذکرِ الٰہی، وِرد و وظائف، تلاوتِ قرآن پاک اور دعا کے لئے مناسب ترین وقت ہے چاہے اختصار کے ساتھ عبادات کی جائیں مگر خلوصِ نیت اوّلین شرط ہے کوئی بھی عبادت اللہ تعالیٰ سے سچی لگن اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت و عقیدت کے بغیر بارگاہِ خداوندی میں شرفِ قبولیت کو نہیں پہنچی

حقوق العباد

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پہ عمل پیرا ہوتے ہوئے روزمرّہ کے معمولات میں کچھ وقت اپنے گھر میں اہل وعیال کے ہمراہ گزارنا ضروری ہے اس سے گھر کے افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ باہمی ربط و محبت کا ملکہ ملتا ہے، اُمورِ خانگی اور حُسنِ انتظام میں مدد ملتی ہے۔ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمایا ہے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اخلاق اپنے گھر والوں سے اچھا ہے۔"

اس کے ساتھ ساتھ اپنے اِرد گِرد کے ماحول میں بسنے والے دوستوں اور ہمسایوں کا خیال بھی رکھنا ضروری ہے۔ پڑوس میں کوئی غریب یا مستحق آباد ہے تو اس کی وقتاً فوقتاً امداد و اعانت کا خیال رکھا جائے۔ حقوق العباد کا اس سے عمدہ طریقہ

اور کیا ہو سکتا ہے ~ دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو۔!
ورنہ طاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

والدین کے حقوق :۔ اللہ جل شانہٗ نے اپنے حقوق کے بعد والدین کے حقوق پورے کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ والدین کی خدمت داری کرنا۔ ان کو دماغی وجسمانی راحت بہم پہنچانا اور انہیں ہر طرح سے خوش رکھنا اور والدین کی دعائیں حاصل کرنا شرعًا واجب ہے ان کی وفات ہو جائے تو ایصالِ ثواب کا اہتمام کرتے رہنا چاہیئے جسمیں تلاوت کلامُ اللہ نوافِل عبادات، مالی صدقہ وخیرات شامل ہیں۔ والدین کے نام سے اللہ کی راہ میں قربانی کرے، وُسعت ہو تو والدین کیطرف سے حج اَدا کرے۔

اولاد کا صالح ہونا اور نیک اعمال کا عادی ہونا خود مرحوم والدین کے لئے خیراتِ جاریہ ہی کا درجہ رکھتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ہر ہفتہ اولاد کے اعمال ان کے متوفّی والدین کے سامنے عالمِ برزخ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ اولاد کے اچھے اعمال سے ان کی ارواح کو خوشی اور بُرے اعمال سے رنج ہوتا ہے اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کہ والدین، کی ارواح کو اذیّت نہ پہنچے، بلکہ نیک اعمال کلام و طعام سے ایصالِ ثواب کرکے اپنے والدین اور دیگر بزرگوں نفع پہنچائے۔

بھائیوں میں محبّت بھائیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت قائم رکھنا بیحد ضروری ہے ورنہ تمام زندگی اطمینان و لطف حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور زندگی میں قوّت نہیں رہتی۔ یہ بڑی تباہی کی علامت ہے کہ بھائی بھائی آپس میں اتفاق نہ رکھ سکیں۔ بسا اوقات بچّوں اور بیویوں سے فساد شروع ہوتا ہے آپس میں غلط فہمی اور بدمزگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عقل اسی لئے عطا فرمائی ہے کہ ایسی احتیاط اور حکمتِ عملی اختیار کی جائے کہ فتنہ شروع ہی نہ ہونے پائے ورنہ جب دلوں کے فاصلے بڑھنے لگتے ہیں اور پانی سر سے گزرنے لگتا ہے تو

اس وقت جذبات یا غصہ سے متاثر ہو کر عقل بھی ماؤف ہو جاتی ہے جو کہ خانہ بربادی کا باعث بنتی ہے ۔ ہر شخص کو فرداً فرداً رواداری، ایثار، چشم پوشی اور چھوٹی سی چھوٹی بات کو درگزر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے ۔ اس طرح آپس میں محبت قائم رہتی ہے اور پھر غلط فہمی پر مبنی جو بھی معاملہ ہو اس کو فوراً صاف کر لینا ضروری ہے اگر قصور وار ہو تو اعتراف کر لے اور معافی مانگ لے ۔

اولاد کی تربیت اولاد کی پرورش و نگہداشت اہم ترین ذمہ داری ہے ان کو ابتداء ہی سے جب سمجھ بوجھ آنے لگے اللہ اور رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سکھانا پڑھانا شروع کر دینا چاہیئے ۔ ابتدائی عمر میں ہی قرآن کریم پڑھانا چاہیئے اس کے ساتھ پاکی و ناپاکی کے ضروری مسائل، جائز و ناجائز، حلال و حرام کے بارے میں سمجھائے، نماز کی عادت ڈالے، ان کا لباس اسلامی روایات کو مدِّ نظر رکھکر بنوائے ۔ ان کے کردار کی نگرانی کرے اخلاقیات کی تعلیم دے، بری صحبتوں سے ان کو خاص طور پر بچانے کی فکر کرنی ضروری ہے ۔ دینی دنیوی تعلیمات، بزرگوں کے صالح کردار اور ان کی اچھائیوں سے آگاہ کرے، علاوہ ازیں رشتہ داروں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کا درس دے ۔

عزیز و اقارب :۔ جن عزیز و اقارب سے صلۂ رحمی کا تعلق ہے ان کا حق ادا کرنا واجب ہے شریعتِ محمدیؐ میں اس کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے ۔ صلۂ رحمی یہ ہے کہ اگر ایک فریق رشتہ توڑے تو تم رشتہ جوڑ دو ۔ ایک شخص نے اگر حق ادا نہیں کیا تو دوسرا اپنے حق ادا کرنے سے بری نہیں ہو سکتا ۔ اگر کوئی عزیز یا غیر اپنے قصور کا اعتراف کر کے معافی چاہے تو شریعت کا حکم ہے کہ اسے معاف کر دینا چاہیئے ورنہ سخت گناہ ہے ۔ اسی طرح اگر اپنا قصور ہو تو ضرور معافی مانگ لینی چاہیئے ۔ خواہ کتنا ہی نفس تاویل کرے اور خفّت محسوس کرے ۔

گھر کا ماحول

اپنے گھر کے ماحول کو تمامتر اسلامی بنانا چاہیئے ورنہ آنے والی نسلیں اسلامی اقدار سے بالکل بیگانہ ہوجائیں گی اور اس سے دین و دُنیا کے بے شمار مفاسد پیدا ہوں گے۔ اپنا رہن سہن، لباس پوشاک، اپنی بُود و باش (وضع قطع) کھانا پینا سب اللہ جل شانہ، کے احکامات اور سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مطابق ہونا چاہیئے۔ گھر یلو اور روزمرّہ کے استعمال کا سامان بھی سادہ اور پاک صاف ہونا چاہیئے۔ حیثیت سے زیادہ قیمتی سامان جو محض نمود و نمائش کے لئے ہو اس کا اسراف بیجا ہے جو کہ پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ کیونکہ ہمیشہ اس کی حفاظت کا خیال کرنا پڑتا ہے۔ قناعت تو ضروری سامان ہی میں نصیب ہوتی ہے۔ مغربی تہذیب جو کہ ہماری ثقافتی اور معاشرتی و اسلامی ماحول سے مختلف ہے اس کی پیروی میں ہم اپنا جینا دُوبھر کر رہے ہیں اور اپنی آخرت بھی تباہ کرنے پر تُل جاتے ہیں ہمارے معاشرے کو اس قدر مسموم کرتی جارہی ہے کہ ہم غیر شعوری طور پر اس میں مُبتلا ہو کر اپنے شعائر اور شعورِ اسلامی سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ وقارِ اسلامی، روایات خاندانی اور لوازماتِ شرافت کو برقرار رکھنا چاہیئے

جسم و جان

جسمانی صحت و تندرستی بڑی قابل حفاظت نعمت ہے اس کے زائل ہونے سے طبیعت میں پھرتی اور سکون نہیں رہتا۔ جسم کے تحفظ کے لئے خاص اہتمام کرنا چاہیئے جس کے لئے نظم الاوقات کا قائم رکھنا نہایت ضروری ہے یعنی وقت کے تعیّن کے ساتھ کھانا پینا، سونا، آرام کرنا، تفریح کرنا۔ کچھ ہلکی ورزش کرنا۔ ایک دُوسرے کے دُکھ درد کے لئے کام آنا ان سب کاموں کے لئے روزمرہ کی زندگی میں وقت کا تعیّن ضروری ہے جیسے ٹائم ٹیبل بنایا جاتا ہے۔ تاکہ ہر بات اپنے وقت پر ادا کرنے کی عادت ہو جائے۔ اگر خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس سے بے فکری نہ کی جائے اور جلد اس کا تدارک کر لیا جائے ورنہ

بعض وقت مرض پیچیدہ صورت اختیار کر کے دشوار العلاج ہو جاتا ہے۔ پرہیزی طور پر کھانا پینا کئی بیماریوں سے بچاؤ کا سبب بنتا ہے۔ زیادہ کھانے سے نیند زیادہ آتی ہے پیٹ پڑھتا ہے سستی پیدا ہوتی ہے نتیجتاً کئی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

تعلق داری

تعلقات زندگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ لیکن ان کو بھی بہت ہی ضروری تعلقات پر بقدرِ ضرورت محدود رکھا جائے غیر ضروری تعلقات خواہ عزیز و اقارب سے ہوں یا دوست احباب سے ہوں یا کاروباری زندگی میں ہوں کسی نہ کسی درجے میں ضرور پریشان کن ثابت ہوتے ہیں کیونکہ سب کا حق ادا کرنا عادتاً دشوار ہوتا ہے۔ اس وجہ سے طبیعت مضمحل رہتی ہے تکلفات کی نوبت آجاتی ہے کیونکہ ایسے غیر ضروری تعلقات میں اکثر اپنے کسی عذر کی وجہ سے دوسرے کی توقعات کو پورا نہ کر سکنے کی وجہ سے اس کو رنج و شکایت ہوتی ہے اور پھر خود اپنے کو بھی ندامت و خفت ہوتی ہے محض رسمی تعلق اور دوستی رکھنے والے اکثر بیجا مروت سے فائدہ اٹھاتے ہیں جن سے بعض وقت مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ یا عافیت سوز معاملہ درپیش ہو جاتا ہے۔ ہر شخص پر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔

صحبت صالح

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

اس شعر کا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کے مقرب ولی لوگوں کی صحبت کا ایک لمحہ بھی اس عبادت سے زیادہ بہتر ہے جس میں ریا کاری پائی جاتی ہو۔ لہذا ہمیشہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے۔ دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط برتنی چاہیئے ظاہری اخلاق سے متأثر اور ظاہر داری پہ مرمٹنا نہیں چاہیئے بلکہ اصل معیار صداقت و خلوص کو معیار بنا کر تعلقات استوار کیے جائیں، دینداری اور کھرے پن کو پرکھ کر راہ و رسم بڑھانا چاہیئے اور اپنے تعلق داروں کو بھی نیکی اور اچھائی کی تلقین کیجائے۔

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَسَلَّمَ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

(۱)

جَزَی اللہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزاء عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہا "جَزَی اللہُ عَنَّا سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ" تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ہزار دنوں تک مشقت میں ڈالے گا۔ یعنی ہزار دنوں تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ۴)۔

۲
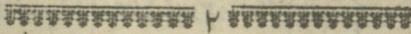
سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ ۝

پاک ہے اللہ اور حمد اسی کے لئے ہے۔ پاک ہے اللہ بلند عظمت والا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

جو شخص اس کلمے کو بکثرت پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا چاہے سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (رواہ البخاری)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

مندرجہ بالا کلام پر مشتمل یہ قطعہ "جماعت چشتیہ کلیمیہ ملتان" کے زیر اہتمام لوگوں کو روحانی فیض پہنچانے کے شائع کیا گیا تھا۔ بے شمار احباب نے اسمیں درج کی گئی تراکیب کے ساتھ ان کلمات کو وردِ زبان کیا اور اسرارِ غیبیہ دیکھے اور بعض احباب نے تو باقاعدہ راقم سے رابطہ قائم کر کے اس کے پڑھنے کی اجازت طلب کی۔ "صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے" ؏

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت قبلہ حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کردہ عملیات اور عطا کردہ تعویذات، نقش وغیرہ مفادِ عامہ کے لئے شائع کر رہا ہوں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کیلئے چند شرائط ہیں جو ان کو پورا کرے گا وہ بلا تامل فیض پائے گا ذیل میں تفصیل دی جا رہی ہے۔

۱۔ نمازِ پنجگانہ کی پابندی کرے، کسی کا دل نہ دکھائے۔ کوشش کرے کہ باوضو رہے اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے "یاکریم" کا ورد رکھے وہ چاہے زبان سے ادا ہو یا دِل ہی دل میں پڑھے۔

۲۔ اوّل تو ہر روز شام کے کھانے کے وقت چند قرآنی سورتیں پڑھکر ختمِ مروّجہ پڑھکر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہؓ کرام، ازواجِ مطہرات آل و اولادِ نبیؐ، تابعین تابع تابعین مجتہدین غوث قطب ابدال اور خاص طور پر حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ نظام الدین تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواحِ مطہرات کو بخشے اگر روزانہ ممکن نہ ہو تو ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو ضرور مؤمنین مومنات مسلمین مسلمات کی ارواح کو اوپر دی ہوئی ہدایت کے مطابق ختم پڑھ کر بخش دے اور ساتھ میں کوئی میٹھی چیز، شیرینی یا دودھ چاول پکا کر غریب و مستحق لوگوں اور بچوں میں تقسیم کرے۔ آخر میں دعا کے یہ الفاظ بھی

کہے کہ خاص طور پر حافظ محمد عبداللہ خان چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی ارواح بخشتا ہوں۔

۳؎ جب بھی کوئی تعویذ لکھنے لگے تو یہ درج ذیل رباعی کے اشعار کم از کم ایک بار ضرور پڑھ لے۔ یہ تینوں شرائط پوری کرنے والا ہر فرد و بشر راقم کے درج کردہ تعویذات سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ الحمدللہ راقم ان معمولات کا عامل ہے اس لئے راقم کیطرف سے اجازت ہے۔ ان تعویذات کی اشاعت میں راقم حضرت حاجی صوفی محمد شریف اشرفی آف میلسی کا شکر گزار ہے اُن کی خاص نظرِ شفقت کا ممنونِ احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا سایۂ بابرکت تادیر ہم پر قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ رُباعی کے اشعار درج ذیل ہیں:۔

مشکلاتِ بے عدد داریم ما — المدد یا غوث الاعظم پیرِ ما

اے جہانگیر پیر اے مخدوم — نرود از درت کسے محروم

بہرِ اولادِ خویش اے اشرف! — جن و شیطان را بکن محکوم

اے اشرفِ زماں زمانے مددے نما — درہائے بستہ را زِ کلیدِ کرم کشا

اشرف نہنگ دریا دریا بسینہ دارد — دُرہائے قیمتی را خلق بجاں خریدہ

اے سید اشرف جہانگیر!

دستِ من زار و ناتوان گیر

۱؎:۔ سب سے پہلے کشائش رزق (رزق میں اضافہ) کے لئے تعویذات کلام عشاکی نماز فرض کے بعد سنتیں پڑھ کر وتروں سے پہلے یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ۝ اَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمْسِکُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَاتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ یہ دعا وتروں سے قبل تین بار پڑھیں۔ روزانہ کا معمول بنائیں رزق میں برکت ہوگی۔ انشاءاللہ!

۲ـ رزق میں برکت کے لیے ۔ درج ذیل کلام کی ایک تسبیح بعد نماز عشاء پڑھی جائے ۔ یَا اِلٰهِی اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرَزَّاقُ مَطْلُوْبِی اَللّٰهُمَّ یَا مُسَخِّرَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سَخِّرْ لِیْ بِحَقِّ یَا بُدُّوْحُ ؕ

۳ـ برکتِ طعام کے لئے

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ پچیس گندم کے دانے لے کر ہر دانے پہ درج ذیل آیت مبارک ایک ایک مرتبہ پڑھ کر پھونک دیں اور یہ دانے اونی کپڑے کے ٹکڑے میں باندھ کر جس بھی طعام کے نیچے رکھ دیں بفضلہ تعالیٰ وہ طعام کم نہ ہوگا چاہے لاکھوں آدمی کھائیں، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۠ (سورۃ محمد آیت ۲۹)

۴ـ دیگر برکت برائے طعام

۱۰۰ دانہ گندم یا جو کا لے کر سورۃ فاتحہ ۱۵۰۰ بار اور آیۃ الکرسی ۹۶ بار پڑھ کر دم کرے جس چیز میں برکت چاہیں ایک دانہ ڈال دیں بے شمار برکت ہوگی ۔ انشاء اللہ!

۵ـ استخارہ

بدھ، جمعرات، یا جمعہ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں بعد از سورۃ فاتحہ سورۃ اخلاص ۱۱ بار پڑھے ۔ نفل کے بعد ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر یہ اسم اعظم پڑھے، یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ ایک تسبیح ۔ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ ایک تسبیح ۔ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ ایک تسبیح ۔ یَا هَادِیْ اِهْدِنِیْ ایک تسبیح پڑھے

اس کے بعد ۱۱ بار درود شریف پڑھ کر بائیں ہاتھ پر دم کر کے بائیں پہلو پر وہی ہاتھ اپنے کان کے نیچے رکھکر جو کچھ مشیتِ ایزدی سے معلوم کرنا مقصود ہو اس کا تصوّر کر کے سو جائیں انشاءاللہ رات کو معلوم ہو جائے گا۔

۶ کشف القبور

صاحب مزار، مزار سے باہر ہو کر فرمائے گا حکم کر اے سائل۔ اس کے بعد جو سوال کرنا ہو کریں۔ طریقہ:۔ جس مزار پر جائے پہلے یہ سلام پڑھے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہُ وَ لِنَا وَ لَکُمْ وَالْعَافِیَۃِ۔ پھر سرہانے مزار کے مودبانہ بیٹھ کر انگشت شہادت اپنے سر پر رکھے اور آنکھیں بند کر کے ایک سو گیارہ مرتبہ یَا رُوْحُ پڑھے اور پھر ۲۱ مرتبہ یَا رُوْحُ الْاَرْوَاحُ پڑھے بعدہٗ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّ الرَّحِیْمِ ط بلا تعداد اسوقت تک پڑھتا رہے جب تک مقصد حاصل نہ ہو ــــ علاماتِ مُرادیہ ہے کہ اہلِ قبر بامشاہدہ سامنے آئے گا اور فرمائے گا حکم کرو۔

۷ دیگر ترکیب کشف القبور یہ ہے

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ط بکثرت پڑھے

اگر جلدی مطلب یا کوئی خبر ولی اللہ سے لینی ہو تو ۱۱ مرتبہ سورۃ مزمّل مزار کی پچھلی یعنی پیروالی طرف کھڑے ہو کر پڑھے یہ وظیفہ گیارہ دن پڑھے مقصد حاصل ہو گا۔

۸ بخار سے نجات کے لئے تعویذ

یہ تین تعویذات لکھ کر حسب ہدایت استعمال کریں۔

یا محیط	یا مُحیط ط	یا محیط ط ط
یہ دائیں بازو پر	یہ بائیں بازو پر باندھیں	یہ گلے میں باندھیں۔

۹ اگر سورۃ مجادلہ تین دن تک تین بار روزانہ پڑھے تو تپ دفع

ہوجائے گا۔ ۱۰ لقوے کا علاج

اگر قرآن پاک کی سورۃ " اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَھَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَھَا" پوری سورۃ لوہے کے برتن پہ یا طشت پہ لکھے اور اس کی طرف نظر جماکر دیکھا کرے لقوئی دور ہوگا۔ انشاء اللہ!

۱۱ ہر مراد بر آئے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم روزانہ ۱۳۲ مرتبہ ۱۴ یوم تک پڑھے جو دعا مانگے پوری ہو

۱۲ دردِ سر کے لئے جہاں درد ہو یہ تعویذ لکھ کر باندھیں۔

۷۸٦

۱۱۴	٦٦	۳۴۹	۲۸۹
۳۳۰	۴۸۸	۱۰۳	٦۵
۳۴۷	۳۴۷	٦۸	۱۰۲
٦۷	۱۰۵	۴۸٦	۳۴۸

۱۳ دردِ شقیقہ کے دفاع کے لئے

۷۸٦

یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح
یابدوح	یابدوح	یابدوح

برائے دافع درد تمام سر

یا دردائیل

یا جبرائیل

یا بدوح سر درد	یا بدوح سر درد	یا بدوح سر درد
یا بدوح سر درد	یا بدوح سر درد	یا بدوح سر درد
یا بدوح سر درد	یا بدوح سر درد	یا بدوح سر درد

یا میکائیل

اہیا اشراہیا

۱۴ ناف کا تعویذ

ناف کے ٹل جانے کو درست کرنے کیلئے بدھ کے دن یہ نقش تیار کرکے رکھ لیں۔ جب کسی کو ناف پڑ جائے اُسے سیدھا لِٹا کر یہ نقش اس کی ناف پہ رکھدیں چند منٹوں میں ناف اپنے مقام پہ آجائیگی۔

۷۸٦

۱	۵٦۲	۵۵۹	۸
۵٦۰	۷	۲	۵٦۱
٦	۵۵۷	۵٦۴	۳
	۴	۵	۵۵۸

تعویذات برائے حُب (محبّت)

۱۵

اس تعویذ کی بتّی بنا کر چراغ میں سرسُوں کا تیل ڈال کر اِس بتّی کو اسطرح جلائیں کہ چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف ہو۔

اجب یا جبوائیل ۷۸۶ یا ودودائیل

۴	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

یا افتحائیل یا تنکائیل

الحُبّ فلاں ۔۔۔۔ بن فلاں علیٰ فلاں ۔۔۔۔ بن فلاں

۱۶ حُب کا یہ تعویذ لکھ کر وزن کے نیچے رکھیں مُراد پوری ہوگی

۷۸۶

۹	۲۲	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۰	۲۱
۱۴	۱۷	اجب یا اسوائیل یا طالائیل یا دردائیل ساقنا مطیعًا بحق یا اللہ ۔ اِلٰہی بحرمت ایں نقش مبارک درمیان فلاں بن فلاں محبّتے باید کہ روز قیامت زائل نہ شود۔	۱۱
۲۳	۱۲	۱۳	۱۸

۱۷ جو شخص حسب ذیل نقش تحریر کر کے آگ میں جلائے گا اس کا محبوب آتش محبّت میں بیقرار ہو کر اس کے پاس چلا آئے گا۔

۷۸۶

۱۱	۱۹۱	۱۱۱۹	۱ے	۱۱ ی

الحُبّ فلاں (یہاں مطلوب کا نام لکھیں) بن/بنت فلاں (یہاں اس کی ماں کا نام لکھیں

۱۸ (برائے حُب) یہ تعویذ عروج ماہ میں لکھیں ۔
اگر کوئی شخص حسبِ ذیل نقش تحریر کر کے کسی میٹھے انار یا امرود کے درخت سے باندھ دے گا جوں جوں ہوا سے نقش ہلے گا محبوب بے تاب ہوتا جائے گا اور حاضر ہونے کے سوا اور کوئی تدبیر اُسے سُجھائی نہیں دے گی ۔

۷۸۶

الا الا الا لہ لہ لہ لہ

الحب فلاں ۔ ۔ ۔ بن فلاں ۔ ۔ ۔ ۔ (نام مطلوب بمعہ اسکی والدہ کے)

۱۹ برائے حُب :۔
اگر دو اشخاص میں محبت کرانا مقصود ہو تو اتوار کے دن حسبِ ذیل دُعا سات بار پان سپاری چونے پہ پڑھ کر پھونک دے اور یہ پان محبوب کو کھلائے جو کھائے وہ کھِلانے والے پر عاشق ہو ۔ اگر پھول یا مٹھائی پہ پڑھ کر کھلائے تو بھی مطلب حاصل ہوگا ۔ کلام یہ ہے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝

۲۰ برائے حُب :۔
اگر درج ذیل آیت سات مرتبہ پڑھ کر کسی کھانے والی چیز پہ پھونک کر مطلوب کو کھلادے تو محبت جانی پیدا ہو گی ۔

آیت یہ ہے
وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِہِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِہِ الْاَرْضُ اَوْ کُلِّمَ بِہِ الْمَوْتٰی بَلْ لِّلّٰہِ الْاَمْرُ جَمِیْعًا ط

نوٹ: صبح کی نماز سے ۹ بجے تک تعویذات لکھے جائیں کوئی بھی تعویذ اس کے بعد

لکھنا فائدہ مند نہیں ہو گا۔

۲۱ (برائے محبّت زن وشوہر)

۷۸۶

۱	۱۱۹	۱۱۶	۸
۱۱۷	۷	۲	۱۱۸
۶	۱۱۴	۱۲۱	۳
۱۲۰	۴	۵	۱۱۵

اگر یہ تعویذ بوقتِ مباشرت شوہر اپنے پاس رکھے تو عورت عاشق ہو اور اگر عورت اپنے پاس رکھے تو مرد عاشق ہو

۲۲

۷۸۶

۱۵۰	۱۶۳	۱۶۰	۱۵۷
۱۶۱	۱۵۶	۱۵۱	۱۶۲
۱۵۵	۱۵۸	۱۶۵	۱۵۲
۱۶۴	۱۵۳	۱۵۴	۱۵۹

برائے محبت زن وشوہر یہ تعویذ کھانے پینے کی چیز میں گھول کر پلایا جائے معہ اسماء طالب ومطلوب تعویذ لکھا جائے۔

المحب فلاں بن فلاں

۲۳ نقشِ حب از عطیہ علامہ اسد نظامی

عروج ماہ کے اول اتوار، بدھ یا جمعرات جمعہ طلوعِ آفتاب کے فوراً بعد یہ چار تعویذات لکھ لیں پہلے نام مطلوب کا پھر طالب کا لکھ کر ایک تعویذ گلے میں ڈالے۔ دوسرا زیرِ آتش دان۔ تیسرا بہتے پانی میں چھوڑ دے اور چوتھا تعویذ کسی میٹھے پھل دار درخت پر باندھ دیں۔

۷۸۶

۸	۱	۶	یا اللہ ؓ
۳	۵	۷	یا محمد ؐ
۴	۹	۲	یا علی ؑ

تعویذ کے نیچے یہ کلمات لکھیں:۔
یارب قلبِ فلاں بن فلاں بگرداں آں چناں بگرداں کہ تا دمِ زیست دیگر جا بہر جا نرود و بکدام جا عقد و نکاح نکند بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح

۲۴ع

نقش برائے دافع فاقہ

۳۹۸۵۱	۳۹۸۴۴	۳۹۸۴۹
۳۹۸۴۶	۳۹۸۴۸	۳۹۸۵۰
۳۹۸۴۷	۳۹۸۵۲	۳۹۸۴۵

۲۵ع

نقش حصول غنی الاغنیا

۹۶۵۵۱	۹۶۵۴۴	۹۶۵۴۹
۹۶۵۴۶	۹۶۵۴۸	۹۶۵۵۰
۹۶۵۴۷	۹۶۵۵۲	۹۶۵۴۵

۲۶ع

نقش مال ومتاع چوری سے محفوظ

۸ ۵۸۹۰۶	۱ ۵۸۸۹۹	۶ ۵۸۹۰۴
۳ ۵۸۹۰۱	۵ ۵۸۹۰۳	۹ ۵۸۹۰۵
۴ ۵۸۹۰۲	۷ ۵۸۹۰۷	۲ ۵۸۹۰۰

۲۷ع

نقش سورۂ آل عمران برائے دافع قرض

۶۱۶۵۵	۶۱۶۴۸	۶۱۶۵۳
۶۱۶۵۰	۶۱۶۵۲	۶۱۶۵۴
۶۱۶۵۱	۶۱۶۵۶	۶۱۶۴۹

۲۸ع

نقش اکسیر اعظم جمیع الامور

۹۱۰۱۲۹۲	۹۱۰۱۲۹۴	۹۱۰۱۲۸۹	۹۱۰۱۲۸۶
۹۱۰۱۲۹۰	۹۱۰۱۲۸۵	۹۱۰۱۲۸۰	۹۱۰۱۲۹۱
۹۱۰۱۲۸۸	۹۱۰۱۲۸۷	۹۱۰۱۲۹۳	۹۱۰۱۲۸۱
۹۱۰۱۲۸۳	۹۱۰۱۲۸۲	۹۱۰۱۲۸۳	۹۱۰۱۲۸۴

۲۹ع

نقش وسعت رزق برکت دوکان

اللہ لطیف	بعبادہ	یرزق	من یشاء
من یشاء			اللہ لطیف
بعبادہ			یرزق
یرزق	من یشاء	اللہ لطیف	بعبادہ

یرزق — بعبادہ — من یشاء — اللہ لطیف

۱۵
۲۹ ۲۷
۲۶ ۲۱ ۲۰
۲۲ ۱۶ ۲۴ ۳۰
۲۸ ۳۱ ۱۸
۱۷ ۱۹
۲۵

۳۰ع

نقش برائے فراخی رزق

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد
احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم
الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن
الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له
لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا
يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفوا	احد

۳۱ع

نقش لیے آبادی سرائے کثرت غنی

۱۲۳۱۰	۱۲۳۰۸	۱۲۳۰۳	۱۲۳۱۵
۱۲۳۰۲	۱۲۳۱۳	۱۲۳۰۹	۱۲۳۰۵
۱۲۳۰۴	۱۲۳۰۱	۱۲۳۰۶	۱۲۳۱۲
۱۲۳۰۷	۱۲۳۱۱	۱۲۳۱۴	۱۲۳۰۰

۳۲

برائے عزیز نقش مکان دکان پر لگائیں

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

۳۳

نقش برائے نفع تجارت

۳۰۸۰	۳۰۸۴	۳۰۸۷	۲۰۷۳
۳۰۸۶	۳۰۷۴	۳۰۷۹	۳۰۸۵
۳۰۷۵	۳۰۸۹	۳۰۸۲	۳۰۷۸
۳۰۸۳	۳۰۷۷	۳۰۷۶	۳۰۸۸

ولتبتغوا من فضلہ ولعلکم تشکرون

اللہ الذی سخر لکم البحر لتجری الفلک فیہ بامرہٖ
وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعاً منہ
ان فی ذالک لاٰیات لقوم یتفکرون ٥

۳۴

نقش مکان و دکان پر لگائیں

۳۵

نقش برائے حفاظت مال از چور و دشمن

۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۱	۱۱
۴	۱۵	۱۵	۵
۹	۶	۶	۱۶

۳۶

۳۷

یہ نقش دکان مکان پر لگائیں آسیب جن پری دفع ہوں

۳۸

نقش برائے دافع قرض

۳۳۱۹۹	۳۳۱۹۴	۳۳۲۰۱
۳۳۲۰۰	۳۳۱۹۸	۳۳۱۹۶
۳۳۱۹۵	۳۳۲۰۲	۳۳۱۹۷

۳۹ تعویذ واپسی

نوٹ :- اس تعویذ کی خالی درمیانی جگہ پر گھر سے بھاگ جانے والے کا نام بمعہ اسکی والدہ کے نام کے درج کر کے اس تعویذ کو آٹے کی چکی والی پتلی، چرخہ یا پنکھے کے پر کے ساتھ باندھ دیں جیسے جیسے یہ تعویذ چکر کھائے گا متعلقہ مرد یا عورت چکر اکر فوراً گھر کو آئے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعک ربک وما قلیٰ

بحق حضرت ابابکر صدیق رض و بحق حضرت جبرائیل ع

و بحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بحق حضرت پنجتن پاک

و بحق بارہ امام و بحق چودہ معصوم و بحق قلندری نقیبی

فلاں بن فلاح ؟

بحق یا بدوح

بحق یا بدوح

بحق یا بدوح

درخانہ محمود خاطر شود

یا بدوح

بحق یا بدوح	بحق یا بدوح
بحق یا بدوح	بحق یا بدوح
بحق یا بدوح	بحق یا بدوح

۴۰

۶۶۱۸۲	۶۶۱۹۴	۶۶۱۹۱	۶۶۱۸۸
۶۶۱۹۲	۶۶۱۸۷	۶۶۱۸۲	۶۶۱۹۳
۶۶۱۸۶	۶۶۱۸۹	۶۶۱۹۴	۶۶۱۸۳
۶۶۱۹۵	۶۶۱۸۴	۶۶۱۸۵	۶۶۱۹۰

یہ نقش لکھ کر اپنے بٹوہ یا گلہ وغیرہ میں رکھیں - برکت کے لئے مجرب ہے

نقش برائے برکت روزی

۴۱

نقش دافع نظر بد

۲۸۶

۶۰۶۳	۶۰۷۷	۶۰۷۳	۶۰۷۰
۶۰۷۴	۶۰۶۹	۶۰۶۴	۶۰۷۴
۶۰۶۸	۶۰۷۱	۶۰۷۹	۶۰۶۵
۶۰۷۸	۶۰۶۶	۶۰۶۷	۶۰۷۲

نظر بد دافع اس تعویذ کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں ۔

۴۲

نقش برائے دافع آسیب جادو

۱۶۵۱۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۲۱	۱۶۵۱۸
۱۶۵۲۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۱۲	۱۶۵۲۴
۱۶۵۱۶	۱۶۵۱۹	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۳
۱۶۵۲۶	۱۶۵۱۴	۱۶۵۱۵	۱۶۵۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نادِ علیاً مظہر العجائب
تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی
بعظمتک یا اللہ بنبوتک یا محمد بولایتک
یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ

یہ نقش تحریر کر کے آسیب زدہ کے گلے میں ڈالیں۔ دوسرا نقش لکھ کر آسیب زدہ یا جادو والے کے کمرے میں لگائیں ایسی جگہ پر لگائیں جہاں مریض کی نگاہ پڑے

۴۳

نقش سورۃ فاتحہ، ہر مہم آسان اخراجات کا غیب سے سامان

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

یہ نقش حل المشکلات ہے تحریر کر کے بٹوہ۔ جیب یا صندوق یعنی گلہ میں رکھے دوسرا گلے میں ڈالے۔

۴۴

جمیع مکروہات دنیاوی سے محفوظ

۲۸۴۸۱۵	۲۸۶۸۲۹	۲۸۱۸۲۶	۲۸۴۸۲۳
۲۸۴۸۲۷	۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۱۴	۲۸۴۸۲۸
۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۱۷
۲۸۴۸۳	۲۸۱۸۱۸	۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۲۵

یہ تعویذ تحریر کر کے گھر میں لگائیں شرورِ شیطانی سے محفوظ

۴۵

نقش سورۃ بقرہ جمیع آفات سے محفوظ

۲۳۶۸۹۴	۳۳۶۹۰۸	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۲
۲۳۶۹۰۶	۲۳۶۹۰۲	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۷
۲۳۶۹۰۰	۲۳۶۹۰۲	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۸۹۶
۲۳۶۹۰۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۹۶۴

یہ نقش سورۃ بقرہ کا ہے تحریر کر کے گلے میں ڈالیں مکان میں لگائیں جہاں لگائیں حفاظت کرے گا

۴۶

نقش دافع مفلسی غیب سے روزی حاصل

۲۱۲۱۲۹	۲۱۲۱۴۲	۲۱۲۱۳۹	۲۱۲۱۳۶
۲۱۲۱۴۰	۲۱۲۱۳۵	۲۱۲۱۳۰	۲۱۲۱۴۱
۲۱۲۱۳۴	۲۱۲۱۳۷	۲۱۲۱۴۳	۲۱۲۱۳۱
۲۱۲۱۴۳	۲۱۲۱۳۲	۲۱۲۱۳۳	۲۱۲۱۳۸

یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالیں کامیابی ہو گی غیب سے روزی ملے گی۔

ع ۴۷

نقش برائے حصول دولت

۶۱۴۴۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۵۷	۶۱۴۵۴
۶۱۴۵۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۹
۶۱۴۵۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۶۲	۶۱۴۴۹
۶۱۴۶۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۶

اس نقش کو بٹوہ، گلہ وغیرہ میں رکھا جائے۔ اگر بٹوہ نہ ہو۔ تو جیب میں محفوظ کر کے رکھا جائے۔ حصولِ دولت کا ذریعہ ہوگا۔

ع ۴۸

نقش برائے دافع مرض

۱۲۶۳۷۱	۱۲۶۲۵۸	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۷۹
۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۸۴
۱۲۶۳۷۷	۱۲۶۲۸۰	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۷۳
۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۸۱

یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں اور بھگو کر پانی میں پلائیں۔

اس کے علاوہ مریض کے سامنے دیوار پر بھی یہ نقش آویزاں کریں

ع ۴۹

نقش برائے امن و امان

۶۳۳۹۰	۶۳۴۰۴	۶۲۳۹۷	۶۳۳۹۸
۶۳۴۰۲	۶۳۳۹۶	۶۳۳۹۱	۶۳۴۰۳
۶۳۳۹۵	۶۳۳۹۹	۶۳۴۰۶	۶۳۳۹۲
۶۳۴۰۵	۶۳۳۹۳	۶۳۳۹۴	۶۳۴۰۰

نوٹ۔ ہر وہ چیز جسے محفوظ کرنا مقصود ہو اس کے ساتھ یہ نقش باندھ دیں

ع ۵۰

یہ نقش اپنے پاس رکھے کسی کا محتاج نہ ہوگا

۲۵۷۳۲	۲۵۷۴۷	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۱
۲۵۷۴۵	۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۶
۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۴۹	۲۵۷۳۵
۲۵۷۳۸	۲۵۷۳۶	۲۵۷۳۸	۲۵۷۴۳

یہ نقش جیب میں رکھیں یا موم جامہ میں محفوظ کر کے داہنے بازو پر باندھ لیں یا پھر بٹوہ وغیرہ میں رکھ لیں۔ اسرارِ غیبیہ حاصل ہوں گے، دولت و رزق وافر ملے گا۔ کسی قسم کی محتاجی۔ یا بے برکتی نہ ہوگی۔ (انشاء اللہ العزیز)

۵۱

قول و عمل حضرت خیرپوری رحمۃ اللہ علیہ برائے قیدی یا پردیس گیا ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ یا محمد مصطفیٰ

کرم کن یا خدا بخش مدد کن یا شاہِ سلیمان

لَا اِلٰہَ یا جبرائیل الا انت یا میکائیل سُبحانک یا اسرافیل

اِنّی کُنتُ یا قل قائیل مِنَ الظالمین یا عزرائیل

فلاں ...... بن ...... فلاں کو حاضر کر اور واپس

قیدی رہا - پردیسی رہا

٣٣۴	٣٣٣	٣٣٣	یاحافظ
٣٣۴	٣٣٣	٣٣٣	یاحافظ
٣٣۵	٣٣٧	٣٣٧	٩٩
یاحافظ	یاحافظ	٩٩	٠

فلاں ...... بن ...... فلاں

۳ تعویذ لکھیں اور کبوتر کے گلے میں ڈالیں - بدھ - جمعرات - جمعہ تین کبوتر تین یوم کریں - جدھر وہ گیا ہو اسی طرف اڑا دیں تین یوم بعد نہ آئے تو پندرہ یوم بعد پھر عمل کریں - دو دفعہ کرنے سے آئے تو پھر تیسری دفعہ کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ضرور آجائے گا - فقط

۵۲

تعویذ بسم اللہ الرحمن الرحیم برائے حب

لا الٰہ جبرائیل جبر کر الا انت میکائیل مار کر سبحانک اسرافیل اثر کر انی کنت من الظالمین عزرائیل جلدی کر

...... بن ...... کو حاضر کر - اول آخر درود شریف ایکبار دفعہ روزانہ بعد نماز عشاء درمیان و تر گیارہ روز - بعد شیرینی پر دم کرکے کھلائیں اور روزانہ تین وٹیں جلائیں - وٹ یہ ہے

مہر مہر ۸۱ ۸۱ ۱۳ ۱۱ ، ۹ ۲۳۵۷۴ عسق

المحب ...... بنت ...... علی حب ...... بن ......

مہر مہر ۸۱ ۸۱ ۱۳ ۱۱ ، ۹ ۲۳۵۷۴ عسق

المحب ...... بنت ...... علی حب ...... بن ......

مہر مہر ۸۱ ۸۱ ۱۳ ۱۱ ، ۹ ۲۳۵۷۴ عسق

المحب ...... بنت ...... علی حب ...... بن ......

۵۳

یا اللہ یا محمد مصطفی بسم اللہ الرحمن الرحیم برائے خشک عمل

کریم

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان الھامۃ ومن شر

کل عین لامۃ بسم اللہ الیک من کل شئ بغیر شر کل عین و نفس

وحسد اللہ لیسقیک اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر غفیۃ

ومن شر عقاص رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک

رب ان یحضرون ٥ وما انفقتم من النفقۃ او نذرتم

من النذر فان اللہ یعلمہ وما للظلمین من انصارہ وان

یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمع الذکر

٨	٦	٤	٢
٢	٤	٦	٨
٦	٨	٢	٤
٤	٢	٨	٦

ویقولون انہ لمجنون وما ھو الا ذکر

للعلمین رب ھب لی من لدنک ذریۃ

طیبۃ انک سمیع الدعاء رب لا تذرنی فردا

وانت خیر الوارثین ی ش ص رواطع ل

ک وق ص د م س ک ھ یا حافظ

مدد کن یا شاہ نظام الدین مشکل کشا مشکلات مشکل کشا سلطان یا خدا بخش جملہ جرم گناہ

ماشاء اللہ یا اللہ

۵۴

حب کے لئے

چار نقش نوشتہ بچہار طرح اربعہ ناصر۔

رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین ٥ یا شیخ

سید محمد عبد القادر جیلانی شیئا للہ مدد کن فی سبیل اللہ

الحب فلاں ...... بن ...... الحب فلاں ...... بنت ......

ع ۵۵

برائے حمل پلائیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا اللہ یا مصطفٰے کرم
یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا کریم یا خدا بخش کن مدد کن شاہ
سلیمان۔ رب ھب لی من الدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع
الدعاء رب لا تذرنی فردا وانت خیر الرازقین اذ قالت امرأت
عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی
انک انت السمیع العلیم فلما وضعتہا قالت رب انی وضعتہا
انثیٰ وانی سمیتہا مریم وانی اعیذ ہا بک وذریتہا
من الشیطٰن الرجیم فتقبلہا ربہا بقبول حسن
وانبتہا نباتا حسنا وکفلہا ذکریا ہ کلما دخل علیہا
ذکریا المحراب وجد عندہا رزقا قال یا مریم
انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ واللہ یرزق
من یشاء بغیر حساب ہ

مـناج مـناج مـناج یا حفیظ

یا اللہ یا حفیظ یا اللہ خیراً حافظا ماشاء اللہ

ع ۵۶

یہ تعویذ نام لکھ کر جلائیں ۷۸۶ ہر ہوائی مرض سے نجات ہوگی
سوختم جوگی وجوگیاں را۔ پری وپراھتر را۔ خبیث وخبیثاں را
پلید وپلیداں را جن وجناں را۔ چڑیل وچڑیلاں را سحر و
جادو و نظر آسیب ومرض مہمک کہ در تن فلاں ....
بن بنت .... باشد بوزد بوزد بوزد و بحرمت
حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس اللہ سرہ العزیز

ع ۵۷

۷۸۶ دافع ہر مرض۔ پینے اور گلے میں ڈالنے کیلئے
عَلیقاً مَلیقاً طیقاً خالقاً مخلوقاً کافیاً شافیاً ارتفی من نفی بحق یا بدوح
وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا
وبحق آساتہ سالا ساپوسا برحمتک یا ارحم الراحمین یا قدیم یا دائم یا حی
یا قیوم یا باقی یا باقی یا قادر یا قادر یا منتقم یا اللہ الاولین والآخرین

ع ۵۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ ومن شر کل عین لامۃ یا حافظ یا حفیظ فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین ہ ص۔ب۔ا ط۔ع۔ل ی ح ق ن م س ل ع ہ

۵۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا اللہ یا محمد مصطفیٰ کرم کن صلی اللہ علیہ وسلم لا الٰہ الا اللہ یا جبرائیل الا انت یا میکائیل سبحانک یا اسرافیل انی کنت یا قل قابیل من الظالمین یا عزرائیل وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ عَسَی اللہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّۃً فسہل یا الٰہی کل صعب بحرمت سید الابرار سہل یا مسیر کل عسیر الرایت لقوتک والعلم خیر یصلح لکم اعمالکم یا خدا بخش مدد کن

۷۸۷	۷۸۷	۷۸۷		
یا بدوح	یا بدوح ۲	یا بدوح ۳	یا بدوح ۴	یا بدوح ۵
یا بدوح ۲	یا بدوح ۳	یا بدوح ۴	یا بدوح ۵	یا بدوح ۱
یا بدوح ۳	یا بدوح ۴	یا بدوح ۵	یا بدوح ۱	یا بدوح ۲
یا بدوح ۴	یا بدوح ۵	یا بدوح ۱	یا بدوح ۲	یا بدوح ۳
یا بدوح ۵	یا بدوح ۱	یا بدوح ۲	یا بدوح ۳	یا بدوح ۴

یا شیخ محمد عبدالقادر جیلانی مدد کن فی سبیل اللہ

یا شیخ الحب فلاں .... بن .... حب ....

بنت .... فریفتہ و دیوانہ شد و بحق ابابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والف بین قلوبھم ۶۱۹۳۶۹ یا عزیز

۶۰ بخار والے کو پلانے کیلئے

۷۸۶		
۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

یا حافظ یا حفیظ

۶۱ بخار والے کے گلے میں

۷۸۶		
۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

یا شافی یا کافی

۶۲

یا اللہ یا محمد مصطفیٰ کرم کن (برائے درستگی خشک حمل)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان الھامۃ ومن شر کل عین لامۃ
بسم اللہ الیک من کل شیئ یغیرلِ شر کل عین و نفس وحسد اللہ بسفیک اعوذ
بکلمات اللہ التامۃ من شر غضبہ ومن شر عقابہ رب اعوذ بک من
ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ہ وما انفقتم من نفقۃ
او نذرتم من نذرٍ فان اللہ یعلمہ وما للظلمین من انصار ہ وان یکاد
الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمع الذکر ویقولون انہ لمجنون

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

وماھو الا ذکر للعلمین ہ رب ھب لی
من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا
رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین
ی ش ص ر و ا ط ع ل ی و ق ک ن ہ
س ک ھ یا حافظ یا خدا بخش جملہ جرم گناہ
ما شاء اللہ یا اللہ

مناج مناج منا سلیمان مدد کن یا شاہ نظام الدین رح

۶۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دافع جنات)

ھذا کتاب من محمد رسول رب العالمین الی من یطرق الدار
من العمار والزوار والا طارق یطرق بخیر اما بعد فان لنا
ولکم فی الحق سعۃ فان کنت عاشقا مولعا او فاجرا مقتحما
فھذا کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق انا کنا نستنسخ
ما کنتم تعملون ورسلنا یکتبون ما تکرھون اترکوا صاحب کتابی
ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام ھ والی من یزعم
ان مع اللہ الٰہ آخر لا الہ الا ھو کل شیئ ھالک الا وجھہ
لہ الحکم والیہ ترجعون حم لا ینصرون حمٓ عسق
تفرق اعداء اللہ و بلغت حجۃ اللہ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم
المص ہ طٰہٰ طسم ہ یٰس والقرآن الحکیم ہ حم عسق
قٓ ن والقلم وما یسطرون ہ

آسیب اور جادو والے پر مس کرکے جلائیں

۶۴

الوان	الوان	الوان	الوان
الوان	الوان	الوان	الوان
الوان	الوان	الوان	الوان
الوان	الوان	الوان	الوان

اللھم رسا احرق الشیطان طمطم فی النار

۶۵

دشمن ہلاک — ۷۸۶ — دشمن ہلاک

ومالکسب	سیصلیٰ	نارًا	ذاتَ لھب	وامرأتہ	حمالۃ الحطب	فی جیدھا	حبل من مسد
عنہ مالہ	وماکسب	سیصلیٰ	نارًا	ذاتَ لھب	وامرأتہ	حمالۃ الحطب	فی جیدھا
ما اغنیٰ	عنہ مالہ	وماکسب	سیصلیٰ	نارًا	ذاتَ لھب	وامرأتہ	حمالۃ الحطب
وتب	ما اغنیٰ	عنہ مالہ	وماکسب	سیصلیٰ	نارًا	ذاتَ لھب	وامرأتہ
لھب	وتب	ما اغنیٰ	عنہ مالہ	وماکسب	سیصلیٰ	نارًا	ذاتَ لھب
ابی	لھب	وتب	ما اغنیٰ	عنہ مالہ	وماکسب	سیصلیٰ	نارًا
یدا	ابی	لھب	وتب	ما اغنیٰ	عنہ مالہ	وماکسب	سیصلیٰ
تبت	یدا	ابی	لھب	وتب	ما اغنیٰ	عنہ مالہ	وماکسب

۶۶

(برائے شفا ہر مرض)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا خمسۃ اطفی یا اللہ شافی یا اللہ معافی بھا حرّ الوباء الحاطمۃ المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناھما والفاطمۃ یا اللہ یا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدد کن یا خدا بخش مدد کن

یا حافظ — ۷۸۶ — یا حفیظ

قل	ھواللہ	احد	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد
ھو	اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم
اللہ	احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد
احد	اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم
اللہ	الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن
الصمد	لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ
لم	یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ	کفوًا
یلد	ولم	یولد	ولم	یکن	لہٗ	کفوًا	احد

مدد کن یا شیخ سید محمد عبدالقادر جیلانی فی سبیل اللہ

اصع ل ی ح ن ن ا اس رگ گا رک ۲۳۹۱ (۶) شیئًا للہ

۶۷

رفع ام الصبیان — ۷۸۶

۳۳۶	۳۳۹	۳۳۴
۳۳۱	۳۳۳	۳۳۵
۳۳۲	۳۳۷	۳۳۰

بحق ابوصا صبرصا صارصا صورصا

٦٨

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

لعبد	لعبد	لعبد	سلیمان	سلیمان	سلیمان	سلیمان
لعبد	لعبد	لعبد	سلیمان	سلیمان	سلیمان	سلیمان
لعبد	لعبد	لعبد	سلیمان	سلیمان	سلیمان	سلیمان

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شرِ کل شیطانٍ وھامۃٍ ومن شرِ کل عین لامۃ یا اللہ یا شیخ یا سلیمان یا سلام یا سلامٌ قولا من رب الرحیم الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ یا خواجہ بخش مدد کن فی سبیل اللہ یا شاہ سلیمان کرم کن الفاتحہ شفاءٌ لکل داءٍ یا حسن یا حسین یا علی یا محمد

(یہ تعویذ دافع جنات ہے خدشہ والی جگہ رکھ دیں)

٦٩

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یحبونھم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ ۝

یا اللہ ٧٨٦ یا رحمٰن

یابدوح ١	یابدوح ٢	یابدوح ٣	یابدوح ٤	یابدوح ٥
یابدوح ٢	یابدوح ٣	یابدوح ٤	یابدوح ٥	یابدوح ١
یابدوح ٣	یابدوح ٤	یابدوح ٥	یابدوح ١	یابدوح ٢
یابدوح ٤	یابدوح ٥	یابدوح ١	یابدوح ٢	یابدوح ٣
یابدوح ٥	یابدوح ١	یابدوح ٢	یابدوح ٣	یابدوح ٤

الحب .... فلاں ....

فلاں حب .... بنت فلاں ...

..... اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

٧٠

من بین الصلب والترائب
الفاتحہ شفاءٌ لکل داءٍ
اللہ اللہ اللہ اللہ شافی

٧١

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حافظ ٧٨٦ یا حفیظ

٣٣٦	٣٣٩	٣٣٤
٣٣١	٣٣٣	٣٣٥
٣٣٢	٣٣٧	٣٣٠

بحق ابر صا صبر صا صا صا صو صا
الفاتحہ شفاءٌ لکل داءٍ
اللہ اللہ اللہ اللہ شافی

٧٢

ولادت کے وقت عورت کو یہ تعویذ دکھلائیں فوراً آسانی ہو گی۔

٧٣ع
یاجبرائیل یامیکائیل یااسرافیل
یاعزرائیل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
٧٨٦ ٧٨٦ ٧٨٦
١٩٦ ١٩٩ ٢٠٢ ١٨٩
٢٠١ ١٩٠ ١٩٥ ٢٠٠
١٩١ ٢٠٤ ١٩٧ ١٩٤
١٩٨ ١٩٣ ١٩٢ ٢٠٣
الم نشرح لک صدرک ووضعنا
عنک وزرک الذی انقض ظہرک و
رفعنا لک ذکرک فان مع العسر یسرا
ان مع العسر یسرا فاذا فرغت فانصب
والی ربک فارغب
ص ٧ ا ط ع ل ی ح ق ک م س ک ہ
٧٤ع
برائے
٧٨٦
یا علی
من بین الصلب والترائب الفاتحۃ شفاء
لکل داء اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ شافی
٧٥ع
بسم اللہ الرحمن الرحیم
عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین
عادیتم منہم مودۃ واللہ غفور
الرحیم
٧٦ع
زید
٣٠٢
عمر
٣٠٣
٣٠٥
والقینا بینہم
العداوۃ والبغضاء
الی یوم القیامۃ
٣٠٤
٣٠٦
٣٠٧
برائے طلاق
٧٧ع
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یا مفتح فتح
یا مسبب
٧٨ع
من من من
ح ح
دافع مرگی
٧٨٦

مسجد خُدکہ جو کہ روغنی ٹائلز اور ملتانی کاشی کاری کا منفرد شاہکار بھی ہے۔ سول ہسپتال کی پچھلی طرف خانقاہ مائی مہربانؒ کے شرقی جانب ہے اس مسجد میں بھی کافی عرصہ حضرت حافظ محمد عبداللہؒ درس قرآن پاک دیتے رہے۔ اور حُفّاظ سے منزلیں سماعت کرتے رہے۔

احسن التحریر حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم علیہ الرحمۃ

احسن التحریر مخدوم محمد حسن خان لنگاہ المعروف کلیم رقم، مملکتِ خداداد پاکستان کے ماہر خطاط و خوشنویس ہی نہ تھے بلکہ اس فنی کمال کے ساتھ ساتھ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے جہاں وہ پکے مسلمان تھے وہاں ایک عظیم انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند بلکہ اوراد و وظائف کے عامل تھے۔ نہایت با اخلاق تھے۔ مزاج میں تواضع۔ و انکساری تھی جس سے ملتے تھے ہنستے مسکراتے پیار اور محبت کے ساتھ ملتے تھے ہمیشہ ہشاش بشاش اور خندہ جبیں رہتے تھے، اپنے اسلاف کے سچے نقش تھے۔

مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم استاذ العلماء والحفاظ عالم باعمل ولیٔ کامل حضرت الحاج الحافظ محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتی کے بڑے صاحبزادے تھے جو ۱۹۱۶ء بمطابق رمضان المبارک، محلہ قدیر آباد ملتان میں تولد ہوئے۔ انہوں نے نصابی تعلیم اور دینی علوم اپنے والد گرامی سے حاصل کئے۔ عملی زندگی میں قدم رکھنے کے لئے اپنے طبعی میلان کے مطابق قرآنی خطاطی و خوشنویسی سیکھنے کے لئے دلچسپی کا اظہار کیا تو والد گرامی نے عملی سرپرستی کی۔ انہوں جلد سازی بھی کی اور خوب چاق و چوبند تھے جوانی میں پہلوانی بھی کرتے تھے۔ سرکاری طور پر دوڑوں میں حصہ لیتے اور اکثر پوزیشن حاصل کر کے انعام و اکرام پاتے۔

سلسلہ طریقت میں آپ خاندانِ عراقی کے مشہور و معروف اور یکتائے زمانہ بزرگ (جو کہ ایک رشتہ میں آپکے نانا لگتے تھے) عمدۃ العلماء والصلحا حضرت قبلہ مولانا مفتی محمد حسین بخش ملتانی چشتی ثم العراقی سے منسلک ہوئے۔ باقاعدہ ان کی خدمت میں حاضری دیتے اور راہِ سلوک کے اسباق حاصل کرتے، یقیناً آپ کی مبارک تعلیمات کا اثر مخدوم محمد حسن خان لنگاہ پر تھا۔

فنِ خطاطی میں آپ کے اُستاذ گرامی، آپ کے پیرزادے اور ماموں حضرت مولانا حافظ بشیر احمد تھے جو کہ اپنے دور کے عظیم المرتبت خطاط تھے۔ محمد حسن خان لنگاہ نے اس قدر محنتِ شاقہ سے یہ فن سیکھا کہ استادِ مکرم کے شاگردِ رشید ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور استادِ گرامی کی نظروں میں ایک بلند مقام پایا اس کے ساتھ ہی آپ کو استادِ محترم نے "کلیم رقم" کے فنی نام سے نوازا۔ تب سے آپ محمد حسن خان لنگاہ کے ساتھ کلیم رقم کے نام سے فنی حلقوں میں جانے پہچانے لگے۔

آپ کی عمرِ عزیز تئیس برس تھی کہ اُن دنوں تحریکِ پاکستان نے زور پکڑا تو آپ نے ایک سچے پکے مسلمان کی حیثیت سے قیامِ پاکستان کے مطالبے کے لئے اپنی عملی جدوجہد جاری کر دی اور تحریک کو اپنے فن کی بدولت جلا بخشنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ آپ کو بانیٔ پاکستان حضرت قائدِ اعظم محمد علی جناح کے ساتھ والہانہ عقیدت تھی کئی بار قائد سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ ۱۹۴۸ء میں جب بحیثیتِ گورنر جنرل حضرت قائدِ اعظم پشاور تشریف لے گئے تو خوشنویس یونین پاکستان کیطرف سے ملتان کی نمائندگی کی غرض سے جناب کلیم رقم وہاں موجود تھے۔ پشاور کے مشہور آرٹسٹ و خطاط جناب ایم ایم شریف نے سپاسنامہ پیش کیا تھا اور بانیٔ پاکستان نے اس فن کی حکومتی سرپرستی کا وعدہ فرمایا تھا۔

قیامِ پاکستان کے بعد لاہور میں تاج الدین زرّیں رقم کو خطاط الملک کے لقب سے نوازا گیا۔ انہیں دِنوں زرّیں رقم ملتان آئے تو کلیم رقم صاحب سے خوشنویس یونین کے بارے میں باہمی مشورے کرتے اس ضمن میں کلیم رقم کی خدمات کے اعتراف میں خطاط الملک جناب تاج الدین زرّیں رقم نے جناب کلیم رقم کو "احسن التحریر" کے فنی لقب سے نوازا اور کئی تحائف ایسے پیش کئے جو فنی نکتہ کے حوالہ سے نہایت قیمتی تھے راقم کے پاس ان میں سے بعض تحائف موجود ہیں جن پر جناب زرّیں رقم کے دستخط موجود ہیں۔

جناب کلیم رقم خطِ نسخ کے بادشاہ تھے۔ نسخ و ثلث کی بیشمار طرزوں کی تحریر

پر آپکو عبور حاصل تھا۔ وسطِ ایشیا میں آپ کے تحریر کردہ خطِ نستعلیق اور نسخ کی مقبولیت عروج پر تھی آپکو خط ثلث میں بھی بڑا ادرک حاصل تھا۔ نستعلیق میں آپکا جو منفرد انداز تھا وہ درحقیقت آپکے اُستادِ گرامی کی تحریر کی طرح ایرانی اور لاہوری طرزوں کا درمیانی مختلف۔ اور علاقائی تشخص کی بنیاد پر محبوب و مقبول انداز تھا۔ یعنی حضرت کلیم رقم رح کے تحریر شدہ نستعلیق میں ایرانی اور لاہوری طرزوں کا درمیانی پہلو نمایاں تھا جو فنی حلقوں میں ملتانی طرزِ نستعلیق کہلایا۔

لنگاہ قوم کے نامور قلمکار خانوادہ چشتیہ نظامیہ کے قدآور فرزند حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم بیسویں صدی کے وہ آفاقی خوشنویس تھے جن کی مقبولیتِ فن کا دائرہ تصور میں نہیں آسکتا۔ غرضیکہ کوئی مذہبی کتاب ہو یا سیاسی سماجی اجتماع کا پوسٹر یا دیگر دینی تبلیغی لیٹریچر، ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ وسطِ ایشیا میں آپ کے دستِ مبارک سے تحریر کردہ فن پارہ نادر ہُوا کرتا تھا۔ آپ نے سماجی، فنی، ادبی و رُوحانی خدمات کو وسیع تر کرنے کیلئے کئی ادارے قائم کیئے جن میں ایک ادارہ "الحسنات" کے نام سے ادبی تحریروں شعری مجموعوں اور تاریخی اہمیّت کے حامل مسوّدوں کی اشاعت کرتا۔ اس ضمن میں۔ معروف شعراء جناب محمد اسماعیل نُور اور حضرت عزیز حاصلپوری و علامہ میر اُفق کاظمی امروہوی رح کا بصیرت افروز تعاون حاصل رہا۔

دُوسرا ادارہ نوجوانوں کے فکری رُخ کو اسلامی تعلیمات کی طرف راغب کرنے کیلئے "مجلس اصلاحِ اخلاق" کے نام سے قائم کیا جو ایک منظم تنظیم کی حیثیت اختیار کر گیا اس میں حضرت کلیم رقم رح کو جناب چوہدری عبدالسلام، حضرت قبلہ مفتی عبدالشکور صاحب رح اور آپکے بڑے صاحبزادہ محمد مختار حسن خان (ایم اے) کا تعاون حاصل رہا۔ حضرت کلیم رقم رح کی سرپرستی میں "مجلس اصلاحِ اخلاق" نے تبلیغ اسلام کا فریضہ بطریق احسن ادا کیا۔

تیسرا ادارہ "جماعتِ چشتیہ کلیمیہ" کے نام سے حضرت کلیم رقم نے قائم کیا جس

نے تنظیم کی صُورت اختیار کر لی جس کے زیر اہتمام تصوّف کے بارے میں کُتب اشاعت سے ہمکنار ہوئیں اور دینی اجتماعات و تقریبات کے انعقاد کے لئے ادارہ ہذا نے مؤثر کام کیا، علماءِ کرام کی تقاریر کو ضابطۂ تحریر میں لایا جاتا۔ اور انکی اشاعت کا اہتمام کیا جاتا۔

چوتھا ادارہ " دبستان فروغ خطاطی کے نام سے قائم کیا جس کے تحت فنِ خطاطی و خوشنویسی کے لئے مؤثر کام کرنا اور بندگانِ خدا کو اس فن کی تربیت دینا اہم مقاصد تھے حضرت کلیم رقم نے جہاں بے شمار نوجوان طلبا و طالبات کو خوشخطی کے زیور سے آراستہ کیا وہاں معذور افراد کو یہ فن سِکھا کر انہیں روزگار کے قابل بنایا اور علماءِ دین کو بطورِ خاص اِس فن کے رمُوز سے آشنا کیا تاکہ وہ تبلیغ دین راہِ للہ کر سکیں تو روزگار کا وسیلہ اس فن کو بنائیں۔

حضرت کلیم رقم نے پانچواں ادارہ "کلیم آرٹ ایجنسی" کے نام سے قائم کیا جس کے تحت آرٹ، فنونِ لطیفہ اور خصوصاً فن خطاطی کے نادر نمونے یکجا کر کے ان کی اشاعت کا اہتمام کیا جاتا۔ ان اداروں نے اب تک مؤثر شکل اختیار کی ہوئی ہے

حضرت کلیم رقم کے علمی و فنی فیضان سے ایک زمانہ فیضیاب ہُوا۔ یُوں آپ نے ملکی قومی خدمت کا فریضہ اپنی عمرِ عزیز میں بھرپور طریقے پر سَرانجام دیا۔ زندگی بھر لُقمۂ حلال کمایا اور " کسبِ کمال کُن کہ عزیزِ جہاں شوی" کے مصداق بن گئے۔ انہوں نے آنے والی نسلوں کو محنت و مشقت، سچائی اور خودداری کا سبق دینے کے لئے اپنی زندگانی میں عملی کام کیا۔

حضرت کلیم رقم نے دو شادیاں کیں، پہلی زوجہ کے بطن سے تین صاحبزادے تولّد ہُوئے ۱۔ محمد مختار حسن خان لنگاہ، ۲۔ حافظ محمد اقبال خان احسن نظامی المعروف ابنِ کلیم ۳۔ محمد جمیل احسن خان لنگاہ (مقیم سویڈن) ۔ پہلی بیوی کے بعد از وصال آپکے سسر جناب حکیم اللہ وسایا خان لنگاہ قلندری نے (جو سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے پیر طریقت تھے)

نے کلیم رقم کی نیکی و پارسائی کے پیشِ نظر اپنی دُوسری دُختر کا نکاح بھی حضرت کلیم رقم سے کر دیا ۔ دوسری بیوی کے بطن سے دو لڑکے محمد خلیل، محمد جلیل اور ایک دختر ہُوئی ۔

آپ کے پیر و مرشد نے خلافت عطا کی اور مخدوم کے مرتبہ سے نوازا ۔ اور اپنا خاص مُقرّب بنایا ۔ سُلطان المشائخ ثانی حضرت قبلہ خواجہ نظام الدین تونسوی محمودی رح سلیمانی نے آپکی مُلکی و ملّی خدمات کے پیشِ نظر حضرت کلیم رقم کو اپنا مصاحبِ خاص بنایا ۔ حضور جب بھی تونسہ شریف سے ملتان تشریف لاتے تو جناب کلیم رقم کے ہاں بھی جلوہ افروز ہوتے ۔ ملک بھر کے پیرانِ عظام کے ساتھ آپکے گہرے روابط تھے ۔ حضرت قبلہ خواجہ نصیر الدین فخری اورنگ آبادی جو کہ حکیم اللہ وسایا خان قلندری کے بھی پیر و مرشد تھے اور نامور عالمِ دین المعروف غزالیٔ زماں حضرت علاّمہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رح اور ان کے چچا بزرگوار حضرت علامہ میر حبیب احمد امروہوی المعروف اُفق کاظمی نے آپکے فن کو پسندیدگی کی وہ جلا بخشی کہ مدرسہ انوار العلوم ملتان کی کوئی تحریر آپکے حُسن خط کے ساتھ رقم کرائے بغیر نہ چھپواتے تھے یوں اہلسنّت بریلوی طبقہ کراچی سے پشاور تک آپکے فن کا گرویدہ بن گیا ۔

ادھر تنظیم اہلسنت کے سربراہ حضرت علاّمہ سیّد نور الحسن بخاری، حضرت مولانا خیر محمد صاحب حضرت مفتی محمد عبداللہ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا محمد قاسم اور مولانا محمد موسیٰ صاحب کی کئی کُتبِ دینیہ کی کتابت حضرت کلیم رقم نے خود کی تھی ۔ نیز ملک بھر کی دینی درسگاہوں کی عربی سندات آپ نے تحریر کیں ۔ قرآن پاک کی بیشمار سُورتوں کو قطعات کی صُورت میں جناب کلیم رقم نے اپنے حُسن تحریر کے جلوؤں سے قلمبند کیا جنہیں کئی ملکی وغیرہ ملکی پبلشنگ اداروں نے خوبصورت طباعت سے مزیّن کیا ۔

جناب کلیم رقم کے والدِ گرامی اُستاد الحفاظ حضرت قبلہ الحافظ حاجی محمد عبداللہ خان لنگاہ چشتی کا وصال جب ۱۹۶۶ء میں ہُوا تو اس بزرگ لنگاہ خانوادے کی دستارِ مبارک آپکو ملی اور

خلافت بھی ملی۔ آپ نے اسلامی علوم و فنون کے فروغ کے لئے مزید جانفشانی کے ساتھ جدّ و جہد کی۔ سینکڑوں شاگرد و ہزاروں عقیدت مند بنائے۔ اپنے والدِ گرامی کے مزارِ اقدس پر (واقع خانقاہ معلّٰی حضرت خواجہ محمد عبید اللہؒ قدیر آباد ملتان) پر روزانہ حاضری دیتے پھر اوراد و وظائف میں صبح و مسا مشغول رہتے، اپنے پیر و مرشد کے حضور (واقع خانقاہِ معلّٰی موسویہ نظامیہ اندرون حسین آگاہی ملتان) بھی حاضری دیتے پیر خانہ کے تمام اعراس پر لنگر کی تیاری سے تقسیم تک ہر خدمت سرانجام دیا کرتے، حضرت خواجہ پیر محمد شاہ بخشؒ اور حضرت خواجہ حافظ محمد دلدار بخش صاحبؒ کے اعراس میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے مذکورہ دونوں برادران حضرت خواجہ محمد حسین بخش صاحبؒ کے صاحبزادگان اور حضرت کلیم رقمؒ کے ماموں لگتے تھے پیر برادران بھی۔ حضرت کلیم رقم اپنے پیر و مرشد کی مدح میں یہ شعر اکثر پڑھا کرتے تھے۔

نہیں ملتان میں ثانی تمہارا سِرّ رحمانی
تمہیں ہو قطب ربّانی حُسین بخش ملتانی

حضرت کلیم رقم اپنے پیر و مرشد کے مبارک اقوال و فرمودات اکثر راقم کو سُنایا کرتے۔ اور تاکید فرماتے کہ زندگی میں کوئی بھی اہم کام جب کرنے لگو تو جمعہ نماز کے بعد شروع کرو۔ اس عمل میں اللہ جلّ شانہٗ کی رحمت سے خیر و برکت کا حصول زیادہ ہوگا اور کام کی کامیابی کی ضمانت ہوگی۔ اس ضمن میں اپنے پیر و مرشد کا فرمایا ہُوا یہ شعر بھی گنگنایا کرتے۔

بعد جمعہ جو کیجیو کام
ضامن اُس کا شیخ نظام

حضرت خواجہ محمد نظام بخش آپ کے مرشدِ کامل کے والدِ گرامی کا نام مبارک ہے حضرت کلیم رقم نے تعمیری شاعری بھی کی اکثر دوست نوازی کرتے اور احباب

خاص کی شادیوں کے مواقع پر سہرے لکھتے۔ اور دیگر منقبت و نعت
کہتے تھے۔ بڑے غریب پرور، سادہ دل محبت و اخوت کا پیکر اور
انتھک محنت کش تھے۔ آپ کو بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ ۱۹۷۰ء میں
آٹھ روز نشتر ہسپتال ملتان میں زیرِ علاج رہے اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرما دی۔
اس کے بعد تو آپ کو بس ایک لگن تھی کہ کسی طرح قرآنِ کریم کی مکمل کتابت کریں اور
کیا ہی اچھا ہو کہ مسجدِ نبوی کے سائے میں یہ مقدس سعادت حاصل ہو جائے
مگر قسمت نے یاوری اور عمر نے وفا نہ کی۔

سنہ ۱۹۷۱ء میں یکایک حضرت کلیم رقم کے بڑے صاحبزادے محمد مختار حسن ایم اے
پیٹ کی تکلیف کے عارضہ میں مبتلا ہوئے جو آخر کار سترہ روز تک نشتر ہسپتال
میں داخل رہے ڈاکٹروں نے گردہ کی خرابی بیان کی اور پھر سترہ دن بعد لاعلاج قرار دیکر
لاہور کے میو ہسپتال میں داخل کرنے کا مشورہ دیدیا انہیں راقم اور میرے برادرِ
خورد محمد جمیل احسن اور ہمارے پھوپھا حضرت قاضی شاکر محمد دیوانہ (مخدوم پوری)
لیکر لاہور گئے ان کے پیٹ کا ایک چھوٹا آپریشن کیا گیا جسکے ذریعے گردے واش
کرنے کی غرض سے نلکی ڈالی گئی۔ چند گھنٹوں بعد مختار حسن خان لنگاہ کا وصال ہو گیا۔
حضرت کلیم رقم نے ہنرمند اور عالم فاضل بیٹے کی جدائی کو صبر و شکر کے ساتھ بردا شت
کیا۔ آنکھ آنسو نہ بہائے اللہ کی رضا پر راضی ہو گئے۔ آخر کار جواں سال ۲۸ برس
کی عمر میں بیٹے کی وفات کے ڈھائی ماہ بعد ایک شب حضرت خواجہ مفتی محمد عبدالشکور
صاحب کی امامت میں قدیمی مسجد میاں صاحب والی میں باجماعت نمازِ عشاء ادا کر کے گھر
آئے اور حسبِ معمول آخری بار محبت، پیار، شفقت اور کمال دلنوازی سے راقم کو اور
دیگر گھر والوں کو نوازا اور سو گئے۔ رات کے پچھلے پہر آپ پر بلڈ پریشر کا شدید حملہ
ہوا دماغ کی شریانیں اس حملہ کی تاب نہ لاسکیں، راقم نے یکایک بیدار ہو کر جب آپکو

بیہوشی کے عالم میں دیکھا تو فوراً ڈاکٹر نور محمد لنگاہ صاحب کو بلالایا پھر حکیم عطاء اللہ
مرحوم کے صاحبزادے جناب حکیم حنیف اللہ کو بلایا۔ آپ کی سانس تھی مگر بولنا بند ہو چکا تھا
آخر کار ان صاحبان کے مشورہ پر سول ہسپتال ملتان میں راقم لے گیا وہاں پر ایک گھنٹہ بعد
آپ کا وصال ہو گیا۔ ۲۲ شعبان المعظم ۱۳۹۰ھ بمطابق جولائی ۱۹۷۱ء کو
علم و فن کا یہ تاجدار ہزاروں سوگواروں کو روتا چھوڑ کر چل دیا۔

حضرت کلیم رقم کے جنازہ میں شریک ہزاروں افراد نے جن میں علماء
فضلاء، ماہرین فنون، شعراء ادباء سجادہ نشینان مشائخ عظام پاکستان، قانون
دان اور ہر مکتب فکر کے اصحاب نے آپ کے لئے دعائے مغفرت کی نماز جنازہ حضرت
خواجہ مفتی محمد عبدالشکور صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ نے پڑھائی۔ حضرت
قبلہ غزالئ زماں سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی نے ان الفاظ میں آپ کے لئے دعائیہ کلمات فرمائے
کہ "اللہ تعالیٰ حضرت مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ علیین
میں مقام عطا فرمائے۔ (آمین)

حضرت علامہ میر افق کاظمی امروہوی نے حضرت کلیم رقم کے وصال پر کئی
قطعات وصال تحریر کئے جن میں سے فارسی میں یہ تحریر شدہ قطعہ بھی ہے

محمد حسن کاتب خوش نویسے ۔۔۔ ز دنیا سوئے ملک عقبیٰ رواں شد
چہ خطاط و نقاش و گلکار زیبا ۔۔۔ دریغا کہ از بزم ما ناگہاں شد
افق سالش از وجہ پاکیزہ آمد ۔۔۔ محمد حسن خاں کلیم از جہاں شد

۱۳۹۱ھ

اسی طرح استاذ الشعرائے ملتان حضرت عزیز حاصل پوری نے حضرت کلیم رقم کا
قطعۂ تاریخ وصال تحریر کیا۔ اس کے علاوہ بھی کئی نظمیں اور اشعار رقم کئے
حضرت عزیز حاصلپوری کو کلیم صاحب سے بے پناہ محبت و عقیدت تھی

قطعہ یہ ہے ۔

افسوس آج دے گئے داغِ مفارقت ۔ تحریر کے رئیس محمد حسن کلیم
تاریخِ مرگ کہد و لبِ دور سے عزیز ۔ خطاط و خوشنویس محمد حسن کلیم

۱۹۷۱

راقم کے برادرِ خورد جناب محمد جمیل احسن خان لنگاہ نے بھی (جو کہ مقبول شاعر ہیں) نے اپنے والدِ گرامی کے وصال پر یہ اشعار رقم کئے ۔

چل بسے وا حسرتا سوئے عدم اک نوجواں ۔ جن کی فطرت میں چھلکتی تھیں ہزاروں خوبیاں
وہ غازی، نیک سیرت متقی، پرہیزگار !
رو پڑا ان کی اچانک موت پر یہ آسماں
تم مردہ نہیں زندوں کیلئے زندہ رہو گے ۔ تمہاری خوبیاں باقی تمہاری نیکیاں زندہ
کہنا تھا تم سے کچھ دمِ آخر، نہ آئے تم
ہم لے چلے ہیں گفتگوئے آخری کے زخم

حضرت عزیز حاصلپوری کی تحریر کردہ ایک نظم :-

بیٹے کا صدمہ ان سے نہ برداشت ہو سکا ۔ نادیدنی تھا حالِ محمد حسن کلیم
انجام کار واصلِ حق خود بھی ہو گئے ۔ ہے "وجہِ غم" وصالِ محمد حسن کلیم
قلب و جگر پہ تیشۂ اندوہ کی ہے چوٹ ۔ ناگاہ انصغالِ محمد حسن کلیم
آنکھوں سے ہو کے دور دلوں میں اتر گئی ۔ تصویرِ خوش جمالِ محمد حسن کلیم
خطاط و خوشنویس زمرد رقم تھے آپ ۔ اکمل تھا یہ کمالِ محمد حسن کلیم
رقصاں ہے ذہن میں سوئی نہیں ابھی ۔ بیداریٔ خیالِ محمد حسن کلیم
رس گھولتی رہے گی سماعت کے جام میں ۔ شیرینیٔ مقالِ محمد حسن کلیم
سنجیدہ و متین بھی تھے خوش مزاج بھی ۔ اللہ! اعتدالِ محمد حسن کلیم۔

کہدو لبِ کلیم سے تاریخ تم عزیز
ھیہات اِرتحالِ محمدؐ حسن کلیمؔ

۱۳۹۱ھ

راقم کے برادرِ اکبر جناب محمد مختار حسن (ایم اے) مرحوم و مغفور کے وصال پر حضرت میر اُفق کاظمی نے یہ قطعۂ تاریخِ وصال رقم فرمایا تھا:-

معلّم، خوش رقم گلکار شاعر　　　چہ بُد فرخندہ پے مختار احسنؔ
اُفقؔ تاریخ مرگِ ناگہانش
برآمد "ہائے ہے مختار احسنؔ"

۱۳۹۱ھ

حضرت عزیزؔ حاصلپوری نے محمد مختار احسن کی وفات پر "واحسرتا" کے نام سے نظم لکھی تھی جس کے آخری تین شعر یہاں درج کیے جاتے ہیں:-

رہے گا دوستوں میں ہمیشہ ذکر تیرا　　　کہ یاد آئے گی تیری وفا مختار احسنؔ
کیا احسان جس پہ نہ پھر اس کو جتایا　　　ترا حُسنِ عمل یہ رہا مختار احسنؔ
بہ سالِ عیسوی بھی معاً تاریخ نکلی!
کہ مانگی مغفرت کی دُعا مختار احسنؔ

۱۹۷۱ء

عزیزؔ مضمحل تم بہ ضبطِ آہ وزاری　　　کہو تاریخ رحلت گیا مختار احسنؔ

۱۳۹۱ھ

دیگر سینکڑوں علماء کرام نے نثر میں اور شعراء کرام نے نظم کے انداز میں حضرت کلیم رقم کو خراجِ تحسین سے نوازا۔ آپکے وصال شریف کے بعد اس بزرگ لنگاہ چشتی خانوادہ کی دستارِ مبارک آپکے خلف رشید مخدوم زادہ حافظ محمد اقبال خان لنگاہ المعروف ابن کلیم احسن نظامی (راقم) کے سر پر جلوہ آرا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مشاہیر کے نقشِ قدم پر ثابت قدمی کے ساتھ قائم رکھے (آمین)

شجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء

سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین والعاقبۃ للمتقین امابعد فھذہ سلسلتی من مشائخی فی الطریقۃ چشتیۃ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین الٰہی بحرمۃ سید الکونین رسول الثقلین حضرت محمد ن المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الٰہی بحرمت مدینۃ العلوم والمطالب امام المشارق والمغارب امیر المؤمنین امام الاشجعین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی النصر الحسن البصری الانصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفضل عبدالواحد ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ ابی الفیض فضیل ابن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ امان الارض حضرت خواجہ سلطان ابراھیم ابن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ سدید الدین حذیفۃ المرعشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حضرت خواجہ امین الدین ابی ھبیرۃ البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشائخ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ سر سلسلۂ چشتیان خواجہ خواجگان حضرت خواجہ ابی اسحٰق شامی چشتی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتِ شیخ المشایخ قدوۃ الحق والدین حضرت
خواجہ ابی احمد ابن فرسنافۃ الچشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتِ
شیخ المشایخ ناصح الحق والدین حضرت خواجہ ابی محمد ابن ابی احمد چشتی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ ناصح الحق والدین حضرت خواجہ
ابی یوسف چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ قطب الحق
والدین حضرت خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتِ
شیخ المشایخ حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ مقتدائے اہل عرفان حضرت خواجہ عثمان
ہرونی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ قطب العارفین
سند الموحدین حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والدین حسن
سنجری ثم اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتِ شیخ المشایخ برہان
چشتیان شہید المحبۃ حضرت خواجہ قطب الحق والدین بختیار
اوشی کاکی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشایخ حریق المحبت
امام العارفین سلطان الزاہدین حضرت خواجہ فرید الحق والدین مسعود
گنج شکر اجودھنی چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ سلطان
العاشقین رحمۃ للعلمین محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین محمد ابن احمد
بدایونی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ مستغرق

بحرِ شہود شمس العارفین حضرت خواجہ نصیر الحق والدّین محمود چراغ
دِہلوی اودھی الچشتی رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمتِ شیخ المشایخ
کمال الحقؔ والدّین المشہور بعلامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ
حضرت شیخ سراج الحقؔ والدّین رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمتِ شیخ المشایخ
حضرت شیخ علم الحقؔ والدّین رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ
حضرت شیخ محمود بعروف شیخ راجن رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت
شیخ المشایخ جمال الحقؔ والدّین بعروف شیخ جمّن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ فردِ الاولیاء شیخ الاتقیاء حضرت شیخ حسن
محمدّ رضی اللہ تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ مظہر اللہ التام الصمد
حضرت شیخ محمدّ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ فردِ
الحقیقت قطب المدینۃ الشریفۃ حضرت شیخ یحیی المدنی رضی اللہ تعالےٰ
عنہ الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ حضرت المتخلّق باخلاق اللہ والمتّصف
باوصاف اللہ فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتِ شیخ المشایخ سراج السالکین فخرِ
العاشقین حضرت خواجہ نظام الحق والدّین اورنگ آبادی رضی اللہ
تعالےٰ عنہ الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ فخر الاوّلین والآخرین محب النّبی
محبوبِ ربّ العالمین حضرت شیخ فخر الحق والدّین محمد اورنگ آبادی ثمّ

جہان آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ حضرت
سراج السالکین شمس العارفین غریب نواز خواجہ خواجگان
خواجہ نور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ
معین السالکین فرید العاشقین فخر التارکین شمس العارفین
المتوکل علی الرحمن حضرت خواجہ محمد سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمتہ شیخ المشایخ رئیس المتوکلین انیس المتورعین
ضیاء اہل یقین محبوب ذی العرش حضرۃ خواجہ اللہ بخش رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ حبل اللہ المتین نور اللہ المبین
صراط اللہ المستقیم محبوب اللہ الودود حضرت خواجہ محمد محمود
صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشایخ سلطان العاشقین
والمعشوقین قدوۃ الاولیاء والمتقین محبوب اللہ رب العالمین
حضرت خواجہ الشاہ نظام الحق والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
الٰہی بحرمت فداء المشائخ اقبال المسلمین محسن اہل السنۃ حضرت
مخدوم حافظ محمد اقبال احسن نظامی ادام اللہ ظلکم العالی الٰہی
بحرمت جمیع خواجگان چشت وسہروردی اہل بہشت قدس سرہم
عاقبت جملہ مریدان ایشان بخیر گردان ۰
برحمتک یا ارحم الراحمین

شجرہ شریف بصورتِ اردو اشعار

رحم کر یا رب محمد مصطفےٰ کیواسطے
رحمۃً للعالمیں خیرالوریٰ کے واسطے

میں ہُوا ہوں سخت زار دردِ محنت میں اسیر
کھولدے مشکل علی المرتضیٰ کے واسطے

خواجۂ بصری حسن[۱] کا نام لیتا ہوں شفیع
شیخ عبد[۲] الواحدِ اہلِ بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ خواجۂ ابنِ عیاض[۳]
شاہ ابراہیم[۴] بلخی بادشاہ کیواسطے

حضرتِ خواجہ حذیفہ[۵] کے لئے ٹک رحم کر
بو ھبیرہ[۶] بصریٔ صاحب ہُدیٰ کیواسطے

خواجۂ ممشاد[۷] کی خاطر مرا دل شاد کر
شیخ ابو اسحٰق[۸] قطبِ چشتیہ کے واسطے

خواجۂ ابدال[۹] احمد بو محمد[۱۰] مقتدا
خواجہ بو یوسف[۱۱] جناب باصفا کیواسطے

خواجۂ مودود[۱۲] حق اور خواجہ حاجی[۱۳] شریف
خواجہ عثمان[۱۴] اہلِ اقتداء کے واسطے

والیٔ ہندوستان خواجہ معین الدین حسن[۱۵]
شیخ قطب[۱۶] الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام شیریں کر طفیلِ خواجہ گنج شکر[۱۷]
اور نظام الدین[۱۸] محبوبِ الٰہ کے واسطے

دل کو روشن کر طفیلِ شاہ نصیر الدین[۱۹] چراغ
اور کمال الدین[۲۰] کمالِ اصفیاء کے واسطے

دُور کر ظلمت سراج الدین[۲۱] خواجہ کے طفیل
شیخ علم الدین[۲۲] چشتی پیشوا کے واسطے

شیخ حسن[۲۳] اور خواجۂ شیخ محمد[۲۴] کے طفیل
حضرتِ شاہ یحییٰ مدنی[۲۵] مقتدا کے واسطے

حل کر مشکل طفیلِ شاہ کلیم اللہ[۳۶] ولی
اور نظام[۳۷] الدین مقبولِ خدا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیرِ عالم[۳۸] فخرِ دیں
خواجۂ نورِ محمد[۳۹] رہنما کے واسطے

شیخ دیں خواجہ سلیمان[۴۰] دو جہاں کے دستگیر
قبلۂ حاجات و کعبہ مدعا کے واسطے

بخش دے مجھ کو طفیلِ خواجۂ اللہ بخش[۴۱]
یار کر بیڑا الکریم اسخیا کے واسطے

معرفت کے نُور سے سینہ میرا معمُور کر
خواجۂ محمود[۴۲] خیرالاولیاء کے واسطے

دستگیرِ بے کساں خواجہ نظام الدین[۴۳] ولی
یا الٰہی رحم کر اس مہ لقاء کے واسطے

نصرت و اقبال آقا ہم کو بہم کر عطا
حافظ اقبال[۴۴] احسن خوش ادا کے واسطے

مرشدِ عالم خواجہ نظامُ الدّین رحمۃ اللہ علیہ

خواجۂ ملّت، صدر المشائخ، محسنِ اسلام والئ تونسہ شریف، ثانی سلطان جی، ساگی پیر پٹھان

حضرت شاہ نظام الدین تونسوی نوّر اللہ مرقدہٗ چودھویں صدی کے وہ رَجل رشید ہیں جن پہ مسلمانانِ برِصغیر کو بھرپور اعتماد اور قابل فخر و ناز ہے اور فی الواقع خدائے بزرگ و برتر نے حضرۃ خواجۂ ملّت کو خوبیوں کا مجسمہ بنایا۔ ع "صاحب دلے بمدرسہ آمد نہ خانقاہ" والے نے ملّتِ اسلامیہ کی فلاح و بہبود کے لئے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے انہوں نے ہر طبقہ کے دِل موہ لئے۔

- جنگِ آزادی کے متوالوں سے پوچھئے وہ "پیر نظام ہمارا امام" کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔
- عامۃ المسلمین کے پاس جایئے وہ آپ کو غریب نواز اور کروڑوں دِلوں پہ حکمرانی کرنے والا بادشاہ تصوّر کرتے ہیں۔
- غیر مسلموں سے بات کیجئے بیک زبان ان کی یہی آواز ہے۔ "وہ امن کا دیوتا اور گرُو کا خاص جلوہ ہیں"۔ انہی اوصافِ جمیلہ کو دیکھ کر دِلی کے ایک روشن ضمیر فقیر نے عرض کیا تھا۔

اثر لبھانے کا پیارے تیرے بیان میں ہے
کسی کی آنکھ میں جادو، تیری زبان میں ہے

عزّت مآب خواجہ کی اِسی کشش کے سبب نگہ نگہ سے مخلوقِ خدا دیوانہ وار آئی اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق علمی و روحانی فیض سے فیضیاب ہوئی۔

ولادت:- کوہ سلیمان کے دامن میں محمود المشائخ حضرت چراغ تونسوی کے علم و فضل کا ڈنکا بج رہا تھا۔ آپ حجۃ الاسلام خواجہ شاہ اللہ بخش کریم تونسوی سجادہ نشین غوث زماں حضرت شاہ سلیمان تونسوی کے جگر دار فرزند اور محبوب دلبند تھے۔ آپ کو سفر و حضر میں ساتھ رکھتے۔ حتیٰ کہ ہندوستان کے طویل سفر اور حرمین شریفین کی زیارت کے لئے بھی ساتھ لے گئے۔ تذکرہ نویس لکھتے ہیں کہ آپ کو بارگاہِ رسالت مآب میں پیش کر کے خاص الخاص فیضانِ آقا سے مالا مال کرایا۔ تختِ سلیمانی کے مسند نشین اور اعلیٰ حضرت تونسوی کے اسی محرم راز پوتے خواجہ رحیم چراغ تونسوی کے گھر اسلامی سال کے چھٹے مہینے جمادی الآخر میں

چھٹی شریف والے خواجہ غریب نواز اجمیری کا منظورِ نظر پیدا ہوا چاند کی دو اور ہجری مقدس کا سن ۱۳۲۸ھ تھا دن ہفتے کا اور ۲ جولائی ۱۹۰۸ء تھی۔

بادشاہِ چشت:۔ خواجہ رحیم تونسوی کو خواب میں سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے تاجدار حضرت محبوب الٰہی دہلوی کی زیارت ہوئی اور فرمایا جو آرہا ہے وہ ہمارے سلسلہ کا آخری بادشاہ ہے اس کی ریاست روئے زمین پر ہوگی۔ اس کا نام میرے نام پر رکھنا واقفانِ حال جانتے ہیں کہ حضرت محبوب الٰہی کی پیشین گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں حضرت خواجۂ ملت محبوبِ عالم ہو گئے۔

تعلیم و تربیت:۔ آستانہ عالیہ کے نامور استاد حافظ عبدالرسول سلیمانی سے قرآنِ کریم پڑھا، دینی علوم علامہ احمد جراح اور مولانا علی گوہر تونسوی سے حاصل کئے۔ خدا تعالیٰ نے حافظہ خوب بخشا تھا اس پر مستزاد یہ کہ ذاتی لگن نے تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کو علوم عقلیہ و نقلیہ کا ماہر بنا دیا۔ تذکرہ اولیائے چشت میں ہے:۔
حضور اپنے ہوش کے زمانے میں باوضو رہا کرتے تھے۔ مریدانِ باصفا آپ کی جیب میں چاندی کے روپے ڈال دیتے تو آپ گھر تشریف لانے سے قبل ہی اپنے ہم عمر طلباء میں تقسیم فرما دیا کرتے۔ سخاوت کی یہ عادت کبھی بھی ترک نہ فرمائی۔ طفولیت کے بعد سنِ شباب آیا تو سخاوت بھی شباب کو آن پہنچی۔

مجاہدات:۔ سترہ ۱۷ برس کی عمر میں آپ نے علوم دینیہ کی تکمیل فرمائی۔ قبل اس کے کہ علم حجاب اکبر بنتا آپ نے معرفت کی طرف توجہ فرمائی دور جانے کی ضرورت نہیں تھی خود گھر میں ہی علم و عرفان کا دریا ٹھاٹھیں مار رہا تھا حضور قبلۂ عالم مہاروی سے معرفت کی دیگ جو پیر پٹھان لے آئے تھے اس کے قاسم و مختار حضرت چراغ تونسوی تھے آپ نے فرمایا پیارے نظام! سنبھل کے رہو۔ رات کو تنہائی میں اپنے رب کو یاد کیا کرو اور انسانیت کی خدمت میں اپنا سب کچھ قربان کر دو۔ اس کا نام فقیری اور ولایت ہے۔ سعادت مند بیٹے نے اپنے عزت مآب باپ کا فرمان اس طرح مانا کہ دنیا دنگ رہ گئی۔ اہلِ مشاہدہ بیان کرتے ہیں شہزادہ نظام

کی سخت سردی کی راتیں کبھی قیام میں گزرتیں کبھی سجدہ میں، نازنین محبوب کے پاؤں متورم ہو گئے تو آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب اور زبان پر ذکر جلی، کبھی کوہ سلیمان کی وادیوں میں "یا کریم" کا وظیفہ، کبھی دریائے سندھ کے کنارے ع "لطف جملہ باد بر بندہ نظام" کا استغاثہ - مجاہدے پر مجاہدہ - اللہ بس باقی ہوس کا نعرہ مستانہ - گویا کہ

اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومی کبھی پیچ و تاب رازی

اکتیس ہزار ساعتیں جان لیوا ریاضتوں میں گزارنے کے بعد نعمت سلیمانی کے حقیقی وارث حضرت رحیم کو رحم آ ہی گیا "من تو شدم تو من شدی" کا سہرا گلے میں ڈالا باقی روداد سیرت محمود کے مصنف کی زبانی ملاحظہ فرمائیے -

تونسہ شریف میں اہل دل جمع تھے، ہندوستان کے علماء و مشائخ کا ہجوم تھا متوتی اعظم اجمیر شریف، دیوان صاحب پاکپتن شریف، حضرات کرام مہار شریف، فاتح کادیانیت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑہ شریف بمعہ حضرت بابو جی رونق افروز تھے - محرم راز مصاحبین سرگوشیوں میں کہہ رہے تھے آج کچھ ہونے والا ہے - حضرت چراغ تونسوی نے فرمایا نظام بیٹے! میں چاہتا ہوں جو نعمت حضرت ثانی خواجہ کریم نے مجھے عنایت کی تھی وہ امانت تیرے سپرد کر دوں - پھر آستانہ عالیہ سلیمانیہ میں تبرکات منگوائے اور حضرۃ اعلیٰ غوث زماں کی کلاہ شریف صاحبزادہ نظام الدین کے سر پہ رکھی اور تاج خلافت سے نوازا -

رمل بیٹھنے والے بیان کرتے حضرت چراغ تونسوی سے حضرت صاحبزادہ صاحب نے کمال انکساری سے جواب دیا:- "بابوا نہ تو ہیچ چیزے نخواہم بس ہمیں مے خواہم کہ نعلین فقیران نرا راست مے کنم" - آپ سعادت مند صاحبزادے کا جواب سن کر وجد مسرت میں آ گئے اور زبان حال سے فرمایا:-

مرا زندہ پنداد چوں خویشتن
من آیم بجاں گر تو آئی بتن

حضرتِ احسن نظامی مردِ حق!

تحریر:۔ حضرت علامہ مفتی شیخ غلام محمد نظامی مدظلہٗ (ملتان)

مخدوم ابن مخدوم مولانا حافظ محمد اقبال خان احسن نظامی پندرہویں صدی میں جہاں فنِ خطاطی کے ماہر خوشنویس و موجدِ خطِ رعنا ہیں وہاں علومِ اسلامیہ میں مستند ایم اے عربی ہیں۔ ابن کلیم کے فنی نام سے معروف ہیں۔

خدا پاک نے آپ کو دردمند دل بخشا ہے۔ انکساری و تواضع میں کہتے ہیں " میری ہستی ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں" ورنہ میدانِ طریقت میں نہ ہونا عین ہونا ہے۔ درویشی و مخدومی حقیقۃً خدمتِ خلق کا نام ہے اور صبح سے شام تک آپ اِسی نکتہ پر سوچتے ہیں کہ سارا دن مجھ سے ایسے کام سرزد ہوں جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو جائے۔

یہی خادمِ خلق و مخدوم العوام جنوری ۱۹۴۶ء میں محلہ قدیر آباد ملتان میں پیدا ہوئے۔ دادا جان سے قرآن مجید کی تعلیم پائی۔ استاذ القراء حضرت قاری رحیم بخش سے خیر المدارس میں تجوید و قرأۃ پڑھی۔ مدرسہ نعمانیہ میں فارسی عربی کی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ رضویہ مظہر العلوم سے سندِ فراغ پائی۔

۱۳ سال کی عمر میں مدرسہ انوار العلوم ملتان میں پہلا ختم قرآن پاک تراویح میں سنایا۔ امام اہلسنّت حضرتِ غزالیٔ زماں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی محدث ملتانی نے دستار بندی کرائی اور توجہ خاص سے نوازا۔

جدِّ امجد کی روحانی تربیت نے پیر کامل کی تلاش میں اُکسایا تونسہ کے تاجدار حضرت شاہ نظام سائیں ملتان تشریف لائے تو مرشدِ انقلاب کی نگاہِ ناز کے کاری وار نے گھائل کیا اور بس اُن ہی کے ہو گئے۔

آپ نے دادئ سلوک کے فدائی کی ایسی رہبری فرمائی کہ دُنیا میں دُھوم مچ گئی۔ الحمد للہ!

آپ شہرت سے بے نیاز سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ کے پلیٹ فارم سے مخلوقِ خدا کو پیار و محبت کا پیغام دے رہے ہیں، حلقہ پھیل رہا ہے، بے پناہ پھیل رہا ہے۔ دِی دُعا ہے،

الٰہی تا بود خورشید و ماہی
چراغ چشتیاں را روشنائی

پیرِ طریقت ابوالنصر حضرت الحاج خواجہ غلام فخر الدین نظامی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین تونسہ شریف نے فرمایا!

دُنیائے خطاطی میں برادرِ طریقت حضرت ابنِ کلیم احسن نظامی نے جو دھوم مچائی ہے اُس سے ہر شخص بقدرِ ظرف فیض پا رہا ہے۔ فنِ خطاطی آدابِ اسلامی کا صحیح نمونہ اور مشائخ چشت کا حقیقی سرمایہ ہے اس پر ابن کلیم صاحب نے وجدانی کیفیات کا عنصر شامل کیا ہے اور بہترین تحقیق و جستجو کی ہے تمام پیر بھائی ابن کلیم صاحب سے بھرپور تعاون اور عملی رابطہ رکھیں، تاکہ اس عظیم الشان فن کی خدمت کرنیوالوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

[signature] ۱۵-۵-۷۸

مرقدِ مبارک مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم رح کا عکس

یہ مرقد فنِ کاشی کاری سے مرصّع ہے اسے حافظ الٰہی بخش صاحب کاشیگر نے عقیدت و محبت کے ساتھ تیار کیا ہے۔

ملتان کے قدیم قبرستان حسن پروانہ روڈ میں حضرت کلیم رقم رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مزار مرجع خاص و عام ہے۔
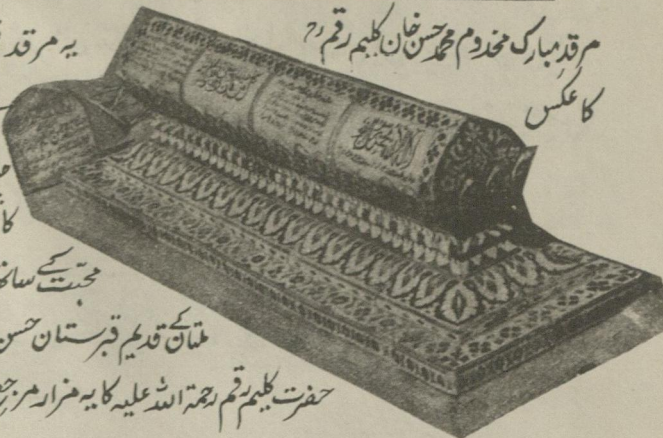
اسلامی فنِ خطاطی پر ابنِ کلیم احسن نظامی کی چوتھی تصنیف قلم اور اہلِ قلم پر غزالیِ زماں حضرت قبلہ علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات!

بفحوئے القلم احدی اللسانین (حدیثِ نبویؐ)

قلمکاری وخطاطی کی اہمیت عالمی مسلمات سے ہے۔ جس طرح زبان کی فصاحت و بلاغت متکلم کے مافی الضمیر کو مخاطب کے ذہن نشین کرنے میں مؤثر ہے اسی طرح قلمکاری وخطاطی اور تحریر کی شستگی بھی پڑھنے والے کے دل و دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے۔

چونکہ بے بہا علوم و فنون کی ایجاد مسلمانوں نے کی جن کی ترویج و اشاعت کا مستحکم ذریعہ قلم ہی تھا، اس لئے فنِ خطاطی مسلمانانِ عالم کے نزدیک خاص طور پر اہمیت کا حامل قرار پایا۔ مگر اس کے باوجود اس فنِ لطیف کی بنیادی و تاریخی حیثیت کو منظرِ عام پر لانے کے بارے میں بہت تھوڑا کام ہوا ہے۔ حالانکہ یہ وقت کی اہم ضرورت تھی، کیونکہ اس زمانہ میں ملحدانہ ذہنیت رکھنے والوں کی طرف سے غیر اسلامی فنون وبائے عام کی طرح پھیلائے جا رہے ہیں۔

ابنِ کلیم نے ۱۹۷۷ء میں "تاریخِ فنِ خطاطی" کے نام سے کتاب شائع کی تھی جو میری نظر سے گزری اِس فن پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب تھی ــ اس کے بعد دوسری کتاب ۱۹۷۸ء میں "نقوشِ رعنا موسوم مُرقّعِ خطاطی" ابنِ کلیم کی نہایت کامیاب کوشش تھی جو نہ صرف اربابِ فن بلکہ عوام و خواص کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ پھر اس کے بعد ابنِ کلیم کی تیسری تصنیف "جلوتِ رعنائے خطاطی" ۱۹۸۱ء میں شائع کی ان کتب سے واضح ہوتا ہے کہ ابتدائی اسلامی دور سے اب تک تحریر کے لئے جو خطوط مختلف انداز میں رائج کئے گئے اور اُن سے استفادہ کیا گیا وہ کس طرح معرضِ وجود میں آئے، کون اُن کا محرک تھا؟ اور ان خطوں میں لفظوں کی کیا ساخت تھی؟ مذکورہ کتب کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان میں دیئے گئے قواعد وضوابط اور اصول کی روشنی میں ہر فرد استفادہ کرتے ہوئے اس فنِ لطیف میں مہارت حاصل کر سکتا ہے۔

چھ۶ مروجہ خطوط پر ابنِ کلیم نے انتھک محنت کے ساتھ تحقیقی کام کیا۔ اس کے علاوہ ایک نئے اندازِ تحریر سے رُوشناس کرا کے انفرادی حیثیت میں تعمیری کام انجام دیا ہے وہ اس پر مبارکباد کے مستحق ہیں ــ اس فن میں ابنِ کلیم کا یہ کمال دراصل ان کے والدِ ماجد جناب مخدوم محمد حسن خان کلیم رقم (مرحوم) کے کمالِ خطاطی کا مظہر ہے مجھے خوشی ہے کہ ابنِ کلیم صحیح معنوں میں اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْہِ کا مصداق ثابت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعیٔ جمیل اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل قبول فرمائے اور ان کے والدِ ماجد جناب کلیم رقم مرحوم کو اسلافِ کرام کے ساتھ جنت الفردوس عطا فرمائے۔

زیرِ نظر کتاب "قلم اور اہلِ قلم" ابنِ کلیم کی چوتھی کاوش اس اعتبار سے قابلِ ستائش ہے کہ اس میں نہ صرف پاک و ہند بلکہ عالمِ اسلام کے قابلِ قدر خطاط حضرات کا ذکرِ خیر ہے۔ ابنِ کلیم کی وسیع النظری اور وسیع القلبی کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے کہ انہوں نے اِس فنِ شریف سے متعلق اصحاب کی کاوشوں کو یکجا کر کے دنیا کے نظر نواز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو فلاحِ دارین اور زیرِ نظر کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے۔ (آمین)

سید احمد سعید کاظمی غفرلہٗ
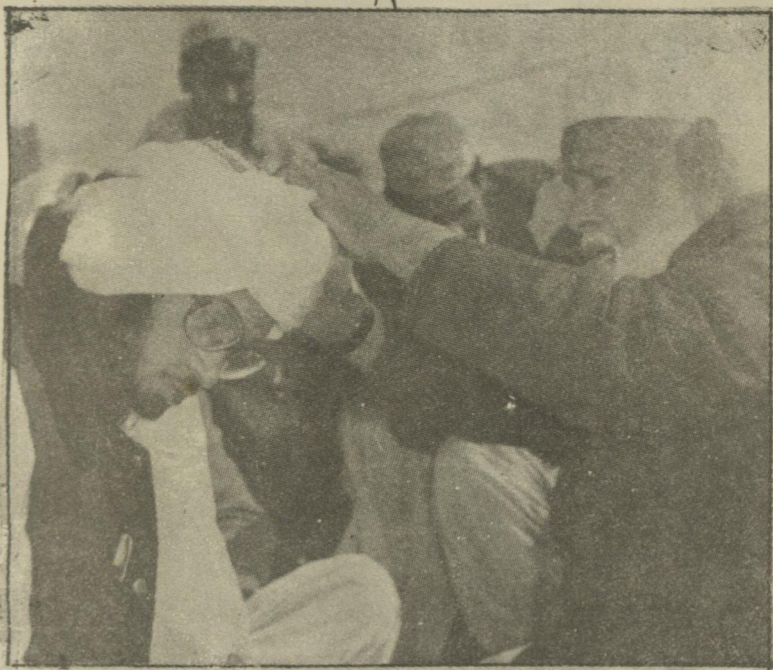
علامۂ زماں ضیغم اسلام حضرت سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی فنِ خطاطی کے ضمن میں ابن کلیم کی منفرد خدمات پر اُن کو دستارِ مبارک پہنا رہے ہیں ۔ (یہ تصویر ۱۹۸۰ء میں لی گئی تھی) بشکریہ حاجی دوست محمد مغل،

عزیزم ابنِ کلیم فنِ خطّاطی میں تحقیق، مختلف کُتب کی اشاعت اور "خطِ رعنا" ایجاد کرنے پر مُبارکباد کے مستحق ہیں ۔ اللہ تعالیٰ موصُوف کو فلاحِ دارین اور زیرِ نظر کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے ۔

(آمین)

امامِ اہلسنت حضرت غزالیٔ زماں کا ارشادِ گرامی